

مُعَلِّمُ الْإِنْسَانِ

عربی تحریر و ترجمہ سکھانے کی ایک فنی کتاب

حصہ دوم

از
مولانا عبد الماجد ندوی
سابق استاد ادب و ارا العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مجلس نشریات اسلامیہ

۱۔ کے۔ ۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد۔ کراچی ۴۶۰۰

جملہ حقوق مباحثہ و اشاعت پاکستان میں بحق فضل ربی ندوی محفوظ ہیں۔
 ہذا کوئی فرد یا ادارہ ان کتب کو شائع نہ کرے ورنہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی

مُعَلِّمُ الْاِنْسَانِ

(حصہ دوم)

عربی ترجمہ و انشمار کا سلسلہ نصاب، مع ضروری قواعد صرف و نحو

انرا

مولانا عبد الماجد ندوی

استادِ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر: فضل ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام

۱۔ کے۔ ۳۔ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد علیہ کراچی ۱۵

جملہ حقوق طباعت و اشاعت پاکستان میں
 بحق فضل ربی ممدوی محفوظ ہیں۔
 لہذا کوئی فرد یا ادارہ ان کتب کو شائع نہ کرے
 ورنہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

نام کتاب _____ معلم الانشار (حصہ دوم)
 تالیف _____ مولانا عبد المجید ندوی
 طباعت _____ احمد برادر زپر پٹر زہ کراچی
 ضخامت _____ ۲۲۰ صفحات

فون ۶۰۰۶۹۶ ف ۶۶۰۱۸۱۷

اسٹاکسٹ: مکتبہ ندوۃ - قاسم سینٹر اردو بازار کراچی

ناشر

فضلہ ربیعہ ندوی

مجلس نشریات اسلام ۱۔ ۳۔ ناظم آباد منیشن: ناظم آباد کراچی ۱۵

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	دیباچہ	۱۰
	مقدمہ	۱۴
	الباب الاول :- فیما بقی من احکام النحو	۱۹
۱	الدرس الاول :- بتدائی خبر جملہ و شبہ جملہ کی صورت میں	۱۹
	تمرین (۱) و (۲) و (۳) و (۴)	۲۱
۲	تمرین (۵) دین الرحمتہ	۲۳
۳	تمرین (۶) النجاة فی الصدق	۲۵
	خبر جملہ اسمیہ کی صورت میں	۲۵
	تمرین (۷) و (۸) و (۹) و (۱۰)	۲۵
۴	تمرین (۱۱) الباخرة	۲۹
۵	تمرین (۱۲) القطار والطائفة	۳۰
	الدرس الثاني :- مضاف ومضاف الیه کی صفت	۳۲
۶	تمرین (۱۳) و (۱۴) و (۱۵) و (۱۶)	۳۳
۷	تمرین (۱۷) مصایر مدارس الهند العربیة	۳۸
۸	تمرین (۱۸) مصایر لغة الهند الارویة	۳۹
	الدرس الثالث :- صفت جملہ کی صورت میں	۴۰

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۴۲	تمرین (۱۹) و (۲۰)	۹
۴۶	تمرین (۲۱) وصف المحطة	۱۰
۴۷	تمرین (۲۲) وصف المستشفى	۱۱
۴۸	تمرین (۲۳) و (۲۴) و (۲۵) و (۲۶)	
۵۲	الدرس الرابع :- مفاعیل خمس	
۵۳	مفعول مطلق کی بحث	
۵۵	تمرین (۲۷) و (۲۸) و (۲۹) و (۳۰)	۱۲
۶۲	الدرس الخامس :- مفعول له :-	
۶۳	تمرین (۳۱) و (۳۲)	۱۳
۶۷	الدرس السادس :- مفعول فيه (ظن زمان و ظن مکان)	
۷۰	تمرین (۳۳) و (۳۴)	۱۴
۷۳	تمرین (۳۵) رحلة مدرسية (التاج محل)	۱۵
۷۴	تمرین (۳۶) رحلة مدرسية (منارة قطب الدين)	۱۶
۷۶	الدرس السابع :- حال	
۷۹	تمرین (۳۷) و (۳۸) و (۳۹) و (۴۰)	۱۷
۸۲	تمرین (۴۱) مباراة في كرة القدم -	۱۸
۸۹	تمرین (۴۲) مسابقة في الخطابة - الحقيق	۱۹
۹۲	الدرس الثامن :- تمييز ملحوظ کی تمييز، وزن، کیل اور مساحت کی تمييز، عدد کی تمييز، عدد کی تذکیر و تانیث، عدد کا اعراب، کنایات العدد	

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۰	تمرین (۳۳) و (۳۴)	۹۶
	الدرس التاسع :- عدد و صفی اور نین کہنے کا طریقہ	۱۰۲
۲۱	تمرین (۳۵) الشیخ ابن تیمیہ	۱۰۴
۲۲	تمرین (۳۶) ابن بطوطہ	۱۰۶
۲۳	تمرین (۳۷) سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ	۱۰۷
۲۴	تمرین (۳۸) مجدد الالف الثانی احمد بن عبد الاحد الفاروقی	۱۱۱
	الدرس العاشر :- فعل تعجب اور فعل مدح و ذم	۱۱۴
۲۵	تمرین (۳۹) و (۵۰)	۱۱۶
	الباب الثانی (تمرینات عامۃ)	۱۲۰
۲۶	تمرین (۵۱) علی الباخرة	۱۲۳
۲۷	تمرین (۵۲) فی الصحراء	۱۲۵
۲۸	تمرین (۵۳) فی الطريق الی مصر	۱۲۶
۲۹	تمرین (۵۴) من الطائف الی مکة	۱۲۸
۳۰	تمرین (۵۵) فی کبد السماء	۱۳۰
۳۱	تمرین (۵۶) علی وجه الماء	۱۳۲
۳۲	تمرین (۵۷) الدفین الصغیر	۱۳۳
۳۳	تمرین (۵۸) رثاء الاستاذ الكبير السيد سليمان الندوی رحمہ اللہ	۱۳۵
۳۴	تمرین (۵۹) الامامان الشہیدان (۱)	۱۳۶

نمبر شمار	مضامين	صفحة
	تموين (٦٠) الامامان الشهيدان (٢)	١٣٨
٣٥	تموين (٦١) رسالة العالم الاسلامي	١٣٩
٣٦	تموين (٦٢) نظام الحياة الاسلامي	١٤١
	الباب الثالث (في الانشاء)	١٣٢
٣٤	(المثال ٢) :- اكتب ما تعلمه كل يوم من وقت استيقاظك حتى تذهب الى المدرسة	١٣٨
٣٨	تموين (٦٣) اكتب ما تعلمه عقب الخروج من المدرسة الى وقت النوم	١٣٩
٣٩	(المثال ٣) مرض احد اصدقائك فعدته ووعوت له طبيباً حتى عوفي	١٤٠
٣٠	تموين (٦٤) مات احد اصدقائك فشهدت جنازته	١٤١
٣١	(المثال ٤) :- وصف حادثة اصطدام	١٤٢
٣٢	تموين (٦٥) اشر على صبي على الغرق فنجاة كشاف	١٤٣
٣٣	(المثال ٥) :- حقوق الوالدين	١٤٣
٣٣	تموين (٦٦) لجاارك عليك حق فكيف تقوم به ؟	١٤٥
٣٥	(المثال ٦) :- صف الفيل وبيان فوائده	١٤٦
٣٦	تموين (٦٧) صف البقرة وبيان فوائدها	١٤٤
٣٤	(المثال ٧) :- صف السيارة وتحدث عن فوائدها ومضارها	١٤٨
٣٨	تموين (٦٨) اكتب عن المذياع (الراديو)	١٥٩
٣٩	(المثال ٨) :- سيوة عمر بن الخطاب رضي الله عنه	١٦١

تيمر شمار	مضامين	صفحة
٥٠	تموين (٦٩) اكتب عن حياة عمرو بن عبيد العزيز رحمه الله	١٦٣
٥١	تموين (٧٠) قصة عمرو بن الخطاب رضي الله عنه مع العجوز	١٦٥
	الباب الرابع (في الرسائل)	١٦٦
٥٢	(المثال) رسالة من والد لولده يحثه على الجد والاجتهاد	١٦٨
٥٣	تموين (٢١) اكتب رسالة لاختك التلميذة فاصحاله بما يجب ان يتحلى به	١٦٩
٥٤	(المثال) رسالة تلميذ نقل احد اساتذته من المدرسة فكتب اليه يتأسف فيها.	١٧٠
٥٥	تموين (٢٢) انتقل خالك الى باكستان فكتب اليه رسالة تتأسف فيها.	١٧١
٥٦	(المثال) رسالة صديقك في الاعتذار.	١٧٢
٥٧	تموين (٢٣) دعاك صديق لزيارته في لكونو ثمر طرأ ما يمنعك فكتب اليه يعتذر.	١٧٣
٥٨	(المثال) تهنئة مريض عوفي	١٧٤
٥٩	تموين (٢٤) اكتب رسالة الى صديقك تهنئه بنجاحه في الامتحان	١٧٥
٦٠	(المثال) تعزية صديق مات والده	١٧٦
٦١	تموين (٢٥) لك صديق توفيت والدته فكتب اليه تعزية	١٧٧
٦٢	(المثال) رسالة شكرو لصديق اهدى اليك كتابا في الانشاء	١٧٨
٦٣	تموين (٢٦) اكتب رسالة لصديق اهدى اليك قلمًا رشيقيًا	١٧٩
٦٤	تموين (٢٧) اكتب رسالة الى عمك تشكره فيها على ساعة اهداها اليك	١٨٠

مضمون	مضامين	نمبر شمار
١٤٩	(المثال) اكتب رسالة الى مدير مجلة عربية تريد الاشتراك فيها	٦٥
١٨١	تمرين (٤٨) تريد الاشتراك في مجلة اردية فاكتب الى مدير المجلة	٦٦
١٨٢	(المثال) رسالة الى عالم جليل يسئى لاعلاء كلمة الله تشكوة على مساعيه	٦٧
١٨٢	تمرين (٤٩) اكتب رسالة الى مدير لجنة للتأليف والنشر، تمنه	٦٨
١٨٣	(المثال) رسالة تلميذ الى ناظر المدرسة يرجو فيها منحه المجانية	٦٩
١٨٤	تمرين (٨٠) تود ان تقتفى عطلة رمضان عند احد اساتذتك فاكتب اليه	٧٠
الباب الخامس (في موضوعات بعاصرها)		
١٨٥	تمرين (٨١) خرجت مع ابيك فاشترت حذاء - صف ذلك	٧١
١٨٦	تمرين (٨٢) وصف سفر بالقطار	٧٢
١٨٦	تمرين (٨٣) خرجت لشراء بعض الاشياء فسقط كيس نقودك	٧٣
١٨٧	تمرين (٨٤) تلميذ مسافر نزل في غير محطته تحدث بلسان	٧٤
١٨٨	تمرين (٨٥) رجل كان مبصرا فعفى صف حاله وخواطره	٧٥
١٨٨	تمرين (٨٦) صف جولة دينية في قرية من قرى الهند	٧٦
١٨٩	تمرين (٨٧) اعظم سر ور حصل لي في حياتي	٧٧
١٩٠	تمرين (٨٨) صف حال صياد ضل طريقه في الصحراء - بين شعوره	٧٨
١٩٠	تمرين (٨٩) لماذا تتعلم اللغة العربية	٧٩
١٩١	تمرين (٩٠) اكتب رسالة الى ابيك تطلب منه النقود	٨٠

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۸۰	الذیل :- امثلة رسائل بعض کتاب مصر والبلاد العربية	۱۹۲
۸۱	رسالة للکاتب الکبیر المرحوم الدكتور احمد امین	۱۹۲
۸۲	رسالة للعالم الجلیل محمد بهجة البيطار	۱۹۳
۸۳	رسالة للباحث الاسلامی الاستاذ سید قطب	۱۹۴
۸۴	رسالة للعالم المجاهد الشيخ محمد محمود الصواف	۱۹۵
۸۵	رسالة لصاحب السعادة الشيخ محمد سرور الصبان	۱۹۶
۸۶	رسالة للمجاهد الاسلامی الاستاذ سعید رمضان	۱۹۸
۸۷	رسالة دعوة الى المأدبة بقلم صاحب الفضيلة الشيخ محمد صبری عابدين	۱۹۹
	امین سر سماحة المفتی السید امین الحسینی	۲۰۱
	معانی الالفاظ الصعبة	
۸۸	اردو سے عربی	۲۰۱
۸۹	عربی سے اردو	۲۰۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دِیْبَاچَہ

آج سے پانچ چھ سال پہلے جب کہ میں یہاں (دارالعلوم ندوۃ العلماء میں) ادب عربی کی تکمیل کر رہا تھا، میرے ذمہ بعض ابتدائی درجوں میں ترجمہ واث کا کام سپرد تھا، میں نے اپنی آسانی کی خاطر چند مشقیں مرتب کر لی تھیں، کہ اگر ایک طرف کام میں آسانی ہو تو دوسری طرف ایک خاص بیج اور نظام کے تحت طلبائیں ترجمہ و انشاء کی صلاحیت تدریجی طور پر ترقی کر سکے، اس کے بعد پھر مجھے چند ایسے انگریزی خواں احباب سے سابقہ پیش آیا جو عربی زبان کے شائق اور اس کے بتدی تھے، ان کے ذوق و شوق کو دیکھ کر بروقت چند مشقوں کا اور اضافہ کرنا پڑا، اور ساتھ ہی ان مشقوں کے لئے صرف و نحو کے ضروری قواعد بھی لکھنے پڑے، اس سے پہلے صرف عربی سے اردو اور اردو سے عربی مشقیں لکھی گئی تھیں، مگر قواعد کے اضافہ کی ضرورت دوران تدریس میں ہم برابر محسوس کرتے رہے، ہم نے محسوس کیا کہ مجرد قواعد پڑھنے والے طلباء عربی سے اردو ترجمہ تو آسانی کے ساتھ کر لیتے ہیں مگر اردو سے عربی ترجمہ کا کام ان کے لیے مشکل ترین ہوتا ہے اور یہ اس لیے کہ قواعد کی عملی تطبیق کی مشق انھیں نہیں ہوتی، یوں بھی ایک بتدی کے لیے رٹے ہوئے قواعد کا بھول جانا یا پوری طرح گرفت میں نہ آنا ایک طبعی بات ہے۔

اس طرح ان چند ابتدائی مشقوں کے مرتب ہو جانے کے بعد ذہن و خیال میں پوری کتاب کا خاکہ بننے لگا، ادھر دارالعلوم کو اپنے (ادب عربی کے) نصاب کے سلسلے میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت تو تھی ہی، مگر دوسری طرف ملک کے طول و عرض میں بھی اس ضرورت کو پوری کرنے کے لیے کوئی دوسری کتاب نہ تھی، مولانا مسعود عالم صاحب ندوی مرحوم کی مرتب

کردہ کتاب ”التجمة العبدیة“ دوسرے ایڈیشن کے بعد عرصہ سے ناپید ہو چکی تھی، اور مولانا مرحوم کے پاکستان منتقل ہو جانے کے بعد ان کی کثرت مشاغل کو دیکھتے ہوئے بظاہر اس کی توقع نہ تھی کہ از سر نو وہ اسے پھر مرتب فرما سکیں گے۔ اس خیال نے ضرورت کا احساس اور زیادہ کر دیا مگر ان سب کے باوجود سال دو سال تک اس مسودہ میں کسی اضافہ کی نوبت نہیں آئی، اس کے بعد یہی ناقص اور ادھورا مسودہ حضرت الاستاذ مولانا علی میاں صاحب کی نظر سے گزرا، مولانا نے اسے دیکھ کر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا، اور پھر اسے مکمل کرنے کی فرمائش کی، درحقیقت یہ مولانا ہی کی تشویق اور وہیہم مطالبوں کا ثمرہ ہے کہ ناچیز اسے کتابی صورت میں پیش کرنے کی جرأت کر سکا۔

اس کتاب کا پہلا حصہ گزشتہ سال ستمبر ۱۹۵۳ء میں طبع ہوا تھا، الحمد للہ کتاب تعلیمی حلقوں میں پسندیدگی کی نظروں سے دیکھی گئی، ادب عربی سے ذوق آشنا، اہل علم اور حضرات اساتذہ نے اس حقیر کوشش کو سراہا، رسائل و مجلات نے بھی اچھے تبصرے لکھے اور متعدد حلقوں سے باقی حصوں کی تکمیل کے لئے فرمائشیں آئیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل، اور اس کی توفیق سے اس کا دوسرا حصہ پیش کر رہے ہیں، اس کے بعد اس کا تیسرا حصہ بھی انشاء اللہ فوراً شائع ہو جائے گا۔

پہلے حصے کی طرح اس میں بھی تدبیر بنیامعیار کو بلند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۔ مولانا مرحوم اپنی اس کتاب میں متعدد خامیاں محسوس فرماتے تھے اس لیے ان کا خیال تھا کہ آئندہ یہ جب کبھی چھپے تو نئی ترتیب اور نئے اضافہ کے بعد چھپے، الحمد للہ کہ مولانا نے اسے نئے سرے سے دو حصوں میں مرتب فرمادیا، پہلا حصہ ان کی زندگی ہی میں ”مکتبہ چراغ راہ“ کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

باب اول میں تہمین نمبر ۵ تک ہر دو چار مشق کے بعد ایک مسلسل مرتب مضمون دے دیا گیا ہے اور کوشش اس بات کی گئی ہے کہ دیے ہوئے قواعد کی مشق کے ساتھ مضمون کے تمام متعلقہ اجزاء کا بھی ذکر آجائے، اس قسم کی مشقوں کے مرتب کرنے میں غیر معمولی کاوش کرنی پڑی ہے خدا کرے یہ طریقہ مفید ثابت ہو۔ تہمین نمبر ۵ کے بعد باب دوم میں عربی واردہ کے چند منتخب محکومے ترجمہ کے لیے دیے گئے ہیں تاکہ قواعد کی مشق سے آزاد ہو کر صرف ترجمہ کی مشق ہو سکے، باب سوم و چہارم و انشاء اور رسائل کے ابواب کی ترتیب میں جدید مصری کتابوں سے پورا پورا استفادہ کیا گیا ہے، آسان موضوعات، مفید عناصر اور بعض اچھے مضامین ضروری حذف و اضافہ یا معمولی ترمیم و اصلاح کے بعد لے لیے گئے ہیں، اس طرح کتاب کو زیادہ سے زیادہ کار آمد اور مفید بنانے کی کوشش کی گئی ہے، آخر میں نمونہ کے لیے موجودہ عرب ادب اور کتاب کے چند ایسے رسائل بھی شامل کر دیے گئے ہیں، جو لفظی صنایعوں سے پاک اور تکلفات سے خالی ہیں، یہ تمام تر خطوط حضرت الاستاذ مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی کے نام لکھے گئے تھے اور یہی سہولت کے ساتھ ہمیں دستیاب بھی ہو سکے۔

آخر میں ہم حضرات اساتذہ اور ادب و انشاء کے معلمین سے خصوصیت کے ساتھ اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ وہ اس کی افادیت کو محسوس فرمائیں گے اور اس سے کام لیں گے۔ اگلے ایڈیشن میں انشاء اللہ اسے اور زیادہ مشقت اور کار آمد بنانے کی کوشش کی جائے گی، نیز وہ بہت سی خامیاں جو ایک ہندی مؤلف کی ترتیب و تالیف میں باقی رہ جانا یقینی ہیں، توجہ دلانے پر درود کر دی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں اہل علم حضرات کے مشورے ہمارے لیے تھکر و اتمان کے باعث ہوں گے۔ ذوق رکھنے والے ذہین طلبہ کے مفید مشورے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری اس حقیر سعی کو قبول فرمائے اور

دین سیکھنے والے طلباء کو اس سے نفع بخشنے۔

وما توفیقی الا باللہ العلیٰ العظیم

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

ناچیز

عبدالماجد ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۱۱ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ (مطابق ۸ نومبر ۱۹۵۴ء)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَقْدَمَه

(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی معتمد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین

پیش نظر کتاب ”معلم الانشاء“ کا دوسرا حصہ، اور ترتیب نصاب کے اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے جس کا ہندوستان میں دارالعلوم ندوۃ العلماء نے آغاز کیا ہے، طویل تعلیمی تجربہ کے بعد دارالعلوم کے منتظمین و معلمین اس نتیجے پر پہنچے کہ نہ تو قدیم نصاب تعلیم اس عصر کی ضرورتیں پوری کر سکتا ہے، اور نہ اس سے علم و دین کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں، نہ کسی دوسرے عرب ملک کا نصاب تعلیم یہاں کے حالات پر منطبق اور یہاں کے دینی عربی مدارس کے لئے سودمند ہو سکتا ہے اگر ہندوستان میں دینی و عربی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا ہے (اور مسلمانوں کے وجود ملی کے لئے یہ ناگزیر ہے) تو عربی مدارس کو (جو اب بھی ہندوستان میں سیکڑوں کی تعداد میں ہیں) اپنا مستقل نصاب تیار کرنا ہوگا، جس طرح ایک ملک کے لئے سیاسی خود مختاری اور معاشی خود کفالتی ضروری ہے، ایک علمی و دینی ادارہ نظام عملی تعلیم کیلئے خود کفالتی ناگزیر ہے اور جس طرح ایک زمین کا تناور اور بار آور درخت اکھاڑ کر دوسری زمین میں نہیں لگایا جاسکتا اسی طرح ایک ملک کا نصاب اور ایک عہد کا تعلیمی ڈھانچہ دوسرے ملک میں اور دوسرے عہد میں نصب نہیں کیا جاسکتا۔

یہ کام تو دراصل بہت پہلے کرنے کا تھا اور اس کے لئے تمام عربی مدارس کا تعاون اور تقسیم عمل کے اصول پر کام کا آغاز ضروری تھا، ضرورت اس کی تھی کہ مختلف موضوع اور مختلف

فنون آپس میں تقسیم کر لئے جاتے اور مختلف علمی جماعتوں اور اداروں کے سپرد کر دیے جاتے، پھر باہمی مشورہ و اتفاق سے ان کو قبول کیا جاتا اور رائج کیا جاتا، ندوۃ العلماء نے یہ آواز بلند بھی کی، بعض اہل قلم نے مضامین بھی لکھے اور ان خطرات کو ظاہر کیا جو وقت کے اس فریضہ سے غفلت، قدیم نصاب پر جمود اور اسی طرح مستعجلانہ اور انفرادی ترمیم و تغیر سے دینی تعلیم کو لاحق تھے لیکن مسلمان وقتی دعوائی تحریکوں اور مدارس، جماعتی و اداری عصیتوں کی وجہ سے اس حال میں نہیں تھے کہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرتے، آخر ندوہ کے کارکنوں اور خدمت گزاروں نے بنام خدا اس کام کو بطور خود شروع کیا، جو ان کے نزدیک دینی تعلیم کی بقا کے لئے از حد ضروری تھا، اور جس سے اُمید ہوتی ہے کہ ہمارے عربی مدارس کو اس ملک میں زندگی کی ایک نئی قسط مل جائے گی اور وہ ترقی پذیر تعلیمی نظاموں کا ساتھ دے سکیں گے۔

انشاء تمام زندہ زبانوں کا ایک اہم مضمون ہے۔ موجودہ جمہوری دور اور صحافتی و مجلسی زندگی نے اس کی اہمیت کو اور روشن کر دیا ہے، دعوت و تبلیغ کے تقاضوں، ملکوں اور قوموں کے ارتباط و تعلق نے اس کو نہ صرف اجتماعی و ادبی بلکہ دینی اہمیت بھی بخش دی ہے، اولاً یہ مضمون ہمارے مدارس میں تقریباً مخدوف رہا، پھر عربی زبان و ادب کا جو نصاب پڑھایا جاتا رہا وہ نہ صرف یہ کہ ملکہ انشاء و ادارہ مافی الضمیر میں مدد نہیں کرتا تھا بلکہ اس کی صلاحیتوں کو نقصان پہونچاتا تھا، اور اس کی قوت کو مفلوج کرتا تھا، ظاہر ہے کہ ”مقامات حمیری“ کا جو ہمارے ادبی نصاب کا سرمایہ ہے، اس زمانہ میں نتیجہ نہیں کیا جاسکتا اور اس کا اسلوب تحریر، اس کا ادبی ذخیرہ اور جو ذوق اس سے بیدار ہوتا ہے وہ نئے حالات و ضروریات میں ہمارا ساتھ نہیں دے سکتا، بلکہ قدم قدم پر قلم کا قافیہ تنگ کرتا ہے اور اس کے پاؤں کی بیڑی بنتا ہے، نظم جو قدیم نصاب کے ادبی حصہ کا جزو اعظم ہے، انشاء و تحریر میں کچھ مددگار نہیں، اس کا نتیجہ یہ تھا اور ہے کہ ہمارے فضلا

لفظ میں اظہار خیال کو نثر کے مقابلے میں آسان سمجھتے ہیں، اور ان کی نظم ان کی نثر سے بدرجہا غنیمت ہے، حالانکہ یہ بالکل ایک غیر فطری اور غیر واقعی بات ہے۔

ان حقائق و واقعات نے انشاء کے ایک ایسے سلسلہ کی ترتیب کی طرف متوجہ کیا، جو عربی مدارس کے اساتذہ کی پوری رہ نمائی کر سکے اور عربی مدارس میں تعلیم و انشاء کا نصاب بن سکے، اسی طرح وہ نحو کے ضروری قواعد کی عملی مشق و تمرین اور اجراء کا ذریعہ بھی بن سکے، وہ انشاء اور تحریر کے جدید ترین اصولوں اور تجربوں کے مطابق ہونے کے ساتھ اسلامی و دینی روح کا حامل بھی ہو کر یہ نصاب اُن مدارس کے لئے تیار کیا جا رہا ہے جو دینی مدارس ہیں اور اُن کا مقصد دین کی خدمت اور ترجمانی ہے۔

عربی زبان و ادب کا نصاب مرتب ہو جانے کے بعد صرف و نحو کی ایسی کتابوں کی ترتیب کی طرف توجہ کی گئی جو ابتدا میں کم سن طلباء کو ان کی مادری زبان میں فن کی تعلیم دیں^۱ اس کے بعد ہی انشاء کے نصاب کی طرف توجہ کی گئی، یہ کام دارالعلوم کے دو نوجوان استادوں مولوی عبد الماجد صاحب ندوی اور مولوی محمد رابع ندوی کے سپرد کیا گیا، جو عربی کا اچھا ذوق رکھتے ہیں اور قدیم عربی ذخیرہ کے ساتھ نئی چیزوں اور زبان کی ترقیات پر نظر رکھتے ہیں اور ان کو انشاء کی تعلیم کا عملی تجربہ بھی ہے۔ گزشتہ سال مولوی عبد الماجد صاحب کا تیار کیا ہوا ”معلم الانشاء کا پہلا حصہ“ شائع ہو کر ملک میں مقبول ہو چکا ہے اب دوسرا حصہ

۱۔ اس نصاب کی حسب ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں قصص النبیین للاطفال، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱

شائع ہو رہا ہے، امید ہے کہ یہ بھی قبولیت حاصل کرے گا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا تیسرا حصہ (مرتبہ مولوی محمد رابع) بھی تیار ہو چکا ہے اور اس کے بعد ہی انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ اس حصہ پر یہ سلسلہ مکمل ہو جائے گا۔

پہلے حصہ میں قواعد و احکام نحو کا حصہ زیادہ تھا، اس لئے کہ اس کتاب سے نحو و انشاء دونوں کی تعلیم پیش نظر تھی اور ابتدا میں کسی عجی ملک میں نحو کے قواعد کے بغیر انشاء کی تعلیم مشکل ہے اس دوسرے حصہ میں بھی بقیہ ضروری قواعد لکھے ہیں پھر خالص انشاء کی مشقیں ہیں قواعد میں بھی انھیں قواعد کا انتخاب کیا گیا ہے جو عملی اور روزمرہ کے ہیں دقاتی نحو اور ”فقہ نحو“ سے اس سلسلہ میں بحث نہیں۔

انشائیں چھوٹے چھوٹے مضامین، تراجم اور خطوط شامل ہیں مضامین سے پہلے مصنف نے مضمون نگاری کے ضروری قواعد لکھ دیے ہیں اور ہر مضمون سے پہلے اس کے اجزاء و عناصر دیدیے ہیں اور ضروری الفاظ بھی جمع کر دیے ہیں جن کے بغیر مبتدی مضمون نگار اظہار خیال پر قادر نہیں، مضامین روزمرہ کی ضروریات، ماحول اور گرد و پیش کے حالات و واقعات سے متعلق بھی ہیں اور اجتماعی اخلاقی اور دینی بھی ہیں، ادبی رنگینی اور تکلفات و قوافی سے پرہیز کیا گیا ہے اور ان سے پرہیز کرنے کا کم عمر و مبتدی طلباء کو بھی مشورہ دیا گیا ہے، مضامین میں عموماً کوئی نہ کوئی دینی عنصر یا نقطہ خیال ضرور ہے کہ اس کے بغیر ہمارے نزدیک ہر ادبی نصاب بے روح اور بے نور ہے۔ خطوط میں بھی واقعتاً بے تکلفی اور سادگی کی کوشش کی گئی ہے، آخر میں چند اصلی خطوط بعض عرب ادبا اور اہل قلم کے دے دیے گئے ہیں جن کو نمونہ بنایا جاسکتا ہے۔

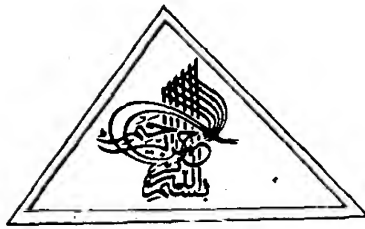
بحیثیت مجموعی یہ کوشش بحمد اللہ بہت کامیاب ہے، اس سے ہمارے عربی مدارس پر عربی زبان کی حجت تمام ہوتی ہے، اس مفید سلسلہ کو اختیار نہ کرنے اور اس کے ذریعہ انشاء

دختر کی تعلیم نہ دینے کا عذر اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمارے مدارس یا تو ابھی تک اس مضمون کی اہمیت اور زمانہ کے جدید تغیرات سے واقف نہیں، یا کسی مفید چیز کے قبول کرنے اور الحکمة ضالۃ المؤمنین پر عمل کرنے کے لئے جس وسعت نظر اور فراخ دلی کی ضرورت ہے اس کی ابھی کمی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے تعلیمی حلقے اور عربی مدارس اس کو اجنبی نگاہوں سے نہ دیکھیں گے، بلکہ اس کو اپنے ہی ایک فرد اور رفیق سفر کی کوشش تصور کریں گے کہ اس کے سوا ان کوششوں کی اور کوئی حقیقت نہیں۔

ابو احسن علی ندوی

۱۹ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

مرکز دعوت اصلاح و تبلیغ
لکھنؤ



الْبَابُ الْأَوَّلُ

الدَّرْسُ الْأَوَّلُ

ابتدا کی خبر، جملہ و شبہ جملہ کی صورتیں

پہلے حصہ میں آپ نے پڑھا ہے کہ مفرد ہی کی طرح جملہ اور شبہ جملہ بھی ابتدا کی خبر آتے ہیں مگر ہم نے صرف جملہ فعلیہ کی مشق آپ کو بتائی تھی، اب ہم آپ کو جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ کی مشق بتانا چاہتے ہیں، ذیل کی مثالیں پڑھیے اور تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ، جمع میں ابتدا و خبر کے تطابق پر غور کیجئے۔

- ۱۔ المصباح ضوءہ شدیداً ۱۔ البنت خمارها جميلٌ
- ۲۔ النجمان ضوءهما شدیداً ۲۔ البناتان ابوهما ضعيفٌ
- ۳۔ الوجال کسبهم حلالٌ ۳۔ البنات فلاحسهن نظيفةٌ

اوپر کی مثالوں پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ جملہ فعلیہ کے خبر ہونے کی صورت میں جس طرح ابتدا کے لحاظ سے ضمیر ہی بدلتی ہے، اسی طرح یہاں جملہ اسمیہ کے خبر ہونے کی صورت میں بھی ابتدا کے مطابق رد واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث کی، ضمیر ہی بدلتی ہے۔ پہلی مثال میں المصباح

بتدا ہے اور ضَوْوۃ شَدِیدُ پورا جملہ المصباح کی خبر ہے ضَوْوۃ میں لا کی ضمیر المصباح کی مناسبت سے واحد مذکر لائی گئی ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو بھی سمجھئے۔ — اس سلسلہ میں مزید ایک بات یہ سمجھ لیں کہ اَلْمُهَذَّبُ اَصْدِ قَاوۃ کَثِیْرُوْنَ جیسے جملوں میں آپ جو کثیر و ن کو جمع دیکھتے ہیں تو یہ اپنے بتدا اَصْدِ قاء کے لحاظ سے ہے، رہا المہذب تو اس کے لئے اَصْدِ قَاوۃ میں لا واحد ہی کی ضمیر ہے، اسے اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

شبه جملہ :- شبه جملہ سے مراد جیسا کہ آپ کو پہلے حصہ میں بتایا جا چکا ہے ، جار و مجرور اور ظرف زمان و ظرف مکان ہے۔ جار و مجرور کی مثال جیسے النجاة فی الصدق ظرف زمان کی مثال جیسے الرَّاحَةُ بَعْدَ التَّعَبِ اور ظرف مکان کی مثال جیسے السَّاعَةُ تَحْتَ الْوَسَادَةِ۔

حروف جارہ کی بحث پہلے حصہ میں گزر چکی ہے، ظرف زمان و ظرف مکان کا مفصل ذکر آئے گا، عموماً جن اسمائے ظروف کا استعمال خبر میں ہوتا ہے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

قَبْلُ (پہلے، بعداً (بعد میں، فوق (اوپر، تحت (نیچے، اَمَامَ قَدَّامَ (اگے، خلف، وَرَاءَ (پیچھے، اِذَاءَ، حِذَاءَ (سامنے، بِالْمَقَابِلِ، تِلْقَاءَ، رَجَاءَ (سامنے، بِالْمَقَابِلِ)۔

یہ اسماء ہمیشہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں، مگر کبھی ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جاتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے ایسی صورت میں یہ ضمہ پڑنی ہوتے ہیں جیسے اَللّٰهُ اَلْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔

نوٹ: (۱) جملہ فعلیہ کی طرح جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ بھی نواسخ کی خبر بنتے ہیں۔

(۲) جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق یہ ہے کہ اسمیہ میں فعلیہ کی بہ نسبت زور اور تاکید ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ فعلیہ جیسے قائم زید میں صرت ایک نسبت پائی جاتی ہے مگر جملہ اسمیہ جیسے زید قائم میں نسبت کی تکرار ہو جاتی ہے۔

آگے کی تمرینات میں خبر بہ صورت جملہ اسمیہ کی مشق اس لئے کرائی جا رہی ہے کہ عربی زبان میں ایسی ترکیبیں اکثر و بیشتر آتی ہیں ورنہ اردو میں المصباح ضوؤہ شدیداً اور ضوؤ المصباح شدید کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں، فرق صرت عربی کے لحاظ سے ذہنی اور اعتباری ہے۔

تمرین ۱

اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

- | | |
|-------------------------------|---|
| (۱) الحمامۃ فوق الشجرة | (۲) السَّبُورۃ قَدَام التلاميذ |
| (۳) المنزلةُ أمام البيت | (۴) القنطرة فوق البحر |
| (۵) العنديل من طيور الغرد | (۶) قلب الاحق في فيه ولسان العاقل في قلبه |
| (۷) سلامة المرء في حفظ اللسان | (۸) الجنة تحت اقدام الأثمہات |
| (۹) العفو بعد المقدرة | (۱۰) الحياء من الايمان |
| (۱۱) يد الله على الجماعة | (۱۲) الاعمال بالثبات |

- (۱۳) الغلول من حَرِّ جهنم (۱۳) الصياحة من عمل الجاهلية
 (۱۵) الراشي والمشي كلاهما في النار
 (۱۶) والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه۔

تقریریں ۲

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) مکہ چار پائی پر ہے (۹) بیت المقدس فلسطین میں ہے
 (۲) قلم قمیص کی جیب میں ہے (۱۰) جامع ازہر مصر میں ہے
 (۳) کتابیں الماریوں کے اندر ہیں (۱۱) مصطفیٰ شافعی چاہ زمزم کے اوپر ہے
 (۴) لڑکے کھیل کے میدان میں ہیں (۱۲) ہوائی اڈہ اسٹیشن سے آگے ہے
 (۵) ششما ہی امتحان اس ہفتہ کے بعد ہے (۱۳) قطب مینار دہلی میں ہے
 (۶) اساتذہ امتحان ہال میں ہیں (۱۴) مزدور گھر کی چھت پر ہیں
 (۷) تاج محل آگرہ میں ہے (۱۵) دل کا اطمینان اللہ کی یاد میں ہے
 (۸) لال قلعہ جامع مسجد کے سامنے ہے (۱۶) امن عالم اسلامی نظام میں ہے

تقریریں ۳

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- (۱) إن الامر بيد الله (۳) لعل المبراة فوق المنضدة
 (۲) إن الحكم بعد التجربة (۴) كان الحادس خلف الباب

- (۵) لیت محمودا فی المنزل (۶) اصبح الطلّ فوق الأزهار
 (۷) ان المتقين فی ظلال وعیون (۸) ان شدّة الحر من فیج جهنّم
 (۹) صار الکسلان فی حیرة (۱۰) لعلّ السجین من الأبریاء
 (۱۱) ان القلب بین اصبعی الرحمن (۱۲) ان الانسان لفی خسیر
 (۱۳) مزال الکسلان فی تردد وطمین (۱۴) انما الصبر عند الصدمة الاولى
 (۱۵) انک فی واد وانا فی واد (۱۶) ان الصفا والمروة من شعائر الله



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) شاید محمود ہسپتال میں ہے۔
 (۲) کاش تمہارے والد گھر پر (میں) ہوں۔
 (۳) بے شک جھوٹ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔
 (۴) بلاشبہ کامیابی، محنت اور کام کرنے میں ہے۔
 (۵) فی الواقع محرومی، سُستی و کاہلی میں ہے
 (۶) بے شک ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔
 (۷) درحقیقت سارا عالم اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔
 (۸) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے لوگ گمراہیوں میں تھے۔
 (۹) اس میں شک نہیں کہ لوگ افراط و تفریط میں ہیں۔
 (۱۰) فی الواقع حق ان دونوں کے درمیان ہے۔

- (۱۱) یورپ اپنے علم و ہنر کے باوجود تاریکیوں میں ہے۔
 (۱۲) بے شک ہم بڑے خطرہ میں تھے لیکن اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ تھا۔
 (۱۳) اللہ تعالیٰ کے احکام برحق ہیں لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔
 (۱۴) بے شک سورج گرہن اور چاند گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔
 (۱۵) سچ مح لوگ قسم قسم کی مشکلات میں دگھرے ہیں۔
 (۱۶) مگر، توغیث باندازہ ہمت ہے ازل سے۔

تقریریں

اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(دین الرحمة)

كانت العرب في القرن السادس للميلاد على شفا جرف هار، كادوا يتها لكون في الحروب ويتفانون فيها تشتعل فيهم نيران الحرب لأمر تافه فتسمر إلى سنين طوال. ياكلون الميتة ويعدون البنات ويعبدون الأصنام ويسجدون لها وكانت أياكلها في ظلام وكان الناس في ضلال وسفاهة. فبعث الله فيهم رسولا منهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة، وإن كانوا من قبل لفى ضلل مبين“ وأنزل معه الكتب ليخرجهم من الظلمات إلى النور، فهداهم الرسول إلى الحق - صلوات الله وسلامه عليه - وهداهم إلى سواء السبيل وقد كانوا من قبل في ظلمات، بعضها فوق بعض، قال الله تعالى ”وكنتم على شفا حفرة من النار فأنقذكم

منہا“ ووضعت عن الناس إصرهم والأغلال التي كانت عليهم؛ وذلك من فضل الله على الناس، ولكن أكثر الناس لا يشكرون۔

فصلاح العالم في دين الاسلام وصلاح المجتمع البشري في اتباع أحكام الله، ان هذا القرآن يهدي للتي هي أقوم، وإن هذا الدين يضمن سلام العالم الانساني، وإن هذا الدين يخرج الناس من عبادة العباد إلى عبادة الله ومن جور الأديان إلى عدل الاسلام، ولكن الناس في ضلالات يعمهون، ولا يهتدون إلى الحق، والحق أمامهم، وإن ما جاء به الرسول معهم، وإن الكتاب الذي أنزل مع الرسول يبين أيديهم، ولكنهم في شك منه، بل هم في عناد وسفاهة، وهم في حاجة إليه، وهم في حاجة إلى دين الوصية۔

﴿تقریریں ۶﴾

(النَّجَاة فِي الصَّدَقِ)

النَّجَاة فِي الصَّدَقِ کے عنوان پر ایک ڈیڑھ صفحہ کا مضمون لکھیے اور کوشش اس بات کی کیجیے کہ جگہ جگہ زیادہ سے زیادہ آپ ”شبیہ جملہ“ کو خبر کی صورت میں استعمال کر سکیں۔

﴿تقریریں ۷﴾

خبر جملہ اسمیہ کی صورت میں

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- | | |
|----------------------------|------------------------------|
| (۱) الحديقة أزهارها جميلة | (۹) الفلفل طعمه حريف |
| (۲) البستان أشجاره متسقة | (۱۰) الظلم مرتفع، وخيم |
| (۳) الشجرة أغصانها مورقة | (۱۱) الابل لونها رمادي |
| (۴) الدار فناءها واسع | (۱۲) الأرنب جوعها سريع |
| (۵) المسجد منارتاه عاليتان | (۱۳) السلحفاة مشيها بطئ |
| (۶) ساعتى ميناؤها جميل | (۱۴) الخطيب صوته جهورى |
| (۷) التلاميذ ملابسهم نظيفة | (۱۵) الأساتذة رأيهم سديد |
| (۸) المسلمون شعارهم الصدق | (۱۶) المدرسة أساتذتها بارعون |



عربی میں ترجمہ کیجئے :

- (۱) یمنی اس کا پھل میٹھا ہے۔
- (۲) احمد، اس کا خط اچھا ہے۔
- (۳) فاطمہ، اس کا درپڑ سبز ہے۔
- (۴) محمود، اس کی ٹوپی نئی ہے۔
- (۵) انگوٹھی، اس کا گیند قیمتی ہے۔

لے اس قسم کے جملے مرن اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ ان کے ترجمہ میں سہولت ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ اردو میں ایسی ترکیب مستعمل نہیں ہے۔

- (۶) لومڑی، اس کا مکر مشہور ہے۔
 (۷) اوتٹ، اس کی گردن لمبی ہے۔
 (۸) انار، اس کا مزاج ٹھٹھ کے درمیان ہے۔
 (۹) دارالاقامہ، اس کے کمرے صاف ستھرے ہیں۔
 (۱۰) مدرسہ، اس کی عمارت شاندار ہے۔
 (۱۱) مسجد، اس کا فرش سنگ مرمر کا ہے۔
 (۱۲) گھڑی، اس کی دونوں سوئیاں چمکیلی ہیں۔
 (۱۳) فرشتے، ان کی طینت طاعت و بندگی ہے
 (۱۴) انبیاء اُن کے پیغام برحق ہیں۔
 (۱۵) اسلام، اس کا نظام رحمت ہے۔
 (۱۶) کمیونزم، اس کا مزاج شکست دریخت ہے۔

تقریریں ۹

- ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-
 (۱) ان الولد ذینہ الأدب
 (۲) إن المؤمن موعده الجنة
 (۳) كان اليوم حرة شديد
 (۴) أصبح المريض حاله حسنة
 (۵) لعل الدّواء طعمه مَرَّ
 (۶) صار الشتاء بودة شديد
 (۷) كان الامتحان أسئلته سهلة
 (۸) ولكن التلاميذ، الفائزون منهم
 (۹) إن الكسل مغبته الندامة
 (۱۰) لاشك أن العبد خطيئة كثيرة
 قليلون۔

- | | | |
|------|-------------------------|---------------------------------|
| (۱۱) | لكن الله مغفرتہ، واسعة | ولونه زاہ |
| (۱۲) | إن الأمانة أهلها قليلون | ظل الناطقون باللغة العربية (۱۵) |
| (۱۳) | إن الانسان أمانیہ كثيرة | عدد ہم کبیر |
| (۱۴) | أصبح الورد راحته زکیة | إن الکهرباء فائدتها عظيمة (۱۶) |

تقریریں ۱۰

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) بے شک حق، اس کے متبعین تھوڑے ہیں۔
- (۲) اس لئے کہ حق، اس کی پیروی نفس پر شاق ہے۔
- (۳) بلاشبہ آدمی، اس کی عمر تھوڑی ہے۔
- (۴) لیکن انسان، اس کی آرزوئیں بہت ہیں۔
- (۵) بے شک سورج، اس کا حجم بہت بڑا ہے۔
- (۶) لیکن سورج، اس کی مسافت زمین سے کروڑوں میل ہے۔
- (۷) شاید یہ کتاب، اس کی مشقیں بہت آسان ہیں۔
- (۸) بے شک تاج محل، اس کی عمارت یکتائے روزگار ہے۔
- (۹) شاید بیمار، اس کی حالت نازک ہے۔
- (۱۰) فی الواقع ٹیلی فون، اس کے فائدے بہت ہیں۔
- (۱۱) بے شک دلی، اس کی تہذیب بہت پُرانی ہے۔
- (۱۲) فی الواقع خانہ کعبہ، اس کا منظر عجیب ہے۔

- (۱۳) بے شک نماز، اس کا قائم کرنا ایک محکم فریضہ ہے۔
 (۱۴) درحقیقت یہ لوگ، ان کے رجحانات غیر دینی ہیں۔
 (۱۵) بے شک دنیا، اس کا زوال یقینی ہے، لیکن لوگ فریب خوردہ ہیں۔
 (۱۶) بے شک قیامت، اس کا وعدہ برحق ہے، لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔



اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-
 (الباحرة)

الباحرة من مخترعات هذا الزمان، وهي من أعظم وسائل العمل والانتقال، ان الباحرة فائدتها عظيمة وهي عامل قوي في اتساع التجارة وتقدم العمران. والتجارة العالمية عمادها البواخر.

كان الناس في قديم الزمان يتخذون المراكب والسفن الشراعية لوكوب البحار. وكان العرب لهم فضل كبير في ذلك، ولكن كانت البحار دواكوها خطر عظيم لأن السفن الشراعية تحت حكم الأرياح والأرياح هبوبها وركودها بنظام الكون، فان وافقت سارت السفينة، وإن خالفت وقفت، وإن عاندت صدمتها بصخرة، وقلبها، وربما كانت السفينة نهايتها إلى الغرق، والربان مصيره إلى الهلاك.

ففكر المخترعون وفكروا، والمخترعون أما لهم بعيدة، فما زالوا يفكرون حتى تم لهم النجاح، واهتدوا إلى صنع سفينة تجرى بقوة

البخار۔ فكانت البواخر منذ ذلك اليوم۔ وكانت أول باخرة غطتها
رجلٌ امريكانيٌّ ثم تقدم الفن وتحسنت الآلات، فوق ما كانت، إلى أن
أصبح التبان يعبر المحيط الاطلنطي من أمريكا إلى أوروبا في خمسة أيام۔
وكان المحيط الاطلنطي مسيره شهوان بالسفينة الشراعية۔
والبواخر بعضها كبيرة جدًا حتى كأنها حادة من حارات البلد،
أو قرية من القرى۔



عربی میں ترجمہ کیجئے:-

(القطار والطائرة)

ریل گاڑی اور ہوائی جہاز موجودہ زمانہ کی ایجادات سے ہیں۔ ریل گاڑی
اس کی افادیت بہت زیادہ ہے، درحقیقت ملکی تجارت اس کا دار و مدار تو اسی پر
ہے، اگر ریل نہ ہو تو تجارت کی گرم بازاری سرد پڑ جائے، اندرون ملک اس کا سفر
زیادہ تر ریل ہی کے ذریعہ ہے، اس میں شک نہیں کہ سفر اس کی صعوبتیں ریل کی وجہ
سے جاتی رہیں۔

پہلے لوگ بیل گاڑیوں اور چھکڑوں پر سفر کرتے تھے، اور ایک شہر سے دوسرے
شہر جانے میں کئی کئی دن اور ہفتوں لگ جاتے تھے، اور سفر اس کی مشقت مستزاد تھی
مگر ریل گاڑی، اس کی ایجاد نے سفر کو آسان کر دیا۔ ریل اس کی رفتار بہت تیز ہے،
اس لیے لوگ اب کم سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ سفر کرنے لگے۔

ہوائی جہاز اس کی ایجاد بھی عجیب چیز ہے، لوگ سمجھتے تھے کہ پرواز کافن اس کی کامیابی محال ہے، اس لیے کہ انسان اس کے عزائم محدود ہیں اور اس لیے بھی کہ انسان اس کی خلقت پرندوں کی خلقت جیسی نہیں ہے مگر حضرت عین ان کے عزائم بلند تھے، وہ کام کرتے اور کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ اس میں کامیاب ہو گئے، زمین اس کی مسافت گویا سمٹ آئی، یہاں تک کہ ایک ہوا باز چند گھنٹوں میں بحر اٹلانٹک کو پار کرنے لگا، جیسے وہ تخت روال پر بیٹھا ہو۔ ہوائی جہاز اس کی رفتار ریل سے کئی گنا زیادہ ہے۔

الدَّرْسُ الثَّانِي

مضاف اور مضاف الیہ کی صفت

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اُردو کے برعکس عربی میں صفت اپنے موصوف کے بعد آتی ہے اور متصل ہی آتی ہے، مگر جہاں ترکیب توصیفی و ترکیب اضافی ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور مقصود مضاف کی صفت لانی ہو تو اس کی صورت مندرجہ بالا قاعدہ سے کچھ مختلف ہوتی ہے، بخلاف مضاف الیہ کی صفت کے۔ کیوں کہ مضاف الیہ کی صفت اس سے متصل ہی آتی ہے، اس لیے طالب علم کے لیے اس میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس مضاف کی صفت چوں کہ مضاف سے متصلاً نہیں آتی بلکہ مضاف الیہ کے بعد لائی جاتی ہے اور موصوف و صفت میں فصل ہو جاتا ہے، اس لیے اکثر طلباء اس میں غلطیوں کا شکار ہوتے ہیں ذیل کی مثالیں پڑھیے :-

رَيْشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِينِ (قیمتی قلم کا رب) مضاف الیہ کی صفت۔

رَيْشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِينَةِ (قلم کا قیمتی رب) مضاف کی صفت۔

پہلی مثال میں الثمین، قلم (مضاف الیہ) کی صفت ہے، اس لیے مذکر اور مجرور ہے اور دوسری مثال میں الثَّمِينَةُ، رَيْشَةُ مضاف کی صفت ہے اس لیے مؤنث اور مرفوع ہے کیوں کہ رَيْشَةُ مرفوع ہی ہے پھر چوں کہ رَيْشَةُ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے

س لیے الشیئة کو بھی ”ال“ کے ذریعہ معرفہ بنایا گیا ہے ، اس قاعدہ کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے ، ترجمہ کرتے وقت حسب ذیل باتوں کو یاد رکھیے :-

- ۱ - سب سے پہلے مضاف و مضاف الیہ کا ترجمہ کر لینا چاہیے ، پھر مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لکھنی چاہیے ۔
- ۲ - مضاف الیہ تو ہر حال میں مجرور ہی ہوتا ہے مگر مضاف کی صفت کا اعراب مضاف کے مطابق رہے گا ۔
- ۳ - مضاف کی تذکیر و تانیث پر بھی غور کرنا چاہیے تاکہ صفت اسی کے مطابق لکھی جاسکے نہ کہ مضاف الیہ کے مطابق ۔
- ۴ - اضافت سے چوں کہ اسم میں تخصیص و تعیین پیدا کرنی مقصود ہوتی ہے اس لیے اسماء کی اضافت عموماً معرفہ کی طرف کی جاتی ہے اس طرح وہ اسم مجرور اضافت کے بعد معرفہ بن جاتا ہے لہذا اب اس کی صفت بھی معرفہ ہی لکھی جانی چاہیے ۔



مضاف الیہ کی صفت

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) ضوء المصباح الکهربائی سا طع ۔

- (۲) یکمل القبر فی وسط الشهر العربی۔
- (۳) حزن الناس بموت عالم جلیل۔
- (۴) نتیجۃ الامتحان السنوی حسنة۔
- (۵) خروجو المدارس العربیۃ همهم الدین۔
- (۶) بنیان الجامعة القومیۃ شاع۔
- (۷) طلبۃ الکلیات الانکلیزیۃ ملاسهم فاخرة۔
- (۸) لکنؤبلدۃ طیبۃ ذات حدائق جمیلات ومنتزهات فسیحة۔
- (۹) مشورۃ الناصح الامین لا تُرد۔
- (۱۰) تتغرد الطیور علی غصون الأشجار الباسقة۔
- (۱۱) رؤیۃ المناظر البهیجة یودها الشعراء۔
- (۱۲) کان سحبان من خطباء الدولة الأمویۃ۔
- (۱۳) فلاح المجتمع البشری فی اتباع دین الله۔
- (۱۴) سیاسۃ الحکومات الجمهوریۃ تفسد علی المرء دینہ وخلقہ۔
- (۱۵) إن مسئلة الحیاۃ الانسانیۃ تعقدت الیوم۔
- (۱۶) کأنهم أبحار نخل خاویۃ ، فهل تروی لهم من باقیۃ۔



عربی میں ترجمہ کیجئے :

- (۱) عربی زبان کے قواعد زیادہ مشکل نہیں ہیں۔

- (۲) مگر ابتدائی درجوں کے طلباء اسے مشکل سمجھتے ہیں۔
- (۳) جسمانی ورزش کے فائدے بہت ہیں۔
- (۴) صفائی و ستھرائی، پاکیزہ ذوق کی علامت ہے۔
- (۵) عربی مدارس کے طلباء صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے۔
- (۶) محنتی طلباء کی کامیابی سے مجھے بے حد خوشی ہوئی۔
- (۷) مسلسل جدوجہد اور پیہم کوشش کے منافع بے شمار ہیں۔
- (۸) برفستانی علاقے کے لوگ روئیں دار کھال پہنتے ہیں۔
- (۹) یہ قالین ایک ایرانی تاجر کی دوکان سے خرید آگیا تھا۔
- (۱۰) مغربی تہذیب کی تقلید ایک طرح کی لعنت ہے۔
- (۱۱) عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم بے خبر نہیں ہیں۔
- (۱۲) گمراہ قوموں کی تباہی کی داستان بڑی عجیب ہے۔
- (۱۳) آج دنیا اسلامی قوانین کی برکت سے نا آشنا ہے۔
- (۱۴) خلفائے راشدین کا عہد ایک مبارک و سعید عہد تھا۔
- (۱۵) میٹھے چشموں کا پانی اور گھنے درخت کا سایہ بھی عجیب نعمت ہے۔



مضاف کی صفت

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- (١) يسكن محمود وأخوه الصغير في بيت صغير.
- (٢) أخى الأوسط أكبر من أخى الصغير بسنتين.
- (٣) النحلة لسعت الولد في أصبعه الوسطى.
- (٤) انعقدت الحفلة في قاعة دار العلوم الواسعة.
- (٥) القنوقا لأرنب رجلا الخلفيتان أطول من رجليه الأماميتين.
- (٦) لا إله إلا هو يحيى ويميت، ربكم ورب آبائكم الأولين.
- (٧) أفروا أيتم ما كنتم تعبدون، أنتم وآبائكم الأقدمون.
- (٨) ناد الله الموقدة التي تطلع على الأنفذة.
- (٩) الوردة المفتحة تعطر الهواء برائحها الزكية.
- (١٠) البعوضة بلسعاتها المؤذية وطنينها المبغض تحرم المرء لذة الكرى.
- (١١) إن المذيع من مختبرات العصر الحديث العجيبة.
- (١٢) نظرية الاسلام السياسية غير نظرية الجمهورية والشيوعية.
- (١٣) كانت أحوال العرب الدينية كأحوالهما الاجتماعية فوضى بغير نظام.
- (١٤) الشمس قبل أن تشرق بضياؤها الباهر ترسل من أشعتها الخفيفة المختلفة الألوان.
- (١٥) هلم بنا نخرج إلى بعض ضواحي البلد القريبة لنتمتع بمنظرها الجميل ونشق هواؤها العليل.

() وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَادْخُلْ جَنَّاتٍ لِّمَنْ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔

التحریریں (۱۶)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں۔
- (۲) فاطمہ اپنی درسی کتابوں کی بڑی حفاظت کرتی ہے۔
- (۳) میرا چھوٹا بھائی درجہ سوم میں پڑھتا ہے۔
- (۴) اسلم کا منجھلا بھائی ایک بالکمال مقرر ہے۔
- (۵) خالد گھڑی چھت سے گر پڑا، اور اس کا بایاں پاؤں ٹوٹ گیا۔
- (۶) محمود کی سیاہ گائے بڑی دودھاری ہے۔
- (۷) دارالعلوم کے چھوٹے طلبہ اردو تقریر کی مشق کرتے ہیں۔
- (۸) ہندوستان کے پریشان حال کسان بھوکوں مرتے ہیں۔
- (۹) اُمراء اور اہل ثروت اپنی شاندار کوٹھیوں میں دادِ عیش دیتے ہیں۔
- (۱۰) میری گھڑی کی چھوٹی سوئی نہ جانے کہاں گر گئی۔
- (۱۱) جامع مسجد کا بلند منارہ دور سے نظر آتا ہے۔
- (۱۲) شہر کی بڑی دوکانیں دس بجے کے بعد کھولی جاتی ہیں۔
- (۱۳) میں نے ایک فاختہ شکار کی اور اُس کو اپنے بڑے تیز چاقو سے ذبح کیا۔
- (۱۴) رمضان کا مبارک مہینہ اور اُس کے آخری دس دن خاص طور پر بڑے خیر و

برکت کے ہیں۔

- (۱۵) اسلام کا اخلاقی نقطہ نظر جمہوری و اشتراکی نقطہ نظر سے مختلف ہے۔
 (۱۶) اسلام کی عا دلا ز سیاست اور اس کا صالح نظام ہی انسانیت کو بچا سکتا ہے۔
 (۱۷) انسان کا معاشی مسئلہ آج سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

(مضایر مدارس الهند العربیة)

مدارس الهند العربیة فی احتضار، تلفظ نفسها الآخر، فان لم تدارکها
 علماءها العاملون، ورجالها المخلصون لسوء يقضى عليها، فمنها ما تعطلت
 ومنها ما اضطرب جبل نظامها الداخلي وتضعضع بنيانها وذلك لاسباب:
 فمن تلك الاسباب عدم حماية الدولة، ومنها قلة رغبة الناس في
 العلوم الدينية، وترك الجمهور مساعدتها، ومنها بعض النقص في منهاج
 الدرس، ونظامها التعليمي، ومنها أن الهند يعد ما خرجت من أيدي الاكلميز
 الغلبة، ونالت حوزتيها المرجوة ثم وقع فيها ما وقع من الاضطراب البائس
 المؤلمة، اضطرت كثير من المسلمين إلى أن يغادروا موطنهم القديم وديارهم
 العزیزة، في حرمت المدارس من كثير من أولئك المتبرعين الذين كان يعينهم
 تعليمها الديني لعنايتهم بشئون المسلمين الدينية والخلقية.

ولا أرى اليوم أن حكومة الهند اللادينية ستمتع بحمايتها

مدارسہا الدینیۃ، فعلى مسلمى الهند و محبى الدين خاصة أن يقيموا لها
ويبذلوا فى سبيلها جهدهم المستطاع، لعل الله يحدث بعد ذلك أمراً.
والمدارس فى أرجاء الهند الواسعة كثيرة تحتاج إلى تغيير وإصلاح
كبير فى نظام التعليم ومنها جها العقيم لو أتاح الله للقائمين بها
إصلاحها وما ذلك على الله بعزيز.

تشریح ۱۸

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

ہندوستان کی اردو زبان ایک ترقی یافتہ زبان ہے۔ ہندوستان کا ہر پڑھا لکھا
اور ان پڑھ فرد اس کو بولتا اور سمجھتا ہے۔ رہے اس کے علمی اور سیاسی مصطلحات تو
اس کے سمجھنے والوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں، مگر آج وطن کی سیکولر (لادینی) حکومت
اسے دیس نکال دے رہی ہے۔

بعض لوگ اس کا جرم یہ بتاتے ہیں کہ اردو مسلمانوں کی قومی زبان ہے، کیوں کہ
اس میں بہت سے عربی و فارسی کے الفاظ پائے جاتے ہیں، اس کا فارسی رسم خط ہندی
کے سنسکرت رسم خط سے میل نہیں کھاتا، اور یہ کہ اس سے مسلمانوں کی اسلامی ثقافت
کی بُو آتی ہے جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کی ضد ہے اور اس کی سیکولر حکومت کے
منافی ہے۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ

صفت جملہ کی صوت میں

جملہ جس طرح ابتدا کی خبر ہوتا ہے اسی طرح وہ موصوف کی صفت بھی ہوا کرتا ہے، ابتدا و خبر اور موصوف و صفت کے درمیان جفرق آپ کو پہلے حصہ میں بتایا گیا تھا کہ ابتدا معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے اور موصوف صفت معرفہ و نکرہ میں ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں، اگر یہ فرق آپ کے ذہن میں ہو تو یہ ہیں سے یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جو جملہ کسی اسم نکرہ کے بعد لایا جائے وہ صفت بنے گا، کیوں کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اور اس کے برعکس جو جملہ اسم معرفہ کے بعد آئے وہ یا تو حال ہوگا، یا خبر۔

ابتدا	خبر	موصوف	صفت
أَلَوْلَدُ يُوَكِّبُ الدَّرَاجَةَ	(۲)	وَلَدٌ يُوَكِّبُ الدَّرَاجَةَ	(۱)

پہلی مثال میں أَلَوْلَدُ ابتدا ہے اور يُوَكِّبُ الدَّرَاجَةَ اس کی خبر اور دوسری مثال میں وَلَدٌ موصوف اور يُوَكِّبُ الدَّرَاجَةَ اس کی صفت

ہے۔

نوٹ :- اوپر کی مثال میں أَلَوْلَدُ معرفہ، اور شروع میں ہونے کی وجہ سے ابتدا ہے اس لیے يُوَكِّبُ اس کی خبر بن گیا ہے مگر کوئی ایسا اسم معرفہ جو شروع میں نہ ہو بلکہ وسط کلام میں ہو تو ایسے اسم کے بعد کا جملہ

حال ہوا کرتا ہے جیسے :-

زوالحال فاعل حال

۱۔ جاء فی الولد یوکب الدراجۃ دلڑا کایرے پاس سائیکل پر سوار ہو کر آیا،

فاعل وموصوف صفت

۲۔ جاء فی ولد یوکب الدراجۃ (میرے پاس ایک ایسا دلڑا آیا جو سائیکل پر

سوار ہوتا ہے)

اوپر کی چاروں مثالوں کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے، اصل یہ ہے کہ بتدا اور زوالحال دونوں ہی معرفہ ہوا کرتے ہیں اور ان کے مقابل میں خبر اور حال دونوں نکرہ ہوتے ہیں، اس لیے آپ نے دیکھا کہ جملہ (جو نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے) بتدا کے بعد خبر بن گیا اور زوالحال کے بعد حال۔ مگر اس کے برعکس جب جملہ اسم نکرہ کے بعد آیا تو فوراً صفت ہو گیا اور یہ اس لیے کہ نکرہ کو آپ ز تو یہاں بتدا بنا سکتے تھے اور زوالحال۔ موصوف و صفت کے درمیان تذکیر و تانیث اور واحد، تشبیہ،

جمع میں مطابقت پیدا کرنے کے لیے وہی صورتیں اختیار کرنی چاہئیں جو بتدا و خبر کے سلسلہ میں درس نمبر ۱۳ حصہ اول میں بیان ہو چکی ہیں اب رہا یہ سوال کہ موصوف اگر معرفہ ہوا اور اس کی صفت جملہ کی صورت میں لانا چاہیں تو موصوف و صفت کے درمیان مطابقت کی کیا صورت ہو جب کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے موقع پر معرفہ کی صفت اسم موصول کے ذریعہ لانی چاہیے جیسے :-

جاء الرجل الذي قتل الاسد دأيا وہ شخص جس نے شیر کو قتل کیا، یہاں درحقیقت الرجل کی صفت الذی اسم موصول ہے، جو معروف ہے اور قتل الاسد صلہ ہے الذی کا۔ اس طرح اسم موصول وصلہ مل کر الرجل کی صفت بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں جاء رجل الذی قتل الاسد کہنا صحیح نہ ہوگا، کیوں کہ رجل عمکرہ ہے اور الذی معروف ہے، یہ غلطی طلبا بہت کرتے ہیں اور ایسے ہی جاء الرجل قتل الاسد بھی کہنا صحیح نہ ہوگا کیوں کہ قتل الاسد یہاں عمکرہ ہے اس لیے الرجل کی صفت نہیں بن سکتا تا آن کہ قتل الاسد سے پہلے الذی کا اضافہ کریں۔

موصوف کی تذکیر و تانیث اور واحد، تنثیہ، جمع کے لحاظ سے اسم موصول وصلہ میں تبدیلی کرنی چاہیے تاکہ موصوف و صفت میں پوری مطابقت ہو سکے۔

القرین ۱۹

اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

- (۱) قطعت محمود ذہرۃ راحۃ ذکیتہ ولونہا زاہ۔
- (۲) أنا أسکن فی قریۃ صغیرۃ تحیط بہا الأنہار والحقول الخضراء۔
- (۳) وحول قریۃ أشجار عالیۃ قطوفہا دانیۃ لامقطوعۃ ولا ممنوعۃ۔
- (۴) شاہدت الیوم طفلاً صغیراً یعلی الطریق فصد متہ سیارۃ سریعۃ:-

- (٥) جاء في اليوم غلامان صغيران ينطقان بالعربية الفصيحة.
- (٦) المدارس يقصدها التلاميذ من كل ناحية فيتلقون العلم على أساتذة بررة. يهذبون نفوسهم ويشفقون عقولهم ويعودونهم مكارم الأخلاق.
- (٧) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "ما هلك امرؤ عوف قدرة" وقال صلى الله عليه وسلم "رحم الله عبداً قال خيراً فغنماً أو سكت فسلماً"
- (٩) اللهم إني أعوذ بك من علم لا ينفع، ومن قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشيع، ومن دعوة لا يستجاب لها.
- (١٠) قال الله تعالى "قول معروف ومغفرة خير من صدقة يتبعها أذى"
- (١١) ضرب الله مثلاً كلمة طيبة كشجرة طيبة أصلها ثابت وفرعها في السماء.
- (١٢) ومثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت من فوق الأرض ما لها من قرار.
- (١٣) إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات لهم جنات تجري من تحتها الأنهار.
- (١٤) مثل الذين ينفقون أموالهم في سبيل الله كمثل حبة أنبتت سبع سنابل في كل سنبلة مائة حبة

(۱۵) مثل الذین کفروا برہم أعمالہم کرمادیا شتدت بہ الریم فی
یوم عاصف۔

(۱۶) مثل ما ینفقون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا کمثل ریم فیہا صرأصابت
حوت قوم ظلموا أنفسهم فاهلکتہ، وما ظلمہم اللہ ولكن کانوا
أنفسہم یظلمون۔

(۱۷) والذین کفروا أعمالہم کسراب بقیعة یحسبہ الظنآن ماء حتی
إذا جاءہ لم یجدہ شیئا ووجد اللہ عندہ فوقہ حسابہ، واللہ
سریع الحساب۔ اُوکظلمات فی بحر لّجّ یغشّہ موج من فوقہ موج
من فوقہ سحاب ظلّما ت بعضها فوق بعض



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(۱) ننھاۃ اللہ محمود کے باغ میں داخل ہوا اور اس نے کچھ ایسے پھول توڑ لیے جو ابھی
کھلے نہیں تھے۔

(۲) محمود نے اسے اس بات سے منع کیا اور پھر اس نے اس کے لئے گلاب کا
ایک ایسا کھلا ہوا پھول توڑ دیا جو بہت خوش رنگ تھا۔

(۳) میرا دوست ایک ایسے گاؤں میں رہتا ہے جس کے باشندے تعلیم یافتہ اور
مہذب ہیں۔

(۴) گزشتہ شب ہم نے ایک جلسہ میں ایسے مقرر کو دیکھا جو اپنی تقریر سے لوگوں کے

دلوں کو مسحور کر رہا تھا۔

(۵) پولیس والوں نے ایک ایسے چور کو گرفتار کیا جو نقب زنی کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

(۶) بمبئی سے جب ہم واپس ہوئے تو ایک ایسی گاڑی پر سوار ہوئے جو فی گھنٹے پچاس میل کی رفتار سے چل رہی تھی۔

(۷) بمبئی اسٹیشن پر ہم نے ایک ایسی گاڑی دیکھی جو جدید طرز پر بنائی گئی ہے۔

(۸) محترمین نے اب ایک ایسے راکٹ ایجاد کر لئے ہیں جن کے ذریعہ چاند تک پہنچنا آسان ہو گیا ہے۔

(۹) کل رات زور کی ایک ایسی آندھی چلی جس نے بھاری بھاری اور بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔

(۱۰) آج ہم کچھ ایسے آدمیوں سے ملے جو اردو زبان مطلق نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۱) میرے چچا نے ایک ایسا باغ خریدا ہے جو سال میں دو مرتبہ پھلتا ہے۔

(۱۲) ہم لوگوں نے رات کو ایک ایسی چیخ شنائی جس سے ہم اور ہمارے تمام ساتھی ڈر گئے۔

(۱۳) ہندو کے مسلمان ایسے لیڈر کے محتاج ہیں جو اسلامی سیرت و کردار کے حامل ہوں۔



اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(وصف المحطة)

جاءت بوقية إلى أبي من صديق له كان قادماً من سفرة الميمون.
 فخرج أبي إلى المحطة ليستقبله واستصحبني معه فركبنا سيارة سارت
 بنا إلى المحطة بسرعة عظيمة. فها هي إلا دقائق حتى وصلت السيارة و
 وقفت في ساحة كبيرة واسعة الأرجاء بعيدة الأنحاء بهذه كثير من المراكب
 والسيارات، وأمامها بناء شامخ به غرفات كثيرة وحجرات واسعة. فقال
 أبي هذه هي المحطة. فانزلنا من السيارة ومشى بي أبي إلى غرفة بها نوافذ
 عديدة وعلى كل نافذة منها رجل جالس يبيع التذاكر فوقفت بي أبي عند
 نافذة، واشترى تذكرتين للرصيف، وقال هذا مكتب التذاكر. ورأيت
 هناك غرفة أخرى تشابه الأولى هيئة وبناءً. ولكن لم يكن عندها
 ازدحام ولا بيع ولا شراء فسئلت أبي عنها فقال هذا مكتب الاستعلام
 ثم قصدنا داخل المحطة فإذا نحن بباب عظيم من الحديد
 يدخل منه المسافرون ويخرجون، وبجانبه عامل يثقب التذاكر
 بمقراضه، ويرقب الغادين والرائحين، أخذ أبي بيدي وجاز معي
 الباب. ورأيت هناك فناءً فسيحاً مروج بالأناس من مختلف الطبقات،
 فقال أبي هذا هو الرصيف وكانت بجوانبه مقاعد رصفت بنسق وترتيب
 يجلس عليها المسافرون والمودعون فجلسنا على مقعد منها كان على
 قرب من المنظره وأعلمني من رؤيتها قرب موعد القطار ثم جاء قطاريتها
 فنحنف إليه المسافرون يتزاحمون ويتدافعون وقام أبي يلتصق بصديقه

القادم، ويتصفح الوجوه، ولكننا لم نجد، وبعد برهة قليلة لا نزيد على
دقائق آذن القطار بالرحيل وصفراً صفيراً خفقت له قلوب المسافرين
والمودعين. ثم إن القطار غادر المكان وجداً في السير. وكنا كذلك إذا
رأيت مسافراً يقدم إلينا فإذا هو ذلك القادم الذي جئنا لاستقباله فتعاقب
مع أبي ومسح هو على رأسي ففرحنا جداً ورجعنا إلى البيت.



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

وصف المستشفیٰ

میرا ایک پڑوسی تھا جو کسی کارخانہ میں کام کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ ایسا بیمار ہوا
کہ اس کے گھر والے پریشان ہو گئے اور اس کی موت کا اندیشہ کرنے لگے۔ میں اس کی
عیادت کے لیے گیا، میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسے تنگ و تاریک کمرہ میں ہے جہاں ہوا
اور روشنی نہیں آتی تھی، میں نے اس کے گھر والوں کو مشورہ دیا کہ اُسے کسی ایسے ہسپتال
میں داخل کر دیں جہاں مناسب دیکھ بھال ہو سکے۔

ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ اس
کی عمارت کے لیے ایسی جگہوں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو بازار کے شور و شغب سے دور
ہوں۔ ہسپتال میں بہت سے ایسے کمرے ہوتے ہیں جہاں صحت کے اسباب مہیا ہوتے
ہیں۔ مریضوں کے لیے ایسے کمرے تیار کیے جاتے ہیں جہاں روشنی اور ہوا کا گزر ہو سکے۔

اس کے ارد گرد خوش ناپارک اور چمن ہوتے ہیں جن سے مریض کا جی بہلتا ہے اور اس کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہسپتالوں میں بڑے بڑے ایسے ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریضوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس میں ایسے تیمار دار ہوتے ہیں، جو خاص کر ان کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں وہ مریضوں کے پاس رات رات بھر جاگتے ہیں۔ ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں سرجری کے آلات اور ہر قسم کی دوا ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اُس مریض کے گھر والوں نے میرا مشورہ مانا، وہ اپنے مریض کو ایک ایسے ہسپتال میں لے گئے جو ان کے گھر سے قریب ہی تھا، ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ مریض صحت یاب ہو کر واپس آگیا، اس کے گھر والے بہت خوش ہوئے انہوں نے میرے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور مجھے دعائیں دیں۔ میں نے کہا کہ صحت و بیماری سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- (۱) یزرع الأرز فی الاراضی الهضبة التي تكثر فیہا المیاء۔
- (۲) الجبال حصون طبعیة للبلاد التي تجاورها، ومنها تحت الصخور والحجارة التي تستعمل فی البناء۔
- (۳) أبی ابی من مرضه الشدید الذی أنہک قوۃ وأضنی جسمہ۔
- (۴) لا ینبغی للعاقل أن یدلّس من الدنیا غیر الکفاف الذی یدفع بہ الأذى عن نفسه۔

(٥) الكريم يرى الموت أهون من الحاجة التي تُحَوِّج صاحبها إلى السئلة
لا سيما مسألة الأشخاء.

(٦) واشكروا لمعلمك الذي يعنى بتعليمك ويتعب في تأديبك لتصير
نافعا لأمتك وخادما لدينك ووطنك الذي فيه نشأت وترعرعت.
(٧) أفرايتم الماء الذي تشربون. أنتم أنزلتموه من المزن أم نحن
المنزلون.

(٨) أفرايتم النار التي تؤرون، أنتم أنشأتم شجرتها أم نحن
المنشئون.

(٩) لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في
ساعة العسرة.

(١٠) فالذين آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذي أنزل معه
أولئك هم المفلحون.

(١١) فأندرتكم ناراً تلتقي لا يصلها إلا الأشقى الذي كذب وتولى
وسيجنبها الأتقى الذي يؤتى ماله يتزكى.

(١٢) قل أذلك خير أم جنة الخلد التي وعد المتقون، كانت لهم
جزاءً ومصابراً.

(١٣) وما نقموا منهم إلا أن يؤمنوا بالله العزيز الحميد الذي له
ملك السموات والأرض.

(١٤) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "إنها ستكون بعدى أثره

وَأَمْرٌ تَتَكْرَهُنَهَا“ قَالَ وَآيَادُ رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ”تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ“

تفسیر میں (۲۳)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) وہ طلباء جو محنت سے جی چراتے ہیں، اکثر امتحانات میں ناکام ہوتے ہیں۔
- (۲) آج کے جلسہ میں ان طلباء کے درمیان انعامات تقسیم کیے جائیں گے جو امتحان سالانہ میں اول آئے ہیں۔
- (۳) چھوٹے بچے بہت سی ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن کے معنی سمجھنا دشوار ہے۔
- (۴) محمود نے اپنی وہ جائیداد جو وراثت میں پائی تھی سستے داموں بیچ دی۔
- (۵) کل آپ جس ٹرین سے آئے اسی میں میں بھی سفر کر رہا تھا، مگر راستہ بھرم میں سے کسی نے ایک دوسرے کو زد دیکھا۔
- (۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر جس غار میں پناہ لی تھی، وہ غار ثور کہلاتا ہے۔
- (۷) اور وہ غار جس میں نبوت سے پہلے آپ عبادت کیا کرتے تھے غار حرا کے نام سے موسوم ہے۔
- (۸) وہ دریا جس میں فرعون غرق کیا گیا بحر احمر ہے لیکن کچھ لوگ غلطی سے اُسے دریائے نیل سمجھتے ہیں۔
- (۹) وہ جگہ جہاں دریائے گنگا اور جناباہم ملتے ہیں ہندوؤں کے نزدیک متبرک

مقام ہے۔

(۱۶) جو جہاز کل تجارتی سامان لے کر بمبئی سے روانہ ہوا تھا راستہ میں ڈوب گیا۔

(۱۷) انہیں حقارت سے نہ دیکھو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اسلامی ہند کی تاریخ آئندہ فخر کرے گی۔

التقرین ۲۵

الفاظ کی صحیح ترتیب قائم کیجئے، پھر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے:-

(۱) الطیب - تدخلہ - البيت - لايدخلہ - الشمس - الذى -

(۲) أصيب - على - لا تقس - فى مالہ - رجل - أوأهلہ وعیالہ -

(۳) الشباك - تجلسون - الهواء الفاسد - يصرف الذى من الحجرات -

(۴) يضرکم، فیہا اوتنامون - التى لایہابون - علیہا - التلامیذ - فى

القرأۃ - الامتحان - الذین یجتہدون - ویواظبون -

(۵) شکرنا - جمعت کثیرا - لأستاذتنا الکرام - القرصۃ السعیدۃ - الذین

من الاخوان وذوی الفضل - أتاحوا لتلك - التى -

(۶) إن الکعبۃ - إبراہیم وإسمعیل علیہما الصلوۃ والسلام - صنما -

التی لعبادۃ اللہ وحدہ - ثلث مائۃ وستون بناہا - فیہا - کان -

التقرین ۲۶

(۱) پانچ جملے ایسے لکھئے جن میں "جملہ" کسی اسم نکرہ کی صفت ہو۔

(۲) پانچ جملے ایسے لکھئے جن میں کسی اسم معرف کی صفت "جملہ" ہو۔

الدَّرْسُ الرَّابِع

(مفاعیلِ خمسہ)

علماء نحو مفعول کو پانچ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول فیہ اور مفعول معہ، ان سب کی مفصل بحث صرف و نحو کی کتابوں میں آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ تاہم ان میں سے مفعول مطلق، مفعول لہ اور مفعول فیہ کے متعلق چند باتیں آپ کے ذہن میں سپر سے تازہ کرنا چاہتے ہیں۔

مفعول مطلق۔ اس اسم مصدر کو کہتے ہیں جو اپنے کسی مشتق فعل کے بعد کلام میں تاکید (زور) یا عدد یا نوعیت بیان کرنے کے لیے لایا جائے، دوسرے لفظوں میں مفعول مطلق اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے جو بعد میں مذکورہ بالا اغراض میں سے کسی ایک غرض کے لیے لایا جاتا ہے جیسے:-

جری محمود جریا (محمود دوڑا واقعی دوڑنا) وثب القط وثوب الأسد

مفعول بہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے غروب زید الحمار اس کی مشتق و ترمین شروع کتاب سے ہوتی آئی ہے اور کافی ہر جگہ ہے۔ رہا مفعول معہ تو اس کا استعمال بہت کم ہوتا ہے اس مفعول سے پہلے واو معیت لکھا جاتا ہے جیسے اذهب والشارع الجدید ذی مرکز کے ساتھ ساتھ چلے جاؤ یعنی وائیں بائیں نہ مڑنا اور جیسے جاء زید والکتاب (زید کتابوں کے ساتھ یا کتابیں لے کر آیا)۔

دہلی شیر کی طرح چھٹی، اکل الولد اکلتین (لوگ نے دو مرتبہ کھایا،
 اوپر کی تعریف اور مثالوں سے یہ امر واضح ہوا کہ مفعول مطلق کا استعمال
 تین معنوں میں ہوتا ہے۔ تاکید، نوعیت، اور عدد۔

پہلی مثال تاکید کی ہے جوری محمودؔ میں مخاطب کے لیے اس شبہ کا امکان
 تھا کہ محمود دوڑا نہیں بلکہ تیز چل کر آیا ہے جسے الجوری سے تعبیر کیا گیا ہے
 مگر جدیاً کے اضافہ سے اس شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ حقیقی
 دوڑنا متعین ہو جاتا ہے۔ تاکید کا ترجمہ عموماً ”بہت زیادہ“ ”خوب“ ”اچھی
 طرح“ واقعی وغیرہ کے الفاظ سے کیا جاتا ہے مگر جہاں اس کا موقع نہ ہو
 صرف فعل کے ترجمہ پر اکتفا کیا جائے ہر جگہ ”بہت زیادہ“ ”خوب“ وغیرہ
 لکھنے کی ضرورت نہیں، اس میں دراصل مضمون جملہ کی تاکید ہوتی ہے
 دوسری مثال نوعیت کی ہے وثب القط سے صرف یہ سمجھا جاتا ہے
 کہ ”بہلی چھٹی“ مگر وثوب الاسد بڑھانے سے ایک نئے معنی کا اضافہ ہوتا
 ہے اور وہ یہ کہ ”بہلی“ — شیر کی طرح — چھٹی۔

تیسری مثال عدد کی ہے، اس میں اکلتین بڑھانے سے جس نئے معنی کا
 اضافہ ہوتا ہے وہ یہ کہ کھانے کا کام دو مرتبہ ہوا۔

مفعول مطلق جیسا کہ ہم نے ابھی بتایا کہ اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے
 لیکن کبھی خود مصدر متعل نہیں ہوتا بلکہ کوئی دوسرا اس مصدر کا قائم مقام
 بن کر آتا ہے جسے مفعول مطلق کا نام دے دیا جاتا ہے۔ قائم مقام ہونے کی
 وجہ سے وہ بھی منصوب ہی ہوتا ہے، ذیل میں اس کی صورتیں درج کی

جاتی ہیں :-

- (۱) اس مصدر کا کوئی مرادف لفظ جیسے :- جلس محمود قعوداً
- (۲) اس مصدر کی کوئی صفت جیسے :- جری محمود سريعا (یعنی جریاً سريعا)
- (۳) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کی نوعیت پر دلالت کرے، جیسے :- رجع الجيش القهقري (یعنی رجوع القهقري)
- (۴) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی عدد پر دلالت کرے، جیسے ناکل في اليوم مرتين (یعنی اکلین)
- (۵) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی آلہ پر دلالت کرے، جیسے ضرب الولد الحصان سوطا (ضرباً بالسوط)
- (۶) لفظ "کل" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے أقبل التلميذ على القراءة كل الاقبال۔
- (۷) لفظ "بعض" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے :- اجتهد محمود بعض الاجتهاد۔
- (۸) اسم اشارہ جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے أحسنت إليه ذلك الاحسان۔
- (۹) اسم ضمیر جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے أكرامته إكراماً لا أكرمه أحداً۔

الترمين ٢٤

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- (۱) العصافیر تشقشق على الأشجار الباسقة شقشقة وتغرد علیہا الطیور
تغریداً احسنًا۔
- (۲) الصلّ حية خبيثة داهية قد تلدغ الانسان لدغاً فتسقيه كأس
الردی۔
- (۳) الدبابة من الآلات الحربية الجديدة تنحرف على الأرض زحفت
السلحفات فلا يعوقها وهاد ولا هضاب۔
- (۴) أرض الهند الشمالية تكثر فيها الأمطار كثرة لا يقاس بها قیاساً فی أرض
لا تجود علیہا السماء الا قليلاً۔
- (۵) تشور البراکین فی بعض الجهات ثوراناً شديداً فتهدم المنازل هدماً
وتدك المباني دكاً وتقذف النيران قدفاً مستمرّاً۔
- (۶) رأيت فتى مكتمل الشباب قد داسته سيارةٌ مُسرعة فصرخ صرخةً
عاليةً أحدثت فی النفوس هلعاً۔
- (۷) أمطرت السماء مطراً غزيراً سالت به الأودية والشوارع وامتلأت
الحفر والأبارد متلاًءً وفاضت الأنهار فيضاناً عظيماً فطمّ الوادي على
القرى وبلغ السيلُ الزبى وجعل الناس يحافون على أنفسهم وأموالهم
خوفاً شديداً۔

- (۸) من اراد الآخرة وسعى لها سعيها وهو مؤمن فأولئك كان سعيهم مشكوراً.
- (۹) من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه، فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر، وما بدّ لو ابتدأ بـلأ.
- (۱۰) وإذا أردنا أن نهلك قرية أمرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميراً.
- (۱۱) ولقد أتوا على القرية التي أمطرت مطر السوء فلم يكونوا يرونها بل كانوا لا يرجون نشوراً.
- (۱۲) ويسألونك عن الجبال فقل ينسفها ربي نسفاً فيذرها قاعاً صفصفاً لا تبنى فيها عوجاً ولا أمثاً.
- (۱۳) اذ جاءكم من فوقكم ومن أسفل منكم وإذ زاغت الأبصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون بالله الظنونا. هنالك ابتلى المؤمنون وزلزلوا زلزالاً شديداً.
- (۱۴) فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجاً مما قضيت ويسلموا تسليماً.



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

کل رات خوب بارش ہوئی، کھیت اور تالاب سب بھر گئے۔ کسان خوش خوش

نظر آنے لگے۔

(۲) اس سال ہمارے مدرسہ میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا، میں نے اس میں دو تقریریں کیں۔ ایک اردو میں اور دوسری عربی میں۔

(۳) آج رات کو دس بجے کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا مگر جب ہم باہر نکلے تو کوئی نہیں تھا

(۴) ایک دفعہ ہم شکار میں گئے، جیسے ہی ہم جنگل میں پہنچے ہمارے سامنے سے ایک ہرن تیزی کے ساتھ بھاگا، میں نے ایک فائر کیا اور بس وہ زمین پر ڈھیر ہوا۔

(۵) بچھو ایک موذی جانور ہے، ہے تو ذرا سا مگر کسی کو ڈنک مارتا ہے تو بے چین ہی کر دیتا ہے پھر وہ بے چارہ سانپ کے ڈسے ہوئے آدمی کی طرح تڑپتا ہے اور کسی طرح قرار نہیں پاتا۔

(۶) ہوائی جہاز پر بندوں کی طرح ہوا میں اڑتا ہے، چیل کی طرح فضا میں منڈلاتا ہے، دشمنوں کے ملک پر بم برساتا ہے اور ان کی آن میں اس کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔

(۷) مغربی قومیں دشمنوں کے ملک پر خونخوار بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہیں، بوڑھے، بچے اور کمزور سب کو ایک طرف سے ختم کرتی جاتی ہیں اور ان میں سے کسی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتیں۔

(۸) یہ ہیں وہ لوگ جو اسلام پر خونخواری کا الزام رکھتے ہیں، اور دل میں ذرا نہیں شرماتے۔

(۹) جس نے کہا ہے سچ کہا ہے کہ آج کا انسان پرندوں کی طرح ہوا میں اڑنے لگا،

- (۱) مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنے لگا، مگر انسان کی طرح اس کو زمین پر چلنا آیا۔
مغرب کے مقلدین، مغربی تہذیب کے بڑے دلدادہ ہیں، ان کی عورتیں بھی
مغربی قوموں کا لباس پہننے لگیں۔ کوڑا چلا ہنس کی چال، اپنی چال
بھول گیا۔

تقریریں (۲۹)

- ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-
- (۱) عَنِ ابْنِ أَبِي أُعْظَمَ عَنَاءٌ بِتَعْلِيمِي وَنَشَأَنِي أَحْسَنَ تَنْشِئَةٍ وَزَوَّدَنِي بِكَشِيرٍ
مِنْ نَصَائِحِهِ الثَّمِينَةِ.
- (۲) مَرَضْتُ أَنَا ثَلَاثًا، كَلَّمَا مَرَضْتُ خَافَتْ عَلَيَّ أُمِّي شَدِيدًا وَفَاضَتْ عَيْنَاهَا
دُمُوعًا.
- (۳) ضَرَبَ الْوَلَدُ الْقَاسِيَّ كَلْبَهُ بَعْضًا فَنُغِضَ الْكَلْبُ أَشَدَّ الْغَضَبِ وَ
عَضَهُ بِأَنْيَابِهِ الْحَادَّةِ عَضًّا أَسَالَ مِنْهُ الدَّمُ.
- (۴) «الرِّيَاضَةُ الْبَدَنِيَّةُ تَزِيدُ الْأَعْصَابَ وَالْعَضَلَاتُ قُوَّةَ فِعْلِ الْإِنْسَانِ
أَنْ يَعْنِي بِهَا كُلَّ الْعَنَاءِ، وَيُحْسِنُ بِهِ أَنْ يَمْشِيَ فِي الْحَقُولِ الْخَصِيرَاءِ
كَثِيرًا وَأَنْ يَسْبَحَ فِي الْأَنْهَارِ عَوْمًا. وَأَنْ يَمْتَطِيَ صَهَوَاتِ الْخَيْلِ رُكُوبًا،
وَأَنْ يَشْتَغَلَ فِي حَدِيقَتِهِ، أَوْ فِي الزَّرَاعَةِ ثَلَاثًا أَوْ مَرَّتَيْنِ فِي الْأَسْبُوعِ»
- (۵) أَحَبُّ حَبِيبِكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بِغَيْضِكَ يَوْمًا مَا وَابِغْضِكَ
هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبِكَ يَوْمًا مَا.

- (٦) وجاء في صفة النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان فخماً مفخماً يتلأل وجهه تلاً أو القمر ليلة البدر، وإذا زال زال قلعه، يخطو تكفياً ويمشي هوناً.
- (٧) وعباد الرحمن الذين يمشون على الأرض هوناً وإذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاماً.
- (٨) يأتيا الذين آمنوا ليستأذنكم الذين ملكت أيمانكم والذين لم يبلغوا الحلم منكم ثلاث مرات.
- (٩) فإذا دخلتم بيوتا فسلموا على أنفسكم تحية من عند الله مباركة طيبة.
- (١٠) وقضينا إلى بني إسرائيل في الكتاب لتفسدن في الأرض مرتين ولتعلمن علواً كبيراً.
- (١١) لا تجعل يديك مغلولاً إلى عنقك ولا تبسطها كل البسط فتقعد ملوماً محسوراً.
- (١٢) ولن تستطيعوا أن تعدوا بين النساء ولو حرصتم فلا تميلوا كل ميل فتذروها كالمعلقة.
- (١٣) نحن نقض عليك أحسن القصص بما أوحينا إليك هذا القرآن، وإن كنت من قبله لمن الغافلين.
- (١٤) قال الله إني منزلها عليكم فمن يكفر بعد منكم فإني أعذبه عذاباً لا أعذبه أحداً من العالمين.

(۱۵) قُلْ مَنْ يَنْجِيكُمْ مِنْ ظِلْمَاتِ الْبُحْرِ تَدْعُوهُ تَضَوْعًا وَخَفِيَّةً لَنْ أَنْجَاكُمْ مِنْ هَذِهِ لَنْ كُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ۔



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) آپ کا گرامی نامہ ملا مجھے، حد درجہ مسرت ہوئی، میں نے کئی بار اسے پڑھا اور ہر بار ایک نئی مسرت حاصل ہوئی۔
- (۲) آج کل میں لکھنے پڑھنے میں بہت زیادہ مشغول ہوں اور اس میں پوری محنت صرف کر رہا ہوں۔

(۳) میرے استاد مجھ سے حد درجہ محبت کرتے ہیں۔ میں بھی ان کا اتنا احترام کرتا ہوں کہ اتنا احترام کسی دوسرے کا نہیں کرتا۔

(۴) محمود نے ایک مرتبہ اپنے گھر آنے کی دعوت دی، پھر اس نے وہ امرار کیا کہ بس۔

(۵) حامد اپنے ساتھیوں کو رات بھر اچھے فتنے سناتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، پھر وہ سب فجر پڑھ کر ایسے سوئے کہ دوپہر ہو گئی۔

(۶) کسی ایسے باپ کے لیے جس کے کئی بیٹے ہوں مناسب نہیں کہ وہ اپنے کسی ایک ہی بیٹے کی طرف پورے طور پر مائل ہو جائے۔

(۷) میرے گھر کی دیوار پر دو چور چڑھ آئے، کچھ نیند میں سوچکا تھا۔ جلد ہی آنکھ کھل گئی میں نے اپنی بندوق سنبھال لی اور ہوا میں دو فائر کرتے۔ فائر کی آواز سے وہ کچھ ایسے بدحواس ہوئے کہ اپنے اسلحہ بھی چھوڑ بھاگے۔

(۸) ہم نے ایک ماہر شکاری کو دیکھا کہ اس نے ایک نیل گائے کو ایک ایسا تیر مارا جو سینے کو چھید کر پار بھل گیا۔

(۹) ہم لوگ دن میں صرف دو مرتبہ کھاتے ہیں مگر چھوٹے بچے دن بھر میں کئی مرتبہ کھاتے ہیں۔

(۱۰) یہی وہ زمانہ ہے کہ میرے والد نے وفات پائی، وہ سخت بیمار ہوئے میں نے علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، پوری کوشش صرف کر دی کہ کسی طرح شفا یاب ہو جائیں، ایک مرتبہ افادہ ہوا تو ہم لوگوں کو ان کی صحت کی کچھ توقع ہو چلی، مگر اس کے بعد پھر مرض بہت شدید ہو گیا اور وہ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔

(۱۱) ایک مرتبہ میں ایک شدید خطرہ سے دوچار ہوا، میں نے دیکھا کہ ایک دیوبہیل ڈاکو ایک تاجر کو قتل کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے، تاجر زور زور سے چیخ رہا تھا، میں اس کی مدد کے لیے دوڑا، ڈاکو نے پہلے مجھے ایک کڑی نظر سے دیکھا، پھر شیر کی طرح گر جا، بادل کی طرح کڑکا اور ایک بار گی مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ میں نے اسے ایک زور کا دھکا دیا، پھر ایک گھونٹہ رسید کیا، وہ کچھ پیچھے ہٹا، پھر مہی طرف بڑھا، اب وہ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا تھا، اس نے خنجر نکال لیا، میں نے بھی اپنی تلوار کھینچ لی، تلوار بکلی کی طرح چمکی اور ایک ہی وار میں اس کا کام تمام ہو گیا، دیکھا تو وہ خون میں لت پت ہے، تاجر نے میرا ہاتھ چوم لیا، میں نے اللہ کا بڑا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک بڑے دشمن سے نجات بخشی۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ

مفعول لا

مفعول لا ایک ایسا اسم منصوب ہے جو فعل کے وقوع کا سبب و علت بتاتا ہے جیسے سَاقَوْا فَمُؤَدَّوْنَ طَلَبًا لِلْعِلْمِ (محمود نے طلب علم کے لیے سفر کیا، تصدق علی الفقراء اُملا فی الثواب میں نے محتاجوں پر ثواب کی اُمید میں صدقہ کیا)۔

علت بیان کرنے کے لیے عربی میں دو طریقے ہیں، ایک مفعول لا جیسے اوپر کی مثال میں، دوسرے یہ کہ لام سببیہ کے ذریعے فعل کے وقوع کی علت بیان کی جائے جیسے سَافَرْتُ لَطَلِبِ الْعِلْمِ لِأَنِّي أَطْلُبُ الْعِلْمَ بِالْأُطْلُبِ الْعِلْمَ جہاں مفعول لا کا موقع نہ ہو وہاں ضروری ہو جاتا ہے کہ اسی لام سببیہ کے ذریعے علت بیان کی جائے۔

مفعول لا اسم مصدر ہوتا ہے اور منصوب ہوتا ہے۔ کسی اسم کو مفعول لا بنانے کے لئے حسب ذیل امور کا لحاظ کیا جانا ضروری ہے۔

- ۱۔ (۱) سب سے پہلے یہ کہ وہ مصدر ہو (۲) دوسرے یہ کہ وہ علت ہی بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو (۳) تیسرے یہ کہ فعل اور اس مصدر کے حدث (وقوع) کا زمانہ ایک ہو (۴) چوتھے یہ کہ فعل اور اس مصدر کا فاعل ایک ہو ————— یہ چاروں شرطیں بیک وقت پائی

جانی چاہئیں، ورنہ ان شرطوں میں سے ایک بھی اگر مفقود ہو جائے تو وہ اسم، مفعول لا نہیں بن سکتا، ایسی صورت میں لام سببہ ہی علت بیان کرنے کے لیے لایا جاتا ہے، جیسا کہ ہم ابھی اوپر بتا چکے ہیں حسب ذیل مثالوں پر غور کیجئے:-

- ۱۔ جئتک للکتاب
یہاں پہلی شرط (یعنی مصدریت) مفقود ہے۔
- ۲۔ جئتک رکوبًا
یہاں دوسری شرط (یعنی تعلیل) مفقود ہے
اگرچہ رکوبًا مصدر ہے۔
- ۳۔ جئتک للسفر غداً
یہاں تیسری شرط (اتحاد زمانہ) مفقود ہے
اگرچہ مصدریت و تعلیل پائی جاتی ہے۔
- ۴۔ جئتک لأمرک إیائی
یہاں چوتھی شرط (یعنی اتحاد فاعل) مفقود ہے
کیوں کہ جئتک کا فاعل (ت) ضمیر منکلم ہے
اور مصدر کا فاعل (ک) ضمیر مخاطب ہے۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

نوٹ:- جس اسم پر لام سببہ (جو حرف جار ہوتا ہے) داخل ہو جائے تو نحو کی اصطلاح میں اُسے ”مفعول لا“ نہیں کہتے بلکہ جار مجرور سے مل کر فعل کے متعلق ہو جاتا ہے۔

- (١) إذا أتت من صديقك زلة فتجاوز عن مفوته ابقاءً على مودته و
 رغبة في إصلاحه .
- (٢) الجبان إذا رأى ذعراً طار له فزعا ووجبت نفسه هلعاً وكاد يهلك
 جزءاً .
- (٣) لا تؤخر عمل اليوم الى غدا اعتماداً على نفسك ، وتقف بقدرتك ، و
 اتكالا على صحتك .
- (٤) لا تبذر مالك ولا تعبت به عبثاً جماً رة للأغنياء في ملايسهم
 الأنيقة وقصورهم الشاحنة
- (٥) ومن الناس من يوغل في نفقات العرس والزينة حياً في الظهور
 الكاذب . وذلك قد أدى بكثير من البيوت العامة إلى الخراب
- (٦) المجذون تمنحهم الحكومات أوسمة وجوائز اعترافاً
 بفضلهم وحثاً لغيرهم على الاقتداء بهم .
- (٧) لابد للناجحين من الطلبة أن يكافؤوا بالجوائز تشجيعاً لهم و
 تشويقاً للآخرين .
- (٨) يخرج الناس الى شواطئ الأنهار والحقول الخضراء ترويحاً لأنفسهم
 عن عناء الأشغال ويهرعون إلى الأشجار الباسقة ليتمتعوا بظلمها
 الظليل وهوائها العليل . فاذا هبت عليهم الريح ترى أغصانها
 تهتز فرحاً وأوراقها تصفق طرباً ، والزروع تتمايل أفئاسها
 عجباً تمايل الشوان ، فيكون منظرًا بهيجاً .

(۹) لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنْ قَتَلْتُمْ مَا كَانَتْ
خَطَاً كَبِيرًا۔

(۱۰) قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ
افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ۔

(۱۱) قُلْ لَوْ كُنْتُمْ تَمْلِكُونَ خِزَانِ رَحْمَةِ رَبِّي إِذْ الْأُمُكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ،
وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا۔

(۱۲) وَمِثْلَ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ
أَنْفُسِهِمْ كَمِثْلِ جَنَّةٍ بَرْبُوعَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أَكْلَهَا ضَعْفَيْنِ فَإِن
لَّمْ يَصِبْهَا وَابِلٌ فَطُلَّ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔

(۱۳) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَى آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ
أَسَفًا۔

(۱۴) تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ،
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(۱) جب اس نے اپنی کامیابی کی خبر سنی تو مارے خوشی کے اس کا چہرہ گلاب سا
کھل گیا۔

- (۲) محمود کو میں نے جب اس کے قصور پر سرزنش کی تو شرم سے اُس نے اپنی گردن جھکالی۔
- (۳) تھانہ دار نے جب مجرم کو ڈانٹنا شروع کیا تو ڈر کی وجہ سے اس کے چہرہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔
- (۴) مجرمین کی سرکوبی کے لیے تادیبی کارروائی ضروری ہے، قصاص کی بھی یہی مصلحت ہے۔
- (۵) راحت پسندی کی خاطر اپنے عزیز وقت کو ضائع نہ کرو، وقت بڑی قیمتی شے ہے۔
- (۶) جب کسی مریض کے پاس اُس کی عیادت کے لیے جاؤ تو زیادہ دیر تک مت بیٹھو، مبادا وہ اُگٹا جائے۔
- (۷) اہل ثروت نام و نمود کی خاطر بے دریغ دولت صرف کرتے ہیں اور پانی کی طرح روپے بہاتے ہیں۔
- (۸) عرب سخاوت میں بہت مشہور تھے، اپنے مہانوں کی ضیافت میں (کے لیے) اپنی سواری کے اونٹ تک ذبح کر ڈالتے تھے
- (۹) مگر عربوں میں دوسری طرف کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو فقر کے ڈر سے بچوں کو مار ڈالتے تھے اور اس سے بھی بڑھ کر ان کی قساوت یہ تھی کہ لڑکیوں کو عار کی وجہ سے زندہ درگور کر دیتے تھے۔
- (۱۰) وہ صحابہ کرام ہی تھے جنہوں نے علامہ کلمۂ حق کی خاطر اور دین کی سربلندی کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

الدَّرْسُ السَّادُسُ

مفعول فیہ

د ظرف زمان و ظرف مکان

مفعول فیہ :- وہ اسم منصوب ہے جس سے کسی فعل کے وقوع کا وقت یا جگہ معلوم ہو جیسے جَلَسْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (میں درخت کے نیچے بیٹھا) اور سَرْتُ لَيْلًا (میں رات کے وقت چلا) ان مثالوں میں ”تحت“ اور ”لیلاً“ مفعول فیہ ہیں۔

مفعول فیہ درحقیقت ظرف زمان و ظرف مکان کا دوسرا نام ہے، ظرف زمان سے مراد وقت اور زمانہ ہے اور ظرف مکان سے جگہ اور مقام — پس ہر وہ وقت (زمانہ) اور ہر وہ جگہ (مکان) جس میں کسی فعل کے وقوع کا ذکر ہو، نحو کی اصطلاح میں مفعول فیہ کہلاتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے حرف جار نہ ہو جیسے اوپر کی دوسری مثال میں لَيْلًا مفعول فیہ ہے مگر سَرْتُ فِي اللَّيْلِ میں اللَّيْل کو مفعول فیہ نہیں کہتے۔

ظرف زمان :- خواہ مخمس و معین ہو، خواہ مبہم اور غیر معین ہو دونوں صورتوں میں ظرفیت کی بنا پر مفعول فیہ بن سکتا ہے، جیسے سافوت یوم الخميس — مگر ظرف مکان کے صرف وہی اسم

مفعول فیہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن کا شمار ظروف مبہمہ میں ہوتا ہے، جیسے اسماء جہات ستہ (فوق، تحت، قدام، خلف، یمینا، شمالا، اور اسمائے مساحت جیسے (فرسخا، میلًا، بریدًا وغیرہ) اسی طرح اسماء ظروف مشتقہ جیسے ذہبتُ مذہبُ خالِدُ اور جلستُ مجلسُ الأستاذِ وغیرہ مگر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا عامل خود اسی مادہ سے ہو، جیسے مذکورہ دونوں مثالوں میں، اس کے برعکس مثلاً ذہبتُ مجلسُ الأستاذ کہنا درست نہیں کیوں کہ مجلس کا عامل (ذہبتُ) اس مادہ سے نہیں ہے۔

رہے ظرف مکان کے وہ اسماء جن سے کوئی محدود و مخصوص جگہ مراد ہو جیسے مسجد، مدرسہ، گھر، بازار، شہر وغیرہ تو ظرفیت کی بنا پر یہ منصوب نہیں ہو سکتے اور نہ ان کا نام مفعول فیہ رکھا جاسکتا ہے، بلکہ ان کے پہلے حرف ظرفیت ”فی“ کا لانا ضروری ہوتا ہے جیسے: - صلیتُ فی المسجد، أقيمتُ فی السُّوقِ اور جلستُ فی الدار وغیرہ، اس کے برخلاف صلیتُ المسجد، أقيمتُ السُّوقِ اور جلستُ الدار صحیح نہیں ہے، ہاں البتہ دخلتُ کے باب میں کثرت استعمال کی وجہ سے توسعاً یہ بات جائز رکھی گئی ہے کہ اس کا استعمال ”فی“ اور فی کے بغیر دونوں طرح صحیح ہے، جیسے دخلتُ فی المسجد و فی الدار اور دخلتُ المسجد، والدار وغیرہ۔

ذیل میں چند اسماء ظروف لکھے جاتے ہیں انھیں زبانی یا لکھ کر جملوں

میں استعمال کریں۔

لیلاً، نہاراً، ساعة، سنة، شهراً، أسبوعاً، دقيقة،
صباحاً، مساءً، فجرًا، ضحیٰ، غداة، عشية، بكرة، أصیلاً
ظہراً، عشاءً، عصرًا، ظہیرة، أمس، غداً، برهة، هنيهة
نرمًا، حیثًا، عامًا، دہراً، أبداً، دائماً، قط، عوض، أول،
قبل، بعد، تحت، خلف، أمام، وراء، تلقاء، تجاه، ازاء،
حذاء، یمیناً، شمالاً۔

خط کشیدہ الفاظ جن کا شمار ظروف مبہم میں ہوتا ہے کسی اسم کی طرف
مضاف ہو کر استعمال ہوتے اور منصوب پڑھ جاتے ہیں مگر کبھی ان
کا مضاف محذوف ہوتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے، ایسی صورت
میں یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰہِ الْآمُرُ مِنْ قَبْلِ وَ مِنْ بَعْدُ لیکن
اگر مضاف الیہ محذوف نہ ہو یا محذوف ہو مگر دل میں مقصود نہ ہو، تو
دونوں صورتوں میں معرب پڑھ جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں،
جیسے جلست فوق الکوسی اور جئت اولاً یا افعل هذا اؤلاً
پہلی مثال میں مضاف الیہ محذوف نہیں ہے اور آخر کی دونوں مثالوں
میں محذوف ہے مگر مقصود نہیں ہے۔

”امس“ کل گزشتہ کے معنی میں آتا ہے اور کسرہ پر مبنی ہوتا ہے، مگر
امس پر اگر ”ال“ داخل کر دیا جائے تو مطلق زمانہ اضی کے معنی میں
ہو جاتا ہے، جیسے ابھی کل کی بات ہے کہ بالا مس کان کذا وکذا۔

قَطًّا اور عَوْضِ ضمیر پر مبنی ہوتے اور ہمیشہ نفی کے بعد آتے ہیں قَطًّا
 زمانہ ماضی کے لیے اور عَوْضِ زمانہ مستقبل کے لیے آتا ہے جیسے ما فعلتُ
 هَذَا قَطًّا اور لَا اَفْعَلُ هَذَا عوض۔

تقریریں (۳۳)

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

(۱) یظهر قرص الشمس صباحاً من جهة الشرق بعد الفجر بنحو

ساعة فيذهب وحشة الليل وملاً الكون حركة ونشاطاً۔

(۲) والشمس تحتفي مساءً عند الأفق الغربي فيظهر الشفق و

ينشر الظلام اجنته على الدنيا شرقاً وغرباً۔

(۳) والقمر كوكب مستدير سيار۔ يكتسب ضوءه من الشمس

فينير الأرض ليلاً۔

(۴) ويصاب القمر بالخسوف أحياناً فينطفئ نوره ويحمر قرصه

فتعبس الدنيا ويعمها الظلام ويبقى ذلك بعض الأحيان

ساعات۔

(۵) والنجوم حلية السماء وزينتها ليلاً وهي كثيرة لا

يمكن عدّها۔

(۶) تغلق المدارس صيفاً لأن الحر يحمّل الجسم والذهن ويسعف

الطلاب ويقلقهم ليلاً ونهاراً فلا يستطيعون الدرس والمطالعة۔

٤٠ ترش شوارع المدن كل يوم صباحاً ومساءً وتضاء بالمصابيح الكهربية ليلاً
 ٨١ ذهبت أمس مع والدي إلى الحقل بعد العصر. فمشينا ساعة
 حول الزروع ثم جلسنا تحت شجرة باسقة على ضفة النهر وكنا
 نسمع خرير المياه تحت أقدامنا والطيور فوقنا تشد وعلى الغصون العالية
 فراقني ذلك المنظر البهيج فبقيت برهة أمتع النفس بتلك المشاهدة
 الساحرة ونقلب الطرف بين مناظر الترع الأخضر ثم قمت مع أبي
 وعدنا إلى المنزل فُبَيِّلَ أقول الشمس.

٩٠ ترجوا النجاة ولم تسلك مسالكها

إن السفينة لا تجرى على اليابس

١٠ لا يحل لامرئ مسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال.

١١ سبجن الذي أسرى بعيدة ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى
 الذي باركنا حوله لنريه من آيتنا الكبرى.

١٢ وجعلنا بينهم وبين القرى التي باركنا فيها قرى ظاهرة وقدرنا
 فيها السبل سيروا فيها ليالي وأياماً آمنين.

١٣ فسبحن الذي حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموات
 والأرض وعشياً وحين تطهرون.

١٤ يا أيها الذين آمنوا اذكروا الله ذكراً كثيراً وسيحوة بكرة
 وأصيلاً.

١٥ ولا تقولن شيئاً لى فاعل ذلك غداً إلا أن يشأ الله.

(تقریریں ۳۲)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں اور دن میں اس کے فضل (رزق) کی تلاش میں ادھر ادھر اُدھر نکل جاتے ہیں۔
- (۲) اہل ثروت موسمِ گرما میں ”شمہ“ یا ”مسوری“ کا سفر کرتے ہیں اور مٹی و جون کے دو مہینے وہاں گزارتے ہیں۔
- (۳) آج شام کو میں اپنے باغ میں ایک گھنٹہ ٹھہلتا رہا، پھر سورج غروب ہونے سے پہلے گھر لوٹ آیا۔
- (۴) میں ہر روز صبح و شام ٹھہلا کرتا ہوں، صبح کو صاف ہوا میں ٹھہلنا صحت کے لیے مفید ہے۔
- (۵) ہریل اور فاختے اونچے اونچے درختوں کے اوپر اپنے گھونسلے بناتے ہیں اور شاہین پہاڑوں پر اپنا بسیرا کرتا ہے۔
- (۶) چمکا دڑ رات میں نکلے ہیں اور دن میں چھپے رہتے ہیں اس لیے کہ دن کی روشنی میں انھیں دکھائی نہیں دیتا۔
- (۷) چونٹیاں موسمِ گرما میں اپنے رزق کا سامان مہیا کرتی ہیں تاکہ جاڑے اور برسات کے موسم میں راحت اُٹھائیں۔
- (۸) میرے گھر کے سامنے ایک چھوٹا سا خوب صورت باغ ہے، میں ہر روز اس میں دو گھنٹے کام کرتا ہوں۔
- (۹) میں اس بات پر قادر ہوں کہ مسلسل دو راتیں جاگ سکوں۔

(۱۰) کسان اور مزدور دن بھر کام کرتے ہیں، مگر رات کو وہ آرام کے ساتھ میٹھی نیند سوتے ہیں۔

(۱۱) ریلوے اور ڈاک کے محکموں میں رات دن کام ہوتا رہتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمارے وہ کام جو ایک دن میں پورے ہوتے ہیں، کتنی کئی دن میں پورے ہوں۔

(۱۲) میرے گاؤں کا محل وقوع بہت ہی اچھا ہے، مشرق میں ایک صاف و شفاف چشمہ بہتا ہے، اور مغرب میں خوب صورت جھیل واقع ہے، شمال میں ہرے بھرے کھیت ہیں اور جنوب میں گھنے باغات اور پارک ہیں۔



اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(رحلۃ مدرسیۃ)

سافرت مرقۃ الی دہلی فی فرقۃ من طلیۃ دارالعلوم، فتوجہنا الی
اکدہ لمشاہدۃ "التاج محل" فلما وصلنا الی "توندل" لیلۃ نزلنا من
القطار وجلسنا برہۃ علی الرصیف ننتظر القطار الذی یوصلنا الی اکوہ
فجاء القطار وسار بنا ساعۃ حتی وصلنا الیہا فجراً فبحشنا أولاً عن الماء
فتوضأنا وصلینا الفجر۔ وبعد الصلوۃ استلقینا علی ظہورنا لنستدیر
ساعۃ وقد کان کل منا فی حاجۃ الی النوم بعد ماسهر اللیل کلہ فغلبنا
النوم ولم نستقیظ الا بعد ثلاث ساعات فقمنا من الفراش واکلنا غداءنا
ضحی، ثم أخذنا الطريق الی التاج محل، حتی وصلنا الیہ ظہراً۔

وقد كنا قرأنا عنه من قبل في كتب التاريخ انه اية في البناء والهندسة فلما رأينا وجدناه أجمل مما مثلنا لإنهادية يتيمة تفتخر بها الهند وحق لها الفخرا كان الفخر حقا. وقفنا أمامه وقمنا خلفه ودرسنا حوله نتعجب من حسن بنائه وبهيجته وصفائه ثم صعدنا فوق إحدى مناراته، فرأينا "جمنا" يجرى تحته فجلسنا طويلا نفكر في عظمة القدماء وهمهم ثم ذهبت كل مذهب في الفكر وجعلت أفكر في ملوك الهند وإسرافهم في الأبتية والقصور الشامخة وقلت في نفسي لو أنفق هذا الملك على بناء مدرسة يدل هذه المقبرة ووقف لها هذه الأموال الطائلة لكان له ذخرا في الآخرة فاني سمعت أن بناءه قد تم في ثلث وعشرين سنة وكان يعمل فيه عشرة واثلاث صانع ويقدر أنه أنفق في تشييده ما ينيف على ثلاثة ملايين من الجنيهات.

وما نلتنا تذكري وتجادب أطراف الحديث بهذا الموضوع حتى خفت حوارة الشمس عصرًا فقمنا ورجعنا على الأقدام فوصلنا إلى المحطة مساءً. فاشترينا التذاكر وركبنا القطار ووصلنا إلى توندر، ومن توندر إلى "دهلي" صباح الغد.



عربی میں ترجمہ کیجئے :-
(سراخلتہ مدرسیہ)

دوسرے دن ہم فتح کو دہلی پہنچے، دہلی میں ہمارا قیام ایک ہفتہ رہا وہاں

ہم نے آثارِ قدیمہ اور تاریخی مقامات کی خوب سیر کی، ایک روز ہم قطب مینار بھی گئے، منارۃ قطب الدین وہاں سے کافی دور تھا۔ ہم نے ایک پوری بس کرایہ پر لے لی، عصر سے پہلے ہم لوگ بس پر سوار ہوئے اور وہ ہم کو لے کر آہستہ آہستہ قطب مینار کی طرف چلی۔ ہم دائیں بائیں دیکھتے جاتے تھے اور ہر چیز کے متعلق اپنے استاد سے سوال کرتے جاتے تھے، چند منٹ کے بعد ہم مقبرۃ ہالیوں پہنچ گئے، مقبرہ کے سامنے ہماری بس رکی اور ہم سب اتر گئے، تھوڑی دیر ہم اس میں گھومتے رہے، اندر باہر سے اُسے دیکھا، اور پھر اپنی سیٹوں پر اُگر بیٹھ گئے۔

عصر کے وقت ہم قطب مینار پہنچے، سب سے پہلے پانی کی تلاش ہوئی، وضو کیا، نماز پڑھی، پھر منارہ کی طرف گئے، پہلے ہم اس کے ارد گرد کئی مرتبہ گھومے، پھر اس کے اوپر چڑھے، اب جو نیچے نگاہ دوڑائی تو ہر چیز اپنے جگہ سے جھوٹی معلوم ہونے لگی، منارہ سے متصل اس کے ارد گرد جو کھنڈرات اور عمارتیں تھیں وہ سب نظروں سے اوجھل ہو گئیں، تھوڑی دیر ہم اس کے اوپر ٹھہرے، اور پھر نیچے اُتر آئے۔ یہ منارہ سخت قسم کے سُرخ پتھر سے بنا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف قرآن مجید کی آیات کندہ ہیں، اسے قطب الدین ایبک نے ایک مسجد کا منارہ بنایا تھا، مگر اس کی تکمیل اس کے بعد اس کے غلام شمس الدین التمش کے ہاتھوں ہوئی، کاش پوری مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہوتی۔ اس منارہ کو دیکھ کر ہمارے دل میں طرح طرح کی آرزوئیں پیدا ہوئیں، تھوڑی دیر ہم رُکے، پھر ہم اپنی بس پر سوار ہوئے اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اپنی قیام گاہ پر واپس آ گئے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ

(حال)

حال ایک ایسا اسم منصوب ہے جو (فعل کے وقوع کے وقت، فاعل اور مفعول بہ کی ہیئت کو واضح کرتا ہے، جیسے جاء خالد راکبًا (خالد سوار ہو کر آیا)، اور لاتا کل الطعام حادًا (کھانا اس حال میں دکھا کر وہ گرم ہو، ان مثالوں میں راکبًا اور حادًا حال ہیں۔

فاعل یا مفعول بہ جس کا بھی حال بیان کیا جائے خمین کی اصطلاح میں ”صاحب حال“ یا ذوالحال کہلاتا ہے، اوپر کی مثال میں فاعل (خالد)، ذوالحال ہے اور دوسری مثال میں مفعول بہ (الطعام)، ذوالحال ہے۔

(۱) حال کوئی اسم مشتق اور نکرہ ہوا کرتا ہے اور ذوالحال معرف ہوتا ہے۔
لے

لے اصل قاعدے کی رُوسے ذوالحال کو معرف اور حال کو اسم مشتق و نکرہ ہونا چاہیے مگر کبھی اس میں تغلف بھی ہوتا ہے، تفصیلات یہ ہیں۔

(الف) اصل کے برعکس جب ذیل صورتوں میں ذوالحال نکرہ لایا جاسکتا ہے۔

(۱) جب کہ ذوالحال کو حال سے مؤخر کر دیا جائے جیسے جاء راکبًا رجُلٌ۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۳) حال جب جملہ ہو تو حال ذوالحال کے درمیان کسی رابطہ کا ہونا ضروری ہے، یہ رابطہ کبھی ”واو“ ہوتا ہے اور کبھی ضمیر اور کبھی ”واو“ اور ”ضمیر“ دونوں۔ مثالیں علی الترتیب یہ ہیں:-

- (۱) ذکبت السفینۃ والہواء علیٰ (یہاں رابطہ صرف ”واو“ ہے)
 (۲) جاء المذنب یقتذِر عن ذنبہ (یہاں رابطہ صرف ”ضمیر“ ہے)
 (۳) خرج الاولاد وهم فرحون (یہاں رابطہ واو اور ضمیر دونوں ہیں)

(۴) حال جب جملہ فعلیہ ہو اور فعل اس میں مضارع ثبت ہو تو رابطہ صرف ضمیر ہوتی ہے جیسے مثال نمبر ۲، اور اگر فعل ماضی ثبت ہو تو واو کے ساتھ ”قد“ بڑھا دیتے ہیں جیسے سَلَمْتُ عَلَىٰ اَبْنِیْ وَقَدْ عَادَ مِنْ سَفَرٍ اور کبھی صرف ”قَدْ“ ہی کافی سمجھا جاتا ہے مگر ماضی منفی میں قَدْ بڑھانا صحیح نہیں ہے۔ اس میں رابطہ صرف واو ہوتا ہے جیسے استیقظت من النوم وما طلعت الشمس۔

نوٹ:- جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ حال اسی وقت بن سکتا ہے جب کہ وہ کسی اسم معرف کے ساتھ آئے، مگر وہ کے بعد جملہ حال نہیں ہوتا بلکہ صفت بن جاتا ہے، جیسا کہ درس نمبر ۳ میں ہم تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں الجمل بعد التکرات صفات وبعد المعادات احوال۔

(۵) حال جب کوئی اسم مفرد ہو یعنی جملہ یا شبہ جملہ نہ ہو، تو واحد تشبیہ جمع اور تذکیر و تانیث میں وہ اپنے ذوالحال کے مطابق رہتا ہے اور ایسے ہی جب کہ حال کوئی جملہ ہو اور رابطہ اس میں ضمیر ہو تو مطابقت

ضروری ہے جیسے مثال نمبر ۱۲ اور ۱۳ میں۔ لیکن اگر رابطہ ضمیر نہ ہو بلکہ صرف واؤ ہو تو مطابقت و عدم مطابقت کا سب سے کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا جیسے مثال نمبر ۱۱ اور حضرات الضیوف والمضيف غائب وغیرہ۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) الشمس نجم عظیم ملتہب یبد وقرصہا فی الشروق والغروب
اصفر محمراً۔

(۲) تسبح السفن علی متون البحار حاملۃ سلع التجارۃ والمسافرین متنقلۃ
بہم من بلد الی بلد لم یكونوا بالغیۃ إلا بشق الأنفس۔

(۳) یقبل الناس علی التاجرا الامین، واثقین بذمتہ مطمئنین الی معاملتہ
لأنہ یبیعہم البضائع خالیۃ من الغش۔

(۴) ینکث الفلاحون الی مزارعہم مجتمعۃ قواہم مملوئین بالنشاط
ثم یعودون منہا مساء لاغبین مجهودین۔

(۵) خرجت الیوم مع أصدقائی الطلبة الی الحقول والمزارع ماشین
علی أقدامنا لنستنشق الهواء صافیا ونحس النسیم علیلا۔ فرأینا
الفلاحین دائبین فی أعمالہم ہذا یعزق الارض وذاک یحرثہا
فقضینا بین هؤلاء ساعة مغتبطین بجدہم ونشاطہم، ثم عدنا الی
المنزل فرحین مسرورین۔

(٦) وكثير من الناس يقصدون الحدائق والبساتين ذرافاتٍ ووحدانا
ليشمو الهواء العليل وليبتعوا أنفسهم بمحاسن الطبيعة ومناظرها
الجميلة.

(٧) يوم الفطريوما غر مشهريليس فيه الناس أنفخوما عندهم من
ملايس ثم يخرجون إلى المصلح جماعات وأفواجا مكبرين مهملين
ويقضون صلواتهم خاشعي القلوب متضرعين إلى ربهم ثم إذا
قضيت الصلوة ذهبوا إلى بيوتهم فرحين مسرورين وإلى ذويهم
وأقاربهم مهتئين كل يتمنى لصاحبه أن يلبسه الله ثوب
العافية وأن يكون العود أحمد.

(٨) يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا إلى الله
بأذنه وسراجا منيرا.

(٩) قل اتق أعظكم بواحدة أن تقوموا لله مثنى وفرادى ثم تتفكروا
ما بصاحبكم من جنة إن هو إلا نذير لكم بين يدي عذاب شديد.

(١٠) وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين خفاء ويقيموا الصلوة
ويؤتوا الزكاة وذلك دين القيمة.

(١١) وكانوا ينحتون من الجبال بيوتا منين فآخذتهم الصيحة مصبحين
فما أغنى عنهم ما كانوا يكسبون.

(١٢) وسخر لكم الشمس والقمر دائيين وسخر لكم الليل والنهار
وآتاكم من كل ما سألتموه.

(۱۳) محمد رسول اللہ والذین معه أشدّاء علی الکفار، حماء بینہم تراہم، کعاسجد ایبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من أثوالسجود۔

(۱۴) الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم ویقفکون فی خلق السموات والارض دینا ما خلقت هذا یا بلا سبحانک فقنا عذاب النار۔



عربی میں ترجمہ کیجئے:-

(۱) پرندے صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس آتے ہیں۔
 (۲) اچھے بچے صبح سویرے اٹھتے ہیں، ضروریات سے جلد جلد فارغ ہوتے ہیں کہہیں جماعت نہ فوت ہو جائے، نماز سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، پھر چہل قدمی کرتے ہوئے کھیتوں اور باغات کی طرف نکل جاتے ہیں، گھر لوٹ کر کچھ تازہ ناشتہ کرتے ہیں، پھر خوش خوش ہشاش بشاش مدرسہ کی طرف پیدل یا سوار چل دیتے ہیں۔

(۳) کل عید تھی، شام کو ٹہلتا ہوا میں بازار کی طرف نکلا، چھوٹے بچوں کو دیکھا، زرق برق لباس پہنے ادھر سے ادھر دوڑ رہے ہیں اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے، ایک بچہ کو دیکھا، سب سے الگ تھلگ ایک دیوار سے لگا کھڑا ہے، اس پر حزن و ملال اور کبیدگی کے آثار نمایاں تھے، میں اس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھا، ”بھئی

تم اس طرح اکیلے کیوں کھڑے ہو؟ پھر میں اسے اپنے ساتھ بازار لے گیا، بازار میں وہ میرے ساتھ ننگے پاؤں، ننگے سر چل رہا تھا، مجھے یہ بات کچھ اچھی نہ لگی میں اسے اپنے ہمراہ گھر لے آیا، ہمارے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کچھ دیر وہ ہنسی خوشی کھیلتا رہا، پھر اٹھا، سلام کیا، اور ہم سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چلا گیا۔

۳۔ ہم دونوں بھائی ہر روز سائیکل پر سوار ہو کر مدرسہ جایا کرتے تھے، ایک روز بارش کی وجہ سے پیدل ہی مدرسہ گئے، شام کو جب مدرسہ ختم ہوا، اپنی اپنی کتابیں لئے گھر لوٹے۔ راستہ میں ہم دونوں مختلف موضوع پر باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے، گاؤں کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک بچھونے مجھے ڈنک مار دیا۔ میں پاؤں پکڑ کر دوہیں بیٹھ گیا، میرا بھائی مجھ سے دو سال چھوٹا تھا، وہ اٹھا نہیں سکتا تھا، بھاگا ہوا گھر آیا، اتنے میں کسی طرف سے میرے ماموں آگئے، وہ مجھے اپنے کندھے پر اٹھا کر گھر لے آئے، دوپلائی، میں نے لیٹے لیٹے دوپائی، میرے بدن میں ایک کپکپی سی دوڑ رہی تھی، عشاء کے وقت تک کچھ افاقہ ہوا، مگر پوری رات بستر پر کروڑے بدلتے اور جاگتے ہوئے بسر کی، کسی پہلو چین نہیں تھا، اللہ تم کو اس موذی جانور سے بچائے۔

تقریریں (۳۹)

اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجئے:-

۱۔ خرجت الى السوق والسما مصحبة لاغيم فيها ولاسحاب۔ فيما كانت هي صافية الأديم اذ هبت الريح صر صراعاتية وتارت العاصفة

تقتلع الأشجار وتسفي الرمال وتزجي سحاباً ثم تؤلف بيته فتجعله
 ركاماً، فعبس الجوّ وأظلمت الدنيا — ولم تلبث هذه الحال حتى
 نزل المطر رذاذاً، ثم اشتد شيئاً فشيئاً حتى صار وابلاً كأفواه القرب
 فجعل الناس يحجرون إلى هنا وإلى هناك مشممين أدياً للرسم وقد نشروا
 الظلل خوفاً من البلل — وظلّ المطرها طلاً ففضى الناس أكثرها رهم
 متعطلين عن أعمالهم جالسين في بيوتهم والجوّ قاتم والسحاب
 متراكماً والذيم هو اطل وفي المساء هدأت الثائرة وانكشف
 الغمام وبدأت الشمس مشرقة المحيّة وضاعة الجبين فتنفس
 الناس الصعداء وحمدوا الله .

(٢) ركبنا البحر رهواً وقت الأصيل والهواء عليل فسارت السفينة تشق
 عباب الماء وتمخر مياهه . حتى إذا كان الهجيع الأخير والركاب
 نائمون إذ شعرنا بصدمة عنيفة فقمنا من النوم مذعورين
 نسأل ما الخبر؟ فوجدنا الملاحين في هرج ومرج واستيقظ كل
 من في السفينة فرأوا الشر مستطيراً وأبصروا الموت عياناً . وفقدوا
 كل أمل في الحياة . كيف لا! والصدع كبير والبحر فاغرافاً . وطير
 الخبر بالبرق لتسرع السفن بالنجدة ، فخفت إلينا سفينة على
 بُعد أميال فانتقلنا إليها وحمدنا الله على النجاة وقد أجهدنا التعب .
 (ما نؤخذ بحذوت وتغير)

(٣) لا تترك وقتك يضيع سدىً فإن الوقت كالسيف إن لم تقطعه قطعك .

- (٣) وترى المجرمين يومئذ مقرنين بالأصفاد - سرايلهم من قطران
وتغشى وجوههم النار.
- (٥) ولا تحسبن الله غافلاً عما يعمل الظالمون، إنما يؤخرهم ليوم
تشخص فيه الأبصار، مهطعين مقنعي رؤسهم لا يرتد إليهم
طرفهم وأفئدتهم هواء.
- (٦) أفأمن أهل القرى أن يأتيهم بأسنا بياتا وهم نائمون، أو أمن
أهل القرى أن يأتيهم بأسنا ضحى وهم يلعبون.
- (٧) وإذ قال موسى لقومه يا قوم لم تؤذوننى وقد تعلمون أنى
رسول الله إليكم فلما نراغوا أزاغ الله قلوبهم والله لا يهدي
القوم الفاسقين.
- (٨) أيود أحدكم أن تكون له جنة من نخيل وأعناب تجري من تحتها
الأنهار له فيها من كل الثمرات وأصابه الكبر وله ذرية ضعفاء
فأصابها أعصار فيه ناس فاحترقت، كذلك يبين الله لكم الآيات
لعلكم تتفكرون.
- (٩) يوم يكشف عن ساق ويدعون إلى السجود فلا يستطيعون خاشعة
أبصارهم ترهقهم ذلة، وقد كانوا يدعون إلى السجود وهم
سامعون.
- (١٠) إنابلونا هم كما بلونا أصحاب الجنة، إذ أقسموا ليصر منها
مصباحين ولا يستثنون، فطاف عليها طائف من ربك وهم

نَاصِبُونَ، فَأَصْبَحْتَ كَالصَّرِيمِ فَتَنَادُوا مَصْبِحِينَ، أَنْ أَعْدُوا
عَلَى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِمِينَ، فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ، أَنْ لَا
يَدْخُلْنَهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَسْكِينٌ وَغَدَا عَلَى حَرٍ قَادِرِينَ، فَلَمَّا
رَأَوْهَا قَالُوا إِنْ الْضَالُّونَ، بَلْ لَحْنٌ مَحْرُومُونَ..



عربی میں ترجمہ کیجئے :

(۱) ایک کسان جب شام کو تھکا ماندہ گھر واپس آتا ہے اور پھر وہ اپنے بال بچوں
سے اس حال میں ملتا ہے کہ وہ سب اس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں تو اپنی
ساری ٹھکن بھول جاتا ہے۔

(۲) میرے پڑوسی کے گھر رات چور گھس آیا اور وہ سب سو رہے تھے چنانچہ
چور چوری کر کے نکل گیا اور کسی نے محسوس تک نہ کیا، دو بجے رات کو جب
ان کی آنکھ کھلی تو سارا سامان ادھر ادھر منتشر پایا۔ ڈرتے ہوئے کچھ آگے بڑھے
تو دروازہ بھی کھلا دیکھا، اب انھیں یقین ہو گیا کہ چور اپنا کام کر چکا ہے پیٹے کہ
سامان کا جائزہ لیں اور وہ بے حد گھبراتے ہوئے تھے، جائزہ لیا تو بہت
سے قیمتی سامان اور زیورات غائب تھے، انھوں نے رات کا باقی حصہ خوف
اور ہراس کے ساتھ جاگ کر گزارا۔

(۳) گرمی کا زمانہ تھا، سخت گرمی پڑ رہی تھی، دوپہر کو ہم گاڑی سے اترے،
موٹر ڈرائیور اور تاکہ والے ہڑتال کتے گھروں میں بیٹھے تھے، سوچا کہ دوپہر

اسٹیشن پر ہی ویٹنگ روم میں گزار دیں، مگر جمعہ کا دن تھا اور اب ہم مسافر بھی نہیں رہے تھے، مزدور تلاش کیا مگر کوئی مزدور بھی نہیں ملا، آخر کار خود ہی اپنا سامان اور بستر لیے ہوئے پیدل قیام گاہ کی طرف چل پڑے، اسٹیشن سے ہماری قیام گاہ چار میل کے فاصلہ پر تھی۔

ہم سڑک پر چل رہے تھے اور سامان سے بوجھل ہوئے جا رہے تھے ایک طرف زمین تپ رہی تھی اور آسمان اوپر سے شرارے برسا رہا تھا، دوسری طرف لوگ اپنی دوکانوں اور برآمدوں میں بیٹھے ہم پر جملے چست کر رہے تھے، وہ ہمیں اس حال میں دیکھتے اور استہزاء کے انداز میں مسکرا دیتے، ہم ان کی استہزاء کی پرواہ کیے بغیر دھوپ اور گرمی میں اسی طرح چلتے رہے، یہاں تک کہ سامان اور بستر لیے ہوئے پسینہ میں شہر لور ایک بجے قیام گاہ پر پہنچ گئے لیکن یہاں ہم نے دروازہ کو مقفل پایا، میرے کمرے کے ساتھی مسجد جا چکے تھے۔ بھاگتے ہوئے ہم نے مسجد کا رخ کیا، مسجد اس حال میں پہنچے کہ امام منبر پر خطبہ دے رہا تھا، اللہ کا شکر ادا کیا کہ محنت اکارت نہ گئی۔



اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(مباراة فی کسرة القدم)

دعت المدرسة البلدية فوقہ مدرستنا للمباراة فی کرة القدم،
فاجابوا دعوتها مستبشرين، ففي الوقت الموعد توافد

المدعوون إلى الملعب رجالاً وركبانا وخرج جمعنا تحت إشراف حضرات
المدرسين، وصلنا إلى الملعب وقد نضدت الكراسي والمقاعد لحضرات
المدعوين بنسق وترتيب فجلسوا عليها ووقف التلاميذ جوانب
الملعب منتهيين متحمسين.

نزل الفريقان في الساحة قبل بداية اللعب بخمس دقائق يهرولان
ويعمرحان ثم تصافحا ووقفا متقابلين — وفي تمام الساعة
الخامسة صفر الحكم أيذا بالبدء — قطلعت الأنظار وتناولت
الأعناق وكان نرى الكرة تعلو وتهبط وترتفع وتنخفض ذلك يقذفها
وهذا يصدها. هكذا استمر اللعب بطيئا. مباراة فاترة ضعيفة تبعث
الملل — ثم نشط فريق البلدية والهوا حليفهم بهجوم متواصل
يشتد به ضغطهم ورمياتهم على مرعى فريقنا ولكن الحارس البارع
يتلقف ويرمى كلما تاتي اليه الكرة قوية أو غير قوية. ومرة هائل
أنصار البلدية حين شاهدوا الكرة تتخطى في الشباك ظانين أنها هدف
ولكن الحكم اليقظ أحسب فألغى للتسلل. وانتهى الشوط الأول دون
أهداف ولم يستطع فريقنا طوال الشوط أن يهاجم هجمة
موفقة واحدة غير أن محمود أقذف مرة قذفة محكمة أنها
المرمى ولكنها تعرجت قليلا فاصطدمت بقائضة العارضة فعادت
مرتدة

ثم ابتدأ الشوط الثاني والساعة خامسة ونصف ولعب في هذه
 المرة محمود دفاعا أيمن، ومسعود ظهيرا أيسر، وحمزة ساعدا أيمن
 وخالد جناحا أيسر وبذلك استطاع فريقنا أن يهاجم هجمات
 موقفة. ففي الدقائق الأولى استمر اللعب سجا لا يتبادل فيه
 الهجوم على المرميين. ثم اشتدت الهجمات وتوالت القذائف على
 مرمى البلدية، حتى كانت رمية مروعة من خالد رجت قائبة
 المرمى رجًا وذهبت إلى غرضها توًا في شباك الهدف مسجلة —
 "الاصابة الأولى" فتعالت الأصوات واشتد الهتاف.

وحينئذ طيس اللعب بعد هذا الهدف وعز على فسويق
 البلدية. أن يخرج مهزوماً فحاول أن يظفر بالتعادل ولكن الدفاع
 القوى اليقظ استطاع أن يحطم هذه المحاولات كلها. وانسحب
 الهجوم مرة أمام مرمى فريقنا وارتبك أفرادها حتى أمسك خالد
 الكرة وهو على خط منطقة الجزاء فاحتسبها الحكم "مربة جزاء"
 ضد فريقنا فاستطاع فريق البلدية هكذا أن يحوز هدف التعادل
 ثم مرت بعد ذلك فترة طويلة دون أهداف حتى خيل للجميع
 أن المباراة ستنتهي بالتعادل، اذ برز حمزة والكرة تتدحرج بين
 قدميه بسرعة فها هي الأكلج البصر حتى رأينا الكرة متخبطة
 في الشباك ثم بدأ التجديد فالتقط خالد الكرة وهتاء لحمزة فلتقف
 حمزة بقدمه وبعد تحويلة وتمريرة يسيرة سجل الهدف الثالث

و قبل نهاية المباراة بدقيقة واحدة انتصر فريقنا باصابة الهدف الرابع، ثم صفر الحكم مغلنا بنهاية المباراة فخرج اللاعبون من ساحة الملعب وهم يتصببون عرقاً فأسرع إليهم التلاميذ بكعوس يسقونهم إياها وذهبنا إلى جمعنا نهئتهم ونشئ عليهم الخير ثم تصافح الفريقان وافترقا.

ورجعنا مع جمعنا بملأ السرور قلوبنا والبشرى علو وجوهنا. إذ فاز منتخب مدرستنا بأربعة أهداف مقابلة واحدة. وقد فاز بثلاثة أهداف تقابله لاشئ في المباراة النهائية من قبل في السنة الماضية وأخيراً فان دفاع البلدية يستحق كل ثناء وتقدير لانه واجه طوال الشوط الأخير هجوم لا يهدأ ولا ينقطع وبذل كل فرد فيه قصارى جهده.

التقرير ٣٢

والف، مندرجہ ذیل عنوان پر ایک مضمون لکھیے اور اس بات کی کوشش کیجیے کہ زیادہ سے زیادہ حال استعمال کریں۔

العنوان :- مسابقة في الخطابة .

العناصر :- اعلام المدرسة عن اقامة مسابقة خطابية . رغبة الطلبة في المساهمة . اعدادهم للخطب وتهيئتهم لها . وصول النساب إلى سائر المدارس . تهيأ كثير من طلبتها للمسابقة . دنوا السيعاد .

یوم المسابقة - قدوم المدعوین - الجوائز المعدة - بدأ الحفلة - القاء
الخطبات ماكنت ترجو فی انشاءها - نتائج الفوز - توزيع الجوائز والذهاب
إلى مأدبة الشای - انتهاء الحفلة -

الافتتاح :- تعودت مدرستنا أن تنظم كل عام حفلة لمسابقة
خطابية - فلما بدئ التعليم فی هذا العام أراد رجالها أن یقیموا
حفلة حسب دأهم

الخاتمة :- كان من نتيجة هذه المسابقة أن رجع إلى الطلاب نشاطهم
فی التمرن علی الخطابة حتی أن بعضهم قد تفوق وبرع فیها -
(ب) عربی میں ترجمہ کیجئے :-

ایک مرتبہ قریب ہی ایک محلہ میں آگ لگی اور دقت دو بجے رات کا تھا،
بیچ و پکار کی آواز پر سارے محلہ والے جاگ گئے، مگر کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا
ایک دوسرے سے لوگ پوچھ رہے تھے قصہ کیا ہے؟ میں بھی گھبرایا ہوا گھر سے
باہر نکلا اور کچھ دیر حیران کھڑا رہا، اتنے میں میرا دوست محمود بھاگتا ہوا آیا اور
زور زور سے چیختے ہوئے اُس نے کہا ”آگ، آگ“ پھر وہ فوراً ہی واپس ہوا۔
میں اور محلہ کے دوسرے لوگ تیزی کے ساتھ اُس کے پیچھے بھاگے، ابھی تھوڑی
ہی دُور گئے تھے کہ دیکھا ایک گھر سے بادل کی طرح دھواں اُٹھ رہا ہے اور
آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں — اسی محلہ میں ہمارا دوست حامد بھی
رہتا تھا، وہ ان دنوں بیمار بھی تھا اور گھر میں تنہا بھی تھا، جب ہم قریب پہنچے
تو دیکھا کہ آگ اُسی کے گھر میں لگی ہوئی ہے ہم دونوں جمع کو جیرتے ہوئے گھر کے

قریب پہونچے کہ کسی طرح اُسے نکالنے کی فکر کریں، اتنے میں حامد ننگے سر، ننگے پاؤں، بدحواس ہمارے سامنے سے ہو کر گزرا، ہم نے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا، اور مجمع سے باہر لے آئے، اسی اثنائیں فاترہ برگیٹ ڈالے آگئے، بڑی مشکل سے آگ پر قابو پایا جاسکا، مکان کا اکثر حصہ جل چکا تھا۔ ہم حامد کو سواری پر بٹھا کر اپنے گھر لے آئے اور محمود وہیں رہ گیا کہ اس کے بچے کچھ سامان کی صبح تک حفاظت کرے۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ

(تمیز)

تمیز ایک ایسا اسم ہے جو اپنے ماقبل کے اسم سے ابہام دور کر کے اس کے معنی مراد کو متعین کرتا ہے جیسے اشتیوت دطلاؤزیتا اور عندی عشرة اقلام۔

اسما، کیل، وزن، مساحت اور عدد سب کے سب اپنے اندر ابہام رکھتے ہیں مثلاً رطل، ایک وزن کا نام ہے اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایک رطل کیا چیز ہے، تیل، گھی، شہد یا کچھ اور؟ اسی طرح ”عشرة“ ایک عدد کا نام ہے، اس سے مراد دس قلم بھی ہو سکتے ہیں اور دس کوئی دیگر چیز بھی، پس جو اسم بعد میں اگر ان کے معنی مراد کو متعین کرتا ہے غوین کی اصطلاح میں اُسے ”تمیز“ کہتے ہیں جیسے نریثا اور اقلام اوپر کی دونوں مثالوں میں۔۔

تمیز کے مقابلہ میں جن اسم کے اندر ابہام پایا جاتا ہے اُسے ”مُتَمِز“ کہتے ہیں۔ متمز دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک ”متمز لمفوظ“ اور دوسرا ”متمز لمحوظ“

(۱) متمز لمفوظ وہ ہے جس کا ذکر جملہ کے اندر الفاظ میں موجود ہو جیسے اوپر کی مثالوں میں ”رطل“ اور ”عشرة“

(۲) میتر لمخوظ سے مراد یہ ہے کہ جملہ کے اندر میتر الفاظ میں مذکور تو نہ ہو مگر خود جملہ کا ابہام اس امر کا متقاضی ہو کہ اس کی تمیز لائی جائے جیسے فلاں آکٹو منی مالاً۔ یہاں اگر مالاً نہ کہا جائے تو یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ فلاں شخص آپ سے کس چیز میں یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔

میتر لمخوظ کی تمیز | میتر جب لمخوظ ہوتا ہے تو تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے جیسے محمود اکبڑ منی سٹا۔ طاب المکان ہواء۔ امتلاً الاناء ماء۔ تہلل وجہہ بشرآ۔

وزن، کیل اور مساحت کی تمیز | وزن، کیل اور مساحت کی تمیز میں حسب ذیل صورتیں جائز ہیں۔

(الف) یہ کہ منصوب ہو جیسے :- اشتریت ذراعاً ثوباً۔

(ب) یہ کہ مجرور باضافہ ہو جیسے :- اشتریت ذراعاً ثوب۔

(ج) یہ کہ مجرور بحرف جار "من" ہو جیسے :- اشتریت ذراعاً من ثوب۔

عدد کی تمیز | عدد کی تمیز حسب ذیل طریقہ پر لائی جاتی ہے۔

(۱) ثلثۃ سے عشرۃ تک کی تمیز جمع اور مجرور لائی جاتی ہے، جیسے ثلاثۃ أقلام وعشرۃ رجال۔

(۲) أحد عشر سے تسع وتسعون تک کی تمیز واحد اور منصوب ہوتی ہے جیسے أحد عشر کوکباً وتسع وتسعون رجلاً۔

(۳) مائۃ اور الف کی تمیز واحد اور مجرد آتی ہے جیسے مائۃ رجل
والف رجل۔

عدد کا حکم | عدد کی تمیز سب سے مشکل ہے اور اس سے زیادہ
مشکل عدد کی تذکیر و تانیث کا حکم ہے اس لیے اسے
اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے۔

(۱) عدد کے الفاظ ثلثۃ سے تسعة تک تذکیر و تانیث میں معدود
کے برعکس ہوتے ہیں، خواہ عدد مفرد ہو، خواہ مرکب ہو، خواہ معطوف
معطوف علیہ ہو۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے ثلاثۃ اقلام اور ثلاث غوفات اسی
طرح تسعة تک۔

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلثۃ عشر قلمًا اور ثلاث عشرة غرفة
(ج) معطوف و معطوف علیہ کی مثال ثلاثۃ وعشرون قلمًا اور
ثلاث وعشرون غرفة۔

(۲) عشرة (کی تذکیر و تانیث) کا قاعدہ یہ ہے کہ مفرد ہو تو معدود
کے برعکس ہوتا ہے اور مرکب ہو تو معدود کے موافق۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے :- عشرة رجال اور عشرة غوفات
(معدود کے برعکس)

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلثۃ عشر قلمًا اور ثلاث عشرة غرفة
(معدود کے مطابق)

(۳) واحد اور اثنان تینوں صورتوں میں معدود کے مطابق رہتے ہیں۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے { رجل واحد اور غرفة واحدة } واضح رہے کہ واحد اور اثنان کی تیز نہیں آتی اثنان اور غرفتان اثنان

(ب) مرکب کی مثال جیسے { احد عشر قلماً اور احدی عشرة غرفة } اثناعشر قلماً اور اثنتا عشرة غرفة

(ج) معطوف معطوف علیہ مثال { احد وعشرون قلماً اور احدی وعشرون غرفة } اثنان وعشرون قلماً اور اثنتان وعشرون غرفة

(۴) عشرة کے سوا باقی تمام عقود درہائیاں (عشرون و ثلاثون وغیرہ) تذکیر و تانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

(۵) اسی طرح مائة اور الف بھی تذکیر و تانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

عدد کا اعراب { احد عشر سے تسعة عشر تک باستثناء اثنا عشر } فتح پر مبنی ہوتے ہیں، باقی تمام اعداد بشمول "اثنا عشر"

معرب ہیں، عامل کے مطابق ان کا اعراب پڑھا جاتا ہے۔

کنایات العدد { کم، کائین اور کذا کے ذریعہ بھی عدد کا کنایہ کرتے ہیں، اس کے احکام حسب ذیل ہیں :-

(۱) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے کم تلسیذاً

فی صفک؟ (تمہارے درجہ میں کتنے طلباء ہیں؟) لیکن کم پر جب کوئی

حرف جار داخل ہو جائے تو تمیز مجرور ہو جاتی ہے یکم و بیۃ (دکے

روپے میں؟) منذ کم یوم؟ (کتنے دن سے؟) اگرچہ اصل قاعدہ کی رد

سے یکدم رو بہ تہ اور منہ کم یوماً منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں۔
 (۲) کم خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع دونوں لکھ سکتے ہیں مگر ہر حال میں مجرور رہے گی جیسے کم کتیب قوأتُ یا کم کتاب قراأتُ (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں)۔ کبھی کم خبریہ کی تمیز پر من حرف جار بھی داخل کر دیتے ہیں جیسے کم کتاب قراأتہ (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں)

(۳) کائین کی تمیز من حرف جار کے ساتھ ہمیشہ مجرور آتی ہے جیسے کائین من طالب لا یثبتہد فی القراءۃ (کتنے ہی طالب علم پڑھنے میں محنت نہیں کرتے)

(۴) کذا کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے اعطیتہ کذا دہم (میں نے اسے اتنے درہم دیے)۔

نوٹ :- کم خبریہ اور کائین سے صرف کثیر اشیا کی طرف کنایہ کیا جاتا ہے اور کذا سے قلیل و کثیر دونوں کی طرف۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

۱۔ الانبیاء اُصدق الناس لہجۃ واکرمہم طینۃ وَاَعْفَمہم نَفْسًا و

اَنْقَامہم عَرَضًا وَاَشَدَّہم خَوْفًا مِّن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

۲۔ وَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَبْرَ النَّاسِ قُلُوبًا وَاَعْمَقَہم

علما واقلهم تكلفا.

(٣) زرت اليوم مدرسة واجتمعت بأساتذتها وطلابها ولقيت عميد المدرسة وحادثت معه نحو عشرين دقيقة فوجدته أكثرهم علما وأفصحهم حديثا وأوسعهم معرفة ثم قمت وطفيت معه في أنحاء المدرسة فشاهدت أبنيتها. فللمدرسة بناية عظيمة شامخة وهي تشمل على قاعة كبيرة وخمس وثلاثين غرفة منها عشر غرفات على السطح ولها دار لاقامة الطلبة جميلة فيها ست عشرة غرفة وفي كل غرفة خمسة شبابيك وأربع نوافذ وفي الوسط مسجد جميل فيه اثنا عشر عمودا وثلاثة عشر شبابكا وثلاثة أبواب. وأرض المسجد قرشت بالرخام ومساحة المدرسة نحو ثلاثة آلاف ذراع.

(٣) غزوة يدراكبرى وقعت في السنة الثانية من الهجرة بين ثلاث مائة وثلاثين عشرة مقاتلا من المسلمين وألف مقاتل من قریش بيدرا. انتصر فيها المسلمون بأذن ربهم انتصارا باهرا فأُسروا من قریش سبعين رجلا وقتلوا من مشاهيرهم مثل ذلك ولم يقتل من المسلمين إلا اثنا عشر رجلا ولهذه الغزوة أهمية كبيرة في تاريخ الاسلام اذ كانت هي وقعة مشهودة بل الحد الفاصل بين الحق والباطل "كم من فئة

قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين.

(٥) وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو

السميع العليم.

(٦) ومن الناس من يتخذ من دون الله أندادا يحبونهم كحب

الله والذين آمنوا أشد حبا لله.

(٧) وأما ثمود فأهلكوا بالطاغية، وأما عاد فأهلكوا بريح صرصر

عاتية سخرها عليهم سبع ليال وثمانية أيام حسوما فتروى

القوم فيها صرعى.

(٨) إن عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق

السموات والأرض منها أربعة حرم.

(٩) وإذا استسقى موسى لقومه فقلنا اضرب بعصاك الحجر فانفجرت

منه اثنتا عشرة عينا قد علم كل أناس مشربهم، كلوا وشربوا

من رزق الله ولا تعثوا في الأرض مفسدين.

(١٠) وواعدنا موسى ثلاثين ليلة وأتممناها بعشر فتم ميقات ربه

أربعين ليلة.

(١١) إن هذا أخی له تسع وتسعون نعجة ولي نعجة واحدة فقال

أكفلنيها وعزني في الخطاب. قال لقد ظلمك بسؤال نعجتك

إلى نعاجه.

- (۱۲) اُوکا الذی مرّ علی قریة، وهی خاویة علی عروشها قال ائی یحیی هذه الله بعد موتها فاماته الله مائة عام ثم بعثه۔
- (۱۳) ولقد ارسلنا نوحًا الی قومه، فلبث فیهم الف سنة الا خمسین عامًا فَاَخَذَهُمُ الطوفان وهم ظالمون۔
- (۱۴) وکأین من قریة عتت عن امر ربها ورسله فحاسبناها حسابًا شدیدًا واعدنا لہا عذابًا نکرًا۔
- (۱۵) وکم من قریة اهلکناها فجاءها بأسنا بیانًا أو هم قائلون فما کان دعواهم اذ جاءهم بأسنا الا ان قالوا انّا کنّا ظالمین۔

التقرین ۴۴

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) محمود مجھ سے عمر میں چھوٹا ہے لیکن قد و قامت میں وہ مجھ سے بڑا ہے، اس لیے دوڑنے میں وہ مجھ سے تیز ہے مگر تیراکی میں میں اس سے اچھا ہوں۔
- (۲) میرے درجہ میں بارہ طلباء ہیں جن میں سے دو تحریر و تقریر کے لحاظ سے بہت اچھے ہیں۔
- (۳) اس کا دل خوشی سے اُمنڈ آیا اور چہرہ پر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی جب کہ اس نے سنا کہ امتحان سالانہ میں اوّل آنے کی وجہ سے پہلا انعام اسی کو دیا گیا۔
- (۴) اس وقت میری عمر ۲۲ سال ساٹ ماہ کی ہے اور میرے بڑے بھائی کی ۲۵ سال ۱۶ ماہ کی، کیوں کہ وہ مجھ سے دو سال گیارہ ماہ بڑے ہیں۔ اور میرا چھوٹا بھائی

مجھ سے گیارہ سال دس ماہ چھوٹا ہے، اس حساب سے اس کی عمر دس سال ۹ ماہ کی ہوئی۔

(۵) میں نے ایک روپیہ نو آنے میں پندرہ کاپیاں اور چار روپے میں تیرہ قلم، گیارہ پنسلیں اور تین رب لئے۔ اب میرے پاس گیارہ روپے بارہ آنے بچتے ہیں ابھی مجھے فونٹین پن کے لئے ایک دو ات روشنائی اور تین درسی کتابیں خریدنی باقی ہیں۔

(۶) پندرہ روپے لے کر میں گھر سے نکلا، جن میں سے تین روپے کا سیر آٹا، اور تین روپے آٹھ آنے کا نصف سیر گھی اور ایک بوتل تیل خریدا۔ اس کے بعد پھلوں کی دوکان پر گیا، جہاں پانچ روپے گیارہ آنے میں بارہ کیلے، دس انار، سات سیب اور پندرہ سنترے خریدے۔

(۷) مالی نے ایک سو پچیس روپے میں پانچ سو آم فروخت کیے اور ۲۲ روپے میں ایک ہزار لیموں، سو آم میں نے بھی لئے اور پچیس روپے ادا کئے۔

(۸) ہم نے کتنے ہی درخت اپنے باغ میں لگائے مگر سب خشک ہو ہو کر رہ گئے، اس سال پھر ہم نے سو پتر آم کے، پچیس امرود کے اور اکیس پودے لیموں کے لگائے ہیں۔

(۹) میرا خاندان دس افراد پر مشتمل ہے۔ ہم لوگ سو روپے ماہانہ پر گزار بسر کر لیتے ہیں اور اللہ کا شکر ہے یہاں کتنے ہی گھر ایسے ہیں جس کے افراد میرے خاندان کے افراد سے زیادہ ہیں اور وہ مشکل سے پچاس روپے پاتے ہیں۔

(۱۰) اہم غزوات میں دوسرا غزوہ اُحد کا ہے یہ سترہ میں پیش آیا، بدر کے مقتولین

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

(عدد و صفی اور سنین)

عدد و صفی | عدد و صفی جس سے اعداد کی ترکیب معلوم ہوتی ہے، اہم فاعل کے وزن پر حسب ذیل طریقہ سے لکھتے ہیں:-

الدرس الأول الدرس العاشر	القصة الأولى القصة العاشرة
الدرس الحادى عشر الدرس التاسع عشر	القصة الحادية عشرة. القصة التاسعة عشرة
الدرس العشرون والثلاثون والتسعون الخ	القصة العشرون. والثلاثون والتسعون الخ
الدرس الحادى والعشرون	القصة الحادية والعشرون
والتاسع والتسعون	والتاسعة والتسعون

الدرس المائة والدرس الألف | القصة المائة والقصة الألف

نیچ کے اعداد اختصار کی غرض سے حذف کر دیے گئے ہیں، ان مثالوں پر غور کرنے سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

- (۱) تذکیر و تانیث اور تعریف و تنکیر میں عدد اپنے موصوف کے مطابق ہے
- (۲) عدد مرکب (یعنی ۱۱ سے ۹۹ تک)، اور عدد معطوف و معطوف علیہ (یعنی ۲۱، ۲۲ و ۲۳ وغیرہ) میں صرف پہلا ہی جز اسم فاعل کے وزن پر ہے دوسرا جز اپنے حال پر باقی ہے۔
- (۳) عدد مرکب میں "ال" صرف پہلے ہی جز پر ہے مگر عدد معطوف و

معطوف علیہ میں دونوں جز پر۔

(۴) العاشر کے سوا باقی دہائیوں پر صرف ”ال“ ہی داخل کر دینا کافی ہوتا ہے انھیں اسم فاعل کے وزن پر نہیں ڈھالا جاسکتا، اسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی وہ یکساں رہتے ہیں۔

نوٹ: اوپر کے نقشہ میں اسم فاعل کے وزن پر جو اعداد لکھے گئے ہیں ان کا ترجمہ پہلا، دوسرا، پانچواں وغیرہ سے کیا جاتا ہے، لیکن آپ اگر تینوں چاروں، پانچوں وغیرہ جیسے معانی کو ادا کرنا چاہیں تو اس کے لئے عدد اسم فاعل کے وزن پر نہیں لکھا جاتا بلکہ اصلی صورت میں باقی رکھتے ہوئے صرف ”ال“ داخل کر دینا کافی ہوتا ہے جیسے:- تینوں بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا قال الاخوان الثلاثة لأبیہم۔

ستین | تاریخ و سنین حسب ذیل طریقہ پر لکھتے پڑھتے ہیں:-

۱) ولد فلان فی التاسع عشر من شہر شوال سنة سبع وخمسين وسبع مائة من المہجرة۔

(۲) توفي فلان فی الخامس والعشرين من شہر ربيع الأول سنة إحدى وستين وثلاث مائة وألف من المہجرة۔

(۳) استقلت الهند من أیدی الانکلیز سنة سبع وأربعين وتسع مائة بعد الألف من المیلاد۔

نوٹ:- سنة چوں کہ مؤنث ہے اس لئے اس کے بعد واحد اور اثنان مؤنث لکھے جاتے ہیں جیسے اوپر کی دوسری مثال میں اور ثلاث سے

تسع تک نہ کر۔

(۲) عرب مؤرخین حسب ذیل طریقہ پر تاریخیں لکھتے ہیں:-

پہلی تاریخ کے لئے لِلَّيْلَةِ خَلَتْ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ اسی طرح چودہ تاریخ تک جیسے لَارْبِعَ عَشْرَةَ خَلَوْ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ پندرہویں تاریخ کو لَنْصِفَ شَهْرٍ كَذَا۔ اور سولہویں کو لَارْبِعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً بَقِيَتْ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ اسی طرح اٹھائیسویں تک۔ اُنیسویں تاریخ کو لِلَّيْلَةِ بَقِيَتْ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ اور تیسویں کو لآخر يومٍ مِنْ شَهْرٍ كَذَا لکھتے ہیں۔

(۳) اعداد دونوں طرف سے پڑھے جاتے ہیں مگر زیادہ فصیح یہ ہے کہ دائیں طرف سے پڑھا جائے جیسے ”۱۵۹۷“ سال کو سبع وتسعون وخمس مائة وألف سنة۔ اگرچہ أَلْفٌ وخمس مائة وسبع وتسعون سنة بھی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

الشیخ الامام ابن تیمیہ

ولد العلامة الامام أحمد تقی الدین بن تیمیہ فی العاشر من شهر ربيع الأول سنة إحدى وستين وست مائة من الهجرة النبوية "بحرّان" ونشأ بها النشأة الأولى، إلى أن بلغ السابعة من عمره فاغاربها

التتار فها جرمع أسرته إلى دمشق . وقد حفظ القرآن منذ حداثة سنه
ثم ثقفت العربية وبرع في الفقه والحديث وتبحر في تفسير القرآن
حتى صار إماماً فيه .

وكان أبوه عالماً جليلاً له كرسى للدراسة في الجامع الكبير في دمشق
ومشيخة الحديث في بعض المدارس ، فلما بلغ ابن تيمية الحادية و
العشرين من عمره توفي أبوه سنة اثنتين وثمانين وست مائة فتولى
الدراسة بعد وفاة أبيه سنة . فجلس مجلسه وحل محله . فكان
يلقى الدروس في الجامع الكبير بلسان عربي مبين فاتجهت إليه الأنظار
واستمعت إليه الأفئدة وكثر التحدث باسمه في المجالس العلمية
ولم يكد يبلغ الثلاثين من عمره حتى ذاع صيته وأصبح مقصداً للعلماء
الطلاب .

وكان ابن تيمية يود إحياء ما كان عليه الصحابة وأهل لقرون
الأول من اتباع السنة المحضة كما كان يحاول إزالة بعض ما علق بها
من غبار . فانتقد على العلماء والصوفية والفقهاء فأثاروا حوله الخلاف
والفتن . فحبس ثم لم يزل يقع في محنة بعد محنة وينقل من مجلس
إلى أخو حتى وافته المنية بقلعة دمشق (حيث كان هو محبوساً)
في الثاني والعشرين من شهر ذي القعدة سنة ثمان وعشرين وسبع
مائة رحمه الله .



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

ابن بطوطہ

مسلمانوں میں کتنے ہی سیاح گزرے ہیں، مگر ان میں سب سے زیادہ شہرت کے لحاظ سے بڑا ہوا ابن بطوطہ ہے، اس نے اپنی زندگی کے تیس سال سیاحت میں گزارے، اس عرصہ میں اس نے تقریباً ۵۰۰۰ میل کا سفر طے کیا۔ یہ ۱۴۰۳ء مطابق ۱۳۰۲ء کو شمالی افریقہ کے شہر طنجہ میں پیدا ہوا، اور وہیں پرورش پائی، یہاں تک کہ جب اکیس سال کا ہوا تو طنجہ سے ۷۲۵ء میں حج کے ارادے سے نکلا اور یہیں سے اس کی سیاحت کا آغاز ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ گھومتا پھر تاخنکی کے راستے سے ۷۳۴ء میں ہندوستان آپہنچا، اس وقت یہاں محمد تغلق شاہ کی حکومت تھی، اس نے بڑی آدابگت کی، پھر بارہ ہزار روپے ماہوار پر اسے دہلی کا قاضی مقرر کر دیا، آٹھ دس سال ابن بطوطہ یہاں مقیم رہا، پھر ایک وفد میں چین کے لیے روانہ ہوا، چین سے واپسی میں جزائر شرق الہند، سرزمین وغیرہ سے گزرا، پھر ۷۴۸ء میں سومطرا کی راہ سے عراق، شام، فلسطین وغیرہ کی سیاحت کرتا ہوا مکہ معظمہ پہنچا، جہاں اس نے اپنا چوتھا حج کیا، پھر اسے وطن کی یاد آئی، چنانچہ مکہ سے چلا تو مصر، تونس، الجزائر اور مراکش ہوتا ہوا ۷۵۰ء میں گھر پہنچا، گھر پر بمشکل پانچ چھ سال قیام رہا کہ پھر اندلس گیا، وہاں سے واپس ہوا تو پھر صحرائے افریقہ کی سیر کرتا ہوا ۷۵۴ء میں تمبکتو پہنچا مگر وہاں سے جلد ہی وطن لوٹ

آیا، اس کے بعد اس نے وہ اپنا مشہور سفر نامہ مرتب کیا جو سفر نامہ ابن بطوطہ کے نام سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس کی ترتیب و تسوید سے ۷۵۶ھ میں فارغ ہوا۔ اس کے بعد ۷۷۹ھ مطابق ۱۳۷۷ء میں انتقال کیا۔

(ہماری کتاب مرتبہ افضل صاحب ایم، اے)



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولد سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صباح الیوم
الثانی عشر من شهر ربيع الأول لعام الفیل أوالیوم العشرين من شهر إبریل
سنة إحدى وسبعین وخمس مائة للمیلاد بمكة، ونشأ بهایتیما. فقد توفی
أبوه حین كان هوجینا، ثم لم یکد یبلغ السادسة من عمره حتی استأثر
الله بامه، فحضره جدّه عبد المطلب سنتین ولما توفی هو کفله عمه
ابو طالب نشأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتیما ولكن الله تولى تادیبه
فشبّ علی سجاحة خلق ورجاحة عقل وحلم ووقار وحياء وعفة
ونفس مرضیة ولسان صادق ثم طهره الله من الدنس والأرجاس فلم
یشرب الخمر قط ولم یأكل مما ذبح علی النصب ولم یشهد للأوثان
عیدا ولا حفلا۔

ترغرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجر عمه، فلما بلغ

الثالثة عشرة من عمره ، سافر معه الى الشام ثم سافر إليها للمرة الثانية وهو في الخامسة والعشرين من عمره . متاجرا بضاعته خديجة بنت خويلد ومعه غلامها ميسرة فعاد وروح ما لا كثيرا فردة الى خديجة بكل أمانة فلما رأت خديجة من الربح الكثير وأمانته صلى الله عليه وسلم عرّضت عليه أن يتزوجها وكانت سنهما اربعين سنة فرضى رسول الله صلى الله عليه وسلم وخطبها عمه الى عمها وتمام الزواج وكانت خديجة من أفضل نساء قومه بالنسبة والثروة وعقلا ودراية ولها أجمل ذكر في تاريخ الاسلام .

هذه هي حياته قبل البعثة فلما بلغ الأربعين من سنه ابتعثه الله وجعله نبيا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بأعباء الرسالة وجعل يدعو الى الله كل من توسم فيه خيرا أو كان من الحكمة أن تكون دعوتهم سرية فدعا ثلاث حجج سراً ثم أمر أن يصدع بما يؤمر فعلن بها في قومه فحييت القبائل وأنفت قریش وجعلوا يؤذونه واشتد منهم الايذاء يوما فيوما حتى إذا تعدى الأذى أتباعه أمرهم بالهجرة الى الحبشة فهاجر إليها عشرة رجال وخمس نسوة . ثم تبعهم بعد ذلك جماعة من المسلمين حتى كانت عدتهم ثلاثة وثمانين رجلا وسبع عشرة امرأة ، رجع بعضهم الى مكة قبل الهجرة الى المدينة وأقام بها اخرون الى السنة السابعة من الهجرة وأما النبي صلى الله عليه وسلم فما زال بمكة صابراً على الأذى محتملاً للهكوة ،

مثابراً على دعوته يدعو قومه إلى الهدى ودين الحق وقرئش تقادموه
وتؤذيه حتى انسلك على هذه الحال الشديدة عشر سنوات فلما كانت
السنة العاشرة من النبوة فجع يموت عمه النبيل وزوجته الكريمة في
يومين متقاربين فاشتد به الأذى من قرئش ونصبوا له الحبال وتربصوا
به الدوائر.

وكان النبي صلى الله عليه وسلم خلال تلك السنين لا يسمع بقادم
يقدم من العرب له اسم وشرف إلا تصدى له ودعاه إلى الله ودين الهدى
حتى إذا كانت السنة الحادية عشرة خرج إلى القبائل في موسم الحج
فأمن به ستة من أهل يثرب كانوا سبب انتشار الإسلام في المدينة
ثم جاء منهم اثنا عشر رجلاً في السنة الثانية عشرة وبأيعوه ورجعوا
إلى المدينة فلم يبق دار من دور المدينة إلا وفيها ذكر رسول الله صلى الله عليه
وسلم ولما كانت السنة الثالثة عشرة من البعثة جاء منها ثلاثة وسبعون
رجلاً وامرأتان فأسلموا على يد رسول الله صلى الله عليه وسلم وبأيعوه
فازداد الإسلام انتشاراً في المدينة. فأمر النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه
بالمهجرة إليها. فجعل المسلمون يهاجرون ويحقون بأخوانهم الأنصار
في المدينة بعد ما اضطهدوا كثيراً وقاسوا الشدائد والمحن فما أن
أحسن المشركون بهجرة ثم حتى اجتمعوا وانتمروا بقتل رسول الله صلى
الله عليه وسلم ولكنه خرج منها مع صاحبه أبي بكر الصديق في حفظ من

ليس يغفل وتوجهها إلى المدينة حتى وصلا إليها يوم الجمعة الثاني عشر من شهر ربيع الأول سنة ثلاث وخمسين من مولده وهو يوافق لأربع و عشرين من شهر سبتمبر سنة اثنتين وعشرين وست مائة من الميلاد فقام بها عشر سنين يجاهد المشركين ويجادلهم بالسيف ويقنعهم ويمجاد لهم بالبراهين وآيات القرآن حتى فطرت البيئات ألباهم واهتت الأليات أبصارهم ولم يجد واسبيلا للانكار فانحسر العمى وانجاب الشرك بنور الحق وجعل الناس يدخلون في دين الله أفواجا فلما كان في الثالثة والستين من عمره جاءه اليقين، فلاحق صلى الله عليه وسلم بالرفيق الأعلى يوم الاثنين الثالث عشر من شهر ربيع الأول سنة إحدى عشرة من الهجرة الموافق للشام من يونيو سنة اثنتين وثلاثين وست مائة من الميلاد.

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أفصح العالمين لسانا وأبلغهم بيانا، مثقف اللسان، فياض الخاطر، سهل اللفظ إماما مجتهدا صاحب معجزات وآيات في اللسان العربي المبين، وكان كلامه كما وصفه الجاحظ "الكلام الذي قلّ عدد حروفه وكثر عدد معانيه وجلّ من الصناعة ونزهة عن التكلف ثم لم يجمع الناس بكلام قط أعم نفعا ولا أصدق لفظا ولا أعدل وزنا ولا أجمل مذهبا وأكرم مطلبا ولا أحسن موقعا ولا أسهل مخرجا ولا أبين من فحواه من كلامه صلى الله عليه وسلم".

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم "دائم البشر سهل الخلق، لين الجانب، ليس بفظ ولا غليظ أجود الناس صدراً وأصدق الناس لهجةً وألينهم عريكةً، وأكرمهم عشيرةً، من رآه بديةً هابه، ومن خالطه معرفة أحبّه. يقول ناعته لم أر قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم"



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

مجدد الالف الشانی

دسویں صدی کے اواخر کا زمانہ تھا کہ ۹۶۳ھ میں اکبر ہندوستان کے تخت و تاج کا مالک ہوا اور پورے پچاس برس اس نے حکومت کی، یہ ایک نہایت ہی جاہل اور آن پڑھ بادشاہ تھا، اسے کسی نے یہ پڑھا دیا کہ اب نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ہزار سال ہو چکے ہیں، دوسرے ہزار میں نئے دین اور نئے مذہب کی ضرورت ہے، چنانچہ ۹۸۳ھ سے یہاں اکبری الحاد کا دور شروع ہوا۔ ۹۸۷ھ میں ایک محضر نامہ تیار کیا گیا جس کا مضمون تھا کہ بادشاہ ظل اللہ ہے، امام عادل ہے مجتہد العصر ہے، کسی کا پابند نہیں، اس کا حکم سب پر بالا ہے۔ یہ محضر نامہ نئے مذہب کے اعلان کی تمہید تھی، آخر ۹۹۰ھ میں "دین الہی" کی تاسیس کا اعلان بھی ہو گیا اس نئے دین کا کلمہ "لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ" تجویز کیا گیا۔ اب ہر قسم کی گمراہی اس کے دور میں رواج پانے لگیں، وحی و رسالت، حشر و نشر، جنت و دوزخ، ہر چیز کا مذاق اڑایا جانے لگا، نماز و روزہ، حج اور دوسرے شعائر دینی پر اعتراضات

کہے جانے لگے، اس کے برعکس ہندو ازم رسم و رواج فروغ پانے لگیں، ہندو تہواروں کے موقع پر عام عید منائی جاتی، بتوں کی پوجا کا انتظام ہوا، دوسری طرف مسجدیں منہدم کی جانے لگیں، جوئے اور شراب کو حلال کیا گیا۔

یہی حالات تھے کہ ۹۷۱ھ میں حضرت مجدد الف ثانی پیدا ہوئے، آپ سن ۱۰۱۳ھ میں اکبر کا انتقال ہو گیا، اور اس کی جگہ اس کا بیٹا جہانگیر تخت و تاج کا وارث ہوا، حضرت مجدد صاحب نے اپنا کام جاری رکھا اور اب کھل کر میدان میں آگئے۔ بالآخر آپ کی دعوت کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوئے، شروع شروع میں جہاں گیر کی حکومت نے ان پر کوئی سختی نہ کی، مگر رد شیعیت میں آپ نے صاف صاف زبان کھولی تو حکومت کے درباری بگڑ گئے اور طرح طرح سے بادشاہ کو اگسایا، بالآخر دربار میں طلبی ہوئی، آپ تشریف لے گئے، سلام مسنون پر اکتفا کی اور رواج کے مطابق زمین بوس نہ ہوئے، یہ دیکھ کر درباری بہت برہم ہوئے، آپ نے اس کی پروا نہ کی اور سر دربار منکرات کی مذمت شروع کر دی، نتیجہ ہوا کہ گوالیار کے قلعہ میں آپ قید کر دیے گئے، حضرت مجدد صاحب نے وہاں بھی اپنا کام جاری رکھا، دیکھتے دیکھتے قید خانہ کی کاپیٹ ہو گئی، بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ اس قیدی نے حیوانوں کو انسان، اور انسانوں کو فرشتہ بنا ڈالا، بادشاہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا، اُس نے پایہ تخت پر آنے کی آپ کو دعوت دی، اور اپنے بیٹے شاہ جہاں کو استقبال کے لئے بھیجا، حضرت مجدد صاحب تشریف لے آئے،

بادشاہ نے معذرت چاہی۔ حضرت مجدد صاحبؒ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا، دور اکبری کے منکرات و بدعات کی نسوخی کا مطالبہ کیا، بادشاہ نے ان کے نسوخی کتے جانے کا فرمان جاری کیا، اس طرح نصف صدی کی گھٹا ٹوپ تاریکی کے بعد ایک مرتبہ پھر اسلام کو اس ملک میں سر بلندی حاصل ہوئی۔

حضرت مجدد صاحبؒ کا پورا نام احمد بن عبد الاحد فاروقی ہے، ۱۰۳۴ھ میں آپ نے وفات پائی رحمہ اللہ و نضر وجہہ یوم القیامت (ماخوذ منخص)

الدَّرْسُ الْعَاشِرُ

(فعل تعجب اور نعم و بئس)

کسی شے کے حُسن یا قبح پر اظہار تعجب کے لئے عربی میں مَا أَفْعَلًا اور أَفْعُلُ بِهِ کے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں جیسے مَا أَجْمَلُ الْمُنْظَرِ اور أَجْمَلُ بِالْمُنْظَرِ (کیا ہی خوب منظر ہے)

کسی فعل سے مذکورہ بالا وزن پر تعجب کے صیغے لانے کی شرط یہ ہے کہ وہ فعل ثلاثی ہو تام ہو، مثبت ہو، معروف ہو، عسلی وغیرہ کی طرح سے فعل جامد نہ ہو، اس کا اسم صفت افعَل کے وزن پر نہ آتا ہو (جیسے أَحْمَرٌ، أَبْجَدٌ وغیرہ)، اس کے اندر تفاوت ممکن ہو جیسے حَسَنٌ و جَمَالٌ علم وغیرہ، بخلاف فَنَاءٌ و مَوْتٌ وغیرہ کہ ان کے اندر تفاوت ممکن نہیں ہے، اس لیے ان سے تعجب کے صیغے نہیں لائے جاتے۔

جو افعال مذکورہ بالا شرائط پر پورے نہ اتریں مثلاً غیر ثلاثی ہوں یا ناقص ہوں یا منفی ہوں یا اس کا اسم صفت افعَل کے وزن پر آتا ہو تو ایسی صورت میں مَا أَشَدَّ یا اس کے ہم معنی لفظ لکھ کر اس کے بعد اس فعل کا مصدر صرّح یا مصدر موزول بَأْن لے آتے ہیں جیسے

مَا أَشَدَّ، یعنی کان صار وغیرہ جیسے افعال ناقصہ ہوں۔

مَا أَشَدَّ الْحُمْرَةَ - مَا أَشَدَّ كَوْنَ الدَّوَاءِ مُرًّا - مَا اقْبَحَ انْ يُعَاقَبَ
الْبَرِيءُ - مَا أَعْظَمَ الِازْدِحَامَ عَلَى اللَّحْطَةِ - مَا أَغْثَرَنَ لَا يَصْدُقُ
التَّاجِرُ وَغَيْرُهُ -

فعل تعجب کے بعد جو اسم آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے جیسے مَا أَطِيبَ
الطَّعَامُ اس کے برعکس مَا أَطِيبَ طَعَامًا کہنا صحیح نہیں ہے اور نہ
الطَّعَامُ کو مقدم کرنا ہی جائز ہے -

افعال مدح و ذم | نعم اور بئس فعل جاہلیں ان سے مضارع
(نعم و بئس) | اور امر نہیں آتے نعم مدح کے لئے اور
بئس ذم کے لئے آتا ہے جیسے نَعَمْ التَّلْمِيزُ الْمُجْتَهِدُ (مُحَنِّتِ طَالِبِ عِلْمٍ
خوب ہے، بئس التَّلْمِيزُ الْكَسْلَانُ) رست اور کابل
طالب علم بُرا ہے)

نعم اور بئس کے فاعل ہمیشہ معرف باللام کی طرف مضاف ہوتے
ہیں، یا پھر ضمیر مستتر ہوتی ہے جس کی تفسیر بعد میں کوئی اسم نمبرہ (تمیز کی
صور تکرار ہے یا پھر وہ لفظ مَا ہوتا ہے جیسے: نَعَمْ التَّلْمِيزُ مُحَمَّدٌ
نَعَمْ خَلَقَ التَّلْمِيزُ الصِّدْقُ - نَعَمْ صَدِيقًا الْكِتَابُ - نَعَمْ مَا
تَجْتَهِدُ فِي الْقِرَاءَةِ -

نعم و بئس کے فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے وہ مخصوص بالمدح و
مخصوص بالذم کہلاتا ہے اور وہ بھی مرفوع ہی ہوتا ہے مگر اس کو جو مرفوع
ہوتا ہے وہ خبر کی بنا پر دیا جاتا ہے اور اس کا ابتدا و حوالہ محذوف مانا

جاتا ہے۔ نعم التلمیذ المجتهد کی ترکیب یہ ہوگی کہ نعم فعل
 مدرج التلمیذ فاعل المجتهد خبر مبتدا محذوف کی (بتدا محذوف
 المدرج ہوگا)۔ اس کی دوسری ترکیب یوں بھی کی جاتی
 ہے کہ المجتهد کو خبر ماننے کے بجائے مبتدا مانیں اور ما قبل کو خبر۔
 کبھی مخصوص بالمدرج و مخصوص بالذم کو فعل پر مقدم بھی کر دیتے ہیں
 جیسے المجتهد نعم التلمیذ اس وقت للمجتهد صرف مبتدا
 ہی ہو سکتا ہے اور بعد کا جملہ خبر ہوگا۔

نعم وبئس کی طرح حبذا ولا حبذا بھی مدرج و ذم کے لئے
 آتے ہیں حبذا، نعم کے معنی میں اور لا حبذا، بئس کے
 معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے: حبذا القناعة مع الجبذ اور
 لا حبذا یوم لا تعمل فیہ خیرا۔ ان میں ”ذا“ اسم
 اشارہ فاعل ہوتا ہے اور ما بعد مخصوص بالمدرج یا مخصوص بالذم ہوتا
 ہے۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

- (۱) مَا أَعْظَمَ السَّمَاءَ لَقَدْ رَفَعَهَا اللَّهُ الْقَدِيرُ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرُدُّهَا۔
 (۲) مَا أَشَدَّ ابْتِهَاجَ الْفَقِيرِ يُعْطَى فِي الشِّتَاءِ ثَوْبًا فَيَلْبَسُهُ وَيَقْبَلُ بِهِ
 غَوَائِلَ الْبَرَدِ۔

(٣) مَا أَشَدَّ الْحَرَّ يَا طَيْفُ : لَقَدْ اِرْتَفَعَتْ دَرَجَةُ الْحَرَارَةِ إِلَى مِائَةِ
وِثْمَانِي عَشْرَةَ نَقْطَةً فَعَيْلٌ صَابِرٌ النَّاسِ .

(٤) قِيلَ لِأَعْرَابِيَةٍ مَاتَ ابْنُهَا "مَا أَحْسَنَ عِزَاءَكَ عَنْ ابْنِكَ" فَقَالَتْ إِنَّ
مُصِيبَتَهُ أَمْنَتْنِي مِنَ الْمَصَائِبِ بَعْدَهُ ،

(٥) "مَا أَسْمَحَ وَجْهَ الْحَيَاةِ مِنْ بَعْدِكَ يَا بَنِيَّ ، وَمَا أَقْبَحَ صُورَةَ هَذِهِ
الْكَائِنَاتِ فِي نَظَرِي وَمَا أَشَدَّ ظِلْمَةَ الْبَيْتِ الَّذِي أَسْكَنَهُ بَعْدَ فِرَاقِكَ
إِيَّاهُ فَلَقَدْ كُنْتُ تَطْلُعُ فِي أَرْجَائِهِ شَمْسًا مَشْرِقَةً تَضِيئُ لِي كُلَّ شَيْءٍ فِيهِ
أَمَّا الْيَوْمُ فَلَا تَرَى عَيْنِي مِمَّا حَوْلِي أَكْثَرَ مِمَّا تَرَى عَيْنَكَ الْآنَ فِي ظِلْمَاتِ
قَبْرِكَ ! (النظرات)

(٦) بِنَفْسِي تِلْكَ الْأَرْضُ مَا أَطْيَبَ الرَّبَّيَا

وَمَا أَحْسَنَ الْمَصْطَافَ وَالْمُتَرَبِّعَا

(٧) مَا أَنْضَرَ الرُّوضُ إِثَانَ الرَّبِّيعِ وَقَدْ

سَقَاهُ مَاءُ الْغَوَادِي فَهُوَ رِيَّانُ

(٨) وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ فَإِنْ انْتَهَمُوا

فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ . وَإِنْ تَوَلَّوْا فَعِلُوا إِنَّ اللَّهَ مُوَلِّكُمْ

نَعْمَ الْمَوْلَى وَنَعْمَ النَّصِيرُ .

(٩) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ

الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنَعْمَ أَجْرَ الْعَامِلِينَ .

(١٠) الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ

ایمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل .

(۱۱) ولقد أرسلنا موسى بآيَاتنا وسلطان مبين فاتبعوا أمر فرعون وما أمر فرعون برشيد . يقدم قومہ، يوم القيامة فأوردہم النار وبئس الورد المورد۔ وأتبعوا في هذه لعنة ويوم القيامة بئس الوفد المرفود۔

(۱۲) ذلکم بما کنتم تفرحون فی الأرض بغير الحق وبما کنتم تفرحون۔ أدخلوا أبواب جہنم خالدين فیہا فبئس مثوی المتکبرين۔



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

صبح کا کیسا سہانا وقت ہے، صاف اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے، ابھی کچھ کچھ اندھیرا ہے، ستارے جھلما رہے ہیں، کتنے حسین ہیں یہ ستارے اور کتنا دل فریب ہے اس وقت ان کا منظر۔ اب کچھ دیر بعد آجالا ہو جائے گا، سورج کی روشنی ان سب پر غالب آجائے گی، آؤ کسی اونچے ٹیلے پر چڑھ کر سورج کے طلوع ہونے کا تماشا دیکھیں، لو دیکھو، اب سورج طلوع ہو رہا ہے، اس کی ہلکی اور دھیمی شعاعیں درختوں کی پھنگیوں پر نظر آنے لگیں، کیسا دل چسپ منظر ہے اور ذرا شبنم کے ان قطروں کو دیکھو جیسے بکھرے ہوئے موتی کے دانے ہوں، شعاعیں ان پر کرا پڑیں کہ سچے موتی کی طرح چمکنے لگے، نیلے پیلے، اودے، سرخ، سبز اور بنفشی رنگوں کی آمیزش سے کس قدر خوب صورت معلوم ہو

رہے ہیں یہ قطرے کتنی عجیب ہے قدرت کی کاریگری۔ فَتَبَارَكَ اللَّهُ
أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

”اب ہم حجاز سے قریب ہو رہے ہیں اور مدت کی سوئی ہوتی تمنائیں جاگ
رہی ہیں، یا الہی وہ کیا ساعت ہوگی جب ہم تیرے گھر کے سامنے کھڑے ہوں گے
اور وہ کیا آن ہوگی جب ہمیں طواف کی سعادت حاصل ہوگی، یہ مشیت خاک
اور دیار حرم کی آبلہ پائی، یہ سب اُس کے فضل سے ہے، جو کچھ ہے اسی کا ہے،
جو کچھ ہے اسی کی طرف سے ہے“

دیار عرب میں چند ماہ مولانا مسعود عالم ندوی

البَابُ الثَّانِي

فی تمرینات عامہ

اب تک آپ کسی نہ کسی قاعدہ کے تحت عربی ترجمہ کی مشق کر رہے تھے اس لئے بڑی حد تک لفظی ترجمہ کے پابند تھے، خصوصاً ہر درس میں دیے ہوئے قاعدہ کے مطابق مخصوص ترکیبوں کی پابندی آپ کے لئے ضروری تھی مگر اب ہم آپ سے یہ پابندی ہٹا کر چند تمرینات ایسے لکھ رہے ہیں کہ ان میں کسی مخصوص و متعین قاعدہ کی مشق نہیں بلکہ صرف ترجمہ مقصود ہے۔

ترجمہ میں جملہ اسمیہ کے بجائے جملہ فعلیہ، اور جملہ فعلیہ کی جگہ جملہ اسمیہ اور دوسری ترکیبیں بھی بدلی جاسکتی ہیں اور اسی طرح الفاظ کی نشست اور جملوں کی ترتیب میں بھی رد و بدل کیا جاسکتا ہے بلکہ بسا اوقات مترادف جملوں کا حذف اور بعض دوسرے جملوں کا اضافہ بھی صحیح ہوتا ہے مگر ان تمام تصرفات میں شرط یہ ہے کہ معنی مراد میں کوئی تغیر نہ ہو۔ اصل یہ ہے کہ ہر زبان کا اپنا ایک طرزِ تعبیر اور طریقِ ادا ہوتا ہے جس کی پابندی دوسری زبان میں نہیں کی جاسکتی، مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ الفاظ اور جملوں کی کوئی رعایت نہ کی جائے، اور ترجمہ کے بجائے معنی و مفہوم کی ترجمانی کی جانے لگے، بلکہ اس کی صحیح

صورت یہ ہے کہ حتی الامکان پہلے اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ لفظ ومعنی دونوں کی رعایت باقی رہے لیکن جہاں دونوں کی رعایت ممکن نہ ہو، وہاں صرف معنی کی ادائیگی پر اکتفا کیا جاتے، ذیل میں ایک ترجمہ مع اصل کے درج کرتے ہیں تاکہ آپ کو سمجھنے میں مزید سہولت ہو۔

ایک حیثیت سے اور غور فرمائیے، آں حضرت صلعم ہمیشہ صرف اپنے معتقدوں ہی میں نہ رہے بلکہ مکہ میں قریش کے مجمع میں رہے، نبوت سے پہلے چالیس برس آپ کی زندگی انہی کے ساتھ گزری اور پھر تاجرانہ زندگی، لین دین کی زندگی، معاملہ اور کاروبار کی زندگی، جس میں قدم قدم پر بد معاملگی، بدینتی، خلاف وعدگی اور خیانت کاری کے عمیق غار آتے ہیں، مگر آپ اس طرح بے خطر اس راستہ سے گزر گئے کہ آپ کو ان سے امین کا خطاب حاصل ہوا، نبوت کے بعد بھی لوگوں کو آپ پر یہ اعتماد تھا کہ اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھواتے تھے، چنانچہ ہجرت کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسی لئے مکہ میں چھوڑا تاکہ آپ کے بعد وہ لوگوں کی امانتیں واپس کر سکیں، آپ کے دعوائے نبوت پر تمام قریش نے برہمی ظاہر کی، مقاطع کیا، دشمنیاں ظاہر کیں، گالیاں دیں، راستے روکے، بنجائیں ڈالیں، پتھر پھینکے، قتل کی سازشیں کیں، آپ کو ساحر کہا، شاعر کہا، مجنوں کہا مگر کسی نے یہ جرات نہ کی کہ آپ کے اخلاق و اعمال کے

خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکے، حالانکہ نبوت و پیغمبری کے دعوے ہی کے یہ معنی ہیں کہ مدعی اپنی بے گناہی اور معصومیت کا دعویٰ کر رہا ہے اس دعوے کے ابطال کے لئے، آپ کے اخلاق و اعمال کے متعلق چند مخالفانہ شہادتیں بھی کافی تھیں، تاہم اس دعوے کو توڑنے کے لئے استھوں نے اپنی دولت لٹائی، اپنی اولاد کو قربان کیا، اپنی جانیں دیں لیکن یہ ممکن نہ ہوا کہ وہ آپ کی ذات پر معمولی خردہ گیری کر کے بھی اس کو باطل کر سکیں۔

(خطباتِ مددِ اس)

ترجمہ :-

وتدبر من: احیة أخرى أن الرسول صلى الله عليه وسلم لم يقض حياته كلها بين أحبائه وأصحابه بل قضى أربعين سنة من عمره في مكة قبل أن يبعث، فكان بين أهلها من مشركي قريش وكان يتعاطى فيهم التجارة، ويعاملهم في أمور الحياة ليل نهار..... وهو عيشة طويل طريقها كثيرة منعطفتها دعوة مسالكها، تعترضها وهدايات مما قد يصدر عن المرء من خيانة وإخفاء عهد، وأكل مال بالباطل، و عقبات من الخديعة والخيانة وتطيف الكيل، وعمل لحقوقي وأخلاف الوعد، وأن الرسول صلى الله عليه وسلم اجتاز هذه السبيل الشائكة الوعرة وخلص منها سالماً نقيّاً، لم

يصبه شيء مما يصيب عامة الناس حتى لقد دعوه "الأمين"
 وأن قریشا بعد بعثته وادعائه النبوة كانوا يودعون
 عنده ودائعهم وأموالهم لعظيم ثقتهم به وقد علمتم
 أنه صلى الله عليه وسلم لما هاجر من مكة خلف فيها عليا ليرد
 ما كان لديه من الودائع إلى أهلها فقریش خالفوه أشد
 الخلاف في دعوته، ولم يتركوا سبيلا إلى ذلك إلا سلکوه
 فقاطعوه، وعاندوه، وصدوا عن سبيله وألقوا عليه سلة
 جزور وهو يصلي، ورموه بالحجارة وأرادوا قتله، وكادوا له
 كيدهم وسموه ساحرا ودعوه شاعرا، وقد أراءه و
 سخره حمله، لكنه لم يجزأ أحد منهم أن يقول شيئا
 في أخلاقه، ولا أن يرميه بالخيانة أو ينسب إليه الكذب في
 القول أو اخلاف الوعد أو اخفاد الذمة أو نقض العهد أو
 أن من ادعى النبوة وقال إن الله يوحى إليه فكان ادعى لعصمة
 والبراءة من جميع المفسد ومساوئ الأعمال، ألم يكن يكفي
 قریشا في ردهم على الرسول أن يذكروا أمورا عمل فيها بغير
 الحق وأن يشهدوا عليه بأن أخلفهم وعدا أو خانهم في
 أموالهم أو كذبهم في شيء مما قاله لهم؟ أن قریشا أنفقوا
 أموالهم وبذلوا نفوسهم في عداوة الرسول وضجوا بفلذات
 أكبادهم في قتاله حتى قتل منهم وجرح كثيرون، لكنهم

لم يستطيعوا أن يدنسوا ذيله الطاهر ولا أن يمسوه بشئ
في عظيم أخلاقه .

(تعريب الأستاذ الفاضل الجليل محمد ناظم الندوى)



اردو میں ترجمہ کیجئے :-

(على الباخرة)

قضيت ليلة هادئة ومنا نوما لا بأس به مع هبوب الرياح الشديدة
طول الليل وأصبحت نشيطا مسرورا، وأذن أخ مصرى لصلاة الصبح فكان
هو الصوت الوحيد والصوت الحق الذى دوى فى هذا السكون المخيم على
البحر والباخرة، هذا هو النداء الذى أيقظ العالم بالأمس، واضطرب له
البحر والبحر، ولكنه لم يستطع أن يوقظ جميع المسلمين فى الباخرة على قلته
عدد هم، إنهم مع الأسف قد فقد شيئا كثيرا من قوته، وسلطانه على
القلوب، وأكثر ما أضعفت سلطانه الروحي هى المادية الغربية تعقد
الصلاح فى غير الصلوة وفى غير العبادة والدين، ولا تصدق بأن الصلوة خير
من النوم وعلى كل حال فقد استيقظ من أراد الله به الخير وصلينا جماعة
وجلسنا فى مكان ألتفرج على البحر وهو هادئ ساكن، والباخرة ليست لها
حركة عنيفة تزجج الركاب وقد كنت تخوفت جدا بحدوث الأستاذ أحمد
عبد الغفور عطار والأستاذ عبد القدوس صاحب «المنهل» فقد لقينا تعباً

عظیما فی سفرهما الی مصر، وبقیاعده ایا مایا کلان، لایبرحان مکانهما
 للدوار، وقد وقع لی مثل هذا ادا شد فی کلتا الرحلتین للحج فقد یقیت
 نحو أسبوع لا استسیغ طعاما ولا اشتهی اکلا، وأنا أجتزئ ببعض الشروبات
 اوالحوامض والفواکه، ولكن الله سبحانه، وتعالی قد لطف بنا هذه المرة فلم
 یقع لنا شیء من هذا الی الان، ونرجو من الله الخیر ونسأله السلامة والعافیة۔
 (مذکورات للاستاذ ابی الحسن علی الندوی)



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(فی الصحراء)

مغرب کے وقت صحرائیں موٹر رُکی، اذان ہوئی اور تیمم کر کے سب نے نماز
 ادا کی، تیمم ہمارے لئے نانائوس چیز تھی لیکن بے آب سرزمین میں اور کیا ہو سکتا ہے؟ پیسے
 اور کھانے کے لئے موٹر والوں نے پانی کی چار مشکلیں لے لی تھیں مگر تین دن اور تین
 رات کا سفر بھی درمیش ہے، دوسری چیز جو کویت ہی سے بدلی ہوئی دیکھی وہ یہ کہ
 موٹر کے تمام مسافروں، ڈرائیور اور دوسرے ملازموں سب نے بلا استثناء نماز ادا کی
 رات کا کھانا کھایا گیا اور بدوی طرز پر یعنی ایک ہی سینی میں چاول ڈال دیے
 گئے اور سب کے سب اس کے چاروں طرف حلق بنا کر بیٹھ گئے، چاول کی وجہ سے
 کھانا میرے لئے خوش آئند نہیں تھا لیکن مرتا کیا نہ کرتا؟ دو چار لقمے کھائے اور پھر
 سادہ چائے پی لی۔

پتو پھٹتے ہی صبح کی نماز ادا کی گئی، قافلہ کے ایک نجدی رفیق اذان و اقامت کے قرائض انجام دیتے رہے۔ نماز کے بعد ہی چائے پی گئی، یہ چائے کیا ہوتی تھی سُرخ گرم پانی جس میں شکر گھول دی گئی ہو، ایک برتن میں پانی، چائے کی پتی اور شکر ڈال کر ایندھن کے اوپر رکھ دیتے ہیں، دس بارہ منٹ میں ایندھن جل کر راکھ ہوا اور ادھر چائے تیار ہو گئی، اس سے زیادہ صحرا میں یہ بے چارے انتظام بھی کیا کر سکتے ہیں؟ تھوڑا بہت اہتمام ممکن ہے مگر انھیں اس کا ذوق نہیں۔ بہر کیف ان کی اس بدوی زندگی میں برابر کا شریک رہا اور ان کی گفتگو عادات و اخلاق کا خاموش مطالعہ کرتا رہا۔

(دیار عرب میں چند ماہ، مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم)



اُردو میں ترجمہ کیجئے:-

فی الطريق إلى مصر

أصبحنا والحمد لله على الصحة والنشاط وصلينا بمجماعة وتمشيت على ظهرونا باخرة كما يمشي الانسان على البر ولا أشعر باضطراب أو حركة مزعجة ثم أظفروا وشربنا الشاي لاحظت على هذه الباخرة (التي جمعت بين أهل بلاد مختلفة، ورفعت حواجز كثيرة) حرية زائدة في النساء وقلة احتفال بالتستر والاحتشام والحجاب الشرعي، فكنت أسمع مناقشتهم وحدثهم في كل موضوع كانوا في مساكنهم أراهم سافرا

في كثير من الأحيان أما الرجال فلم أرفيهم رغبة في التعرف الاسلامي ،
أو شعورا بالمجوار أو أثرًا للحياة الاجتماعية ، وكل ذلك يدل على أن الحياة
الإسلامية قد تضعفت في بلادنا الإسلامية وحلت محلها حياة لا يهتم
فيها الإنسان بالإنفسه وعياله وبطنه وراحته ، إنما في بلادنا إذا أردنا أن
نعبر عن غاية القرب والمشاركة في الحياة والزمانة قلنا " نحن ركاب سفينة
واحدة " لكننا هنا متباعدون مع غاية القرب وكأن كل واحد منا كلب
في سفينة خاصة .

ظللت النهار كله نتفرج على الجبال على بزاوية إفريقية وعلى يميننا .
إذا استقبلنا السويس . رأينا سلسلة جبال كذلك . ولعل منها جبل " الطور " .
ولكن لم نجد من يخبرنا بالضبط أنه طور سيناء . ولم ينزل المضيقي ينحصر
والدوران يتقاربان حتى كنا نرى الشاطئين عن يمين وعن شمال ومزت بنا بوادر
كثيرة كأننا على جادة بؤرية تمر بنا المراكب والسيارات عليها .

قضينا الليل ونحن نعرف أننا نصبح في السويس ، وأعترف بأنه كان
يخامر في سرور غريب رغم كثرة أسفاري ذكرني بسرور أيام الصبا وأسفاره
الأولى وماذا إلا أن مصر قد حلت في نفسي وعقليتي محل البلاد التي
يألفها الإنسان من الصغر لكثرة ما سمعت عنها وعرفت أخبارها ورجالها
وبقيت متصلا بالمكتبة العربية المصرية ونتاجها كأني عربي خارج
مصر إذن لا غرابة إذا طلعت إلى مصر وسرت بقرب زيارتها .
طلع الصباح والسويس معا ونحن لكل منهما منتظرون ومتشوقون

ورست السفينة فجاءت من الساحل زوارق بخارية تحمل رجالا
يوتدون الزنقي المصري وقد حيانا بعضهم بالتحية الاسلامية
و بحب بنا، فشعرت بالفرق بين بلاد المسلمين وبلاد غير اسلامية الفرق
الذي لايشعر به مسلم نشأ في بلاد الاسلام۔

(مذکرات للاستاذ ابی الحسن علی الندوی)



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(من الطائف الى مكة)

تین بجے سپہر کو طائف سے روانہ ہوئے، طائف کی سڑکوں اور بازاروں سے
گزرے، لاریاں اور ٹرک بھر بھر کرجاج کو لے جا رہے تھے ہماری نگاہیں شہر کی
عمار توں پر تھیں مگر دل جذبات شوق سے معمور، ایک ایک پتھر اور ایک ایک اینٹ
کو شوق اور تجسس کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا، کید ہی وہ طائف ہے جس نے حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ٹھکرا دی تھی، کیا یہی پہاڑیاں اور دشوار گزار گھاٹیاں ہیں
جہاں حضرت کے قدم ابو لہان ہوئے تھے، موٹر دو متوازی پہاڑی سلسلوں اور
پڑتچ گھاٹیوں سے ہو کر جا رہی تھی اور یہ گزہ گار بار بار دل میں کہتا یہ راستہ تو موٹر سے
روندنے کے قابل نہیں، ہم اپنے کو داعی کہتے ہیں تو پھر کیوں سب سے بڑے داعی
حق کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت نہیں کرتے۔۔۔؟ راستہ بھر یہی حال رہا اس پر
عام صاحب کا بار بار پوچھنا، کیا رسول اللہ اسی راستہ سے تشریف لے گئے تھے؟

جی ہاں ایسی راستہ تھا، وہ دیکھو اونٹوں کے قافلے کن تنگ اور پُر پیچ گھاٹیوں سے ہو کر گزر رہے ہیں یہی گھاٹیاں ہوں گی، ممکن ہے تیرہ چودہ سو برس میں راستے کچھ بدل گئے ہوں لیکن سر زمین یہی تھی، پہاڑیاں یہی تھیں، اب بھی وہی زمین ہے، پہاڑیاں بھی وہی ہیں لیکن اس پاک بازیغیر کے نقش قدم پر مٹنے والے راہ حق کے دیوانے کہاں؟

انہیں جذبات و افکار میں الجھا ہوا تھا کہ میقات آگئی، موٹر رکی اور ہم بہر تن شوق اتر پڑے۔ اور جلدی جلدی غسل سے فارغ ہونے کی کوشش کی، جسم میں خوشبو ملی، احرام کے کپڑے بدلے، دو رکعتیں پڑھیں اور عمرہ کی نیت کر کے لبیک کہنا شروع کیا۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔ (اس کے بعد ہمارا قافلہ منزل مقصود کی طرف چل کھڑا ہوا، ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت ہے۔ سب کی زبانوں پر ”لَبَّيْكَ“ اور دل شوق و محبت کے جذبات سے لبریز۔۔۔ اللہ کا لاکھ لاکھ درود و سلام، اس پاک و برگزیدہ بند پر جس نے تکلیفیں سہ کر جسم و جان کو خطرے میں ڈال کر اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچایا، دنیا اور دنیا والے اس ذات گرامی کے احسانات کے بارے سے سبک دوش نہیں ہو سکتے، وہ پیغام آج بھی موجود ہے لیکن کہاں ہیں ان کا کلمہ پڑھنے والے اور ان کی محبت و عقیدت کا دم بھرنے والے؟

(دیار عرب میں چند ماہ، مولانا مسعود عالم ندوی)



اُردو میں ترجمہ کیجئے۔۱۔

(فی کبد السماء)

فی صباح الخميس ۸ مایو سنة ۱۹۵۲ء توجہنا بعد ان استودعنا اللہ، اہلنا بدینہم وأمانتہم وخواتیم عملہم إلى مکتب شکوۃ الطیران الہندیۃ "ک، ل، م" بالقاہرۃ وھناک سعی لوداعنا کثیر من أمانتل الأصدقاُ وفي الساعة العاشرة والربع صباحا تحوَّرت الطائرۃ الضخمۃ بعد أن أخذنا أمانکنناد اخلہا تحوَّرت أجنحتہا وعلی أریزہا، ثم درجت علی الأرض تختبر اجزاء ہا وتہیئ نفسہا للوثوب ثم وثبت وأریزہا یتضاعف وبعد دقائق صعدت فی الجوّ باسم اللہ مجراہا وموسا ہا ثم استوت علی الطریق فی الفضاء الوسیع "سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنالہ مقررین وانا الی ربنا المنقلبون"۔ جل الباری المصور المیدع الخلاق لقد علما الانسان ما لم یعلم وكان فضل اللہ علی الناس عظیما۔

واطلت علینا مضیفۃ الطائرۃ بنشاطہا وحوکتہا الدائبۃ فقدمت إلینا اکواب البرتقال المشلیج وبعدها صحفا ومجلات انجلیزیۃ وفرنسیۃ للمطالعۃ وھکذا بید انا ننشی اننا فی الطائرۃ طال حول أھوالہا الحدیث ولولا ہذا الأریز لظننا أننا نرکب سیارۃ لاحد المترفین فالمقاعد مریحۃ والمکان فسیح نظیف والهواء مکیف

والاستعداد بما يحتاجه المسافر من طعام وشراب وتسليية ظاهر كامل
وكثيراً ما كان يخيل إلى أننى جالس فى مكتب وثير، بجواره مصنع ذوزئير
ولكن فجأة تهوى الطائرة ثم تحلق بفعل التخلخل الهوائى، فها تتر
هتزازاً خفيفاً فى الجسم والفؤاد وأتذكر أننا فى جوف طير هائل .

وبعد ثلاث ساعات ونصف وصلنا البصرة وهبطت الطائرة فى
مطارها التسريح وتروى ——— وبدأت لى اللهجة العراقية غريبة
علىّ، غير مفهومة لى، مع أن القوم عرب مسلمون . فتخاطبت بالعربية
الفصحى لأفهم وأفهم حماك الله بالغة القرآن ولغة محمد صلى
الله عليه وسلم إنك من أقوى الروابط بين المسلمين . وعادت الطائرة
المسير وتعالّت ثم تسامت فصار الارتفاع شاهقاً وكنت أطلع إلى الصحراء
التي تشق سماءها فلا تحقّق شيئاً ولا أنتبين معالم وانما هي خطوط
تبدو ومن بعيد وهي ظلال تلوح مبهمّة غير محدودة ولقد مررنا على
بحار وأنهار فبارأيناها بحاراً ولا أنها لأنما شاهدناها خطوطاً زرقاء ———
وأقبل الليل فلف الطائرة بشبابه السود . وكنت انظر من نافذة الطائرة
وهي تسير بنا فى جوف الليل فلا أرى فى الخارج إلا الظلام اننا نضرب كيد
الليل الرهيب البهيم الشامل بأقصى سرعة ممكنة لانهايب الظلام ولا
نخشى الاصطدام ولا صدأ خيفة الفجأة فيا روعة الخلق ويا جمال
الخالق .

ان الطيران نعمة كبرى وقد وصل الى درجة مذهشة من السرعة

والراحة، ومع ذلك لا يزال في طور التجربة، والاصلاح والتحسين وأن
مستقبل الطيوان ليطوى معه أسراراً استد هس العالمين يوم يجتاز مرحلة
التحسين والتكملة إلى مرحلة التمام والاستواء

(للاستاذ احمد الشرباصي)



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(علی وجہ الماء)

۲۹ مارچ ساحلِ بہمنی سے جہاز ابجے شب کو چھوٹا تھا، رات تو خیر جوں توں
کٹ گئی، صبح اُٹھ کر دیکھا تو ہر طرف عالمِ آب، جہاں تک بھی نظر کام کرتی ہے بحرِ پانی
کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا، اپنی عمر میں یہ منظر کبھی کاہے کو دیکھا تھا، بڑے بڑے دریا
جو آب تک دیکھے تھے وہ بھلا سمندر کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتے تھے، صبح سے
دوپہر، دوپہر سے شام اور شام سے پھر صبح نہ کہیں جہاز رُکنا ہے نہ کوئی اسٹیشن آتا ہے
ہر وقت ایک ہی فضا محیط، ہر سمت ایک ہی منظر قائم، دن طلوع ہوتے ہیں اور
ختم ہو جاتے ہیں، راتیں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں، نہ کوئی خط نہ کوئی تار، نہ اخبارات
نہ ڈاک کے انبار، نہ کسی عزیز کی خبر نہ دوست کی، نہ اپنوں کا حال معلوم نہ بیگانوں کا،
اپنا مٹی کا گھر وندا ہے کہ ہر لحظہ پیچھے چھوٹتا جا رہا ہے، پر وہ گھر جسے لامکاں کے کلیں
نے اپنا گھر کہہ کر پکارا ہے ہر آن نزدیک سے نزدیک تر ہوتا جا رہا ہے۔ زمین چھوٹ
گئی لیکن آسمان نہیں چھوٹا، ادھر جہاز ہوا اور پانی سے ہچکولے کھا رہا ہے ادھر دل

کی کشتی ہے کہ یاس و امید کی کشمکش میں ابھی ڈوبی اور ابھی اُبھری (خدا نہ کرے کہ کبھی ڈوبے) گھنٹہ دو گھنٹہ نہیں، دن دو دن نہیں پورا ایک ہفتہ ہو گیا اور خشکی کا کہیں نشان نہیں، جنگل کے درندے نہ سہی باغ و صحرا کے چرندے نہ سہی، ہوا کے پرندے تک نہیں، اُدھر پانی اُدھر پانی، آگے پیچھے، دائیں بائیں ہر سمت پانی ہی پانی اوپر نیلا آسمان، نیچے نلا سمندر، زمین کی بے بساطی اب جا کر محسوس ہوئی، جس سمندر کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں تھکی جاتی ہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا وہ دنیا کے پانچ بڑے سمندروں میں سے صرف ایک ہے۔ دل نے کہا کہ یہی وہ سمندر ہے جس کی بابت ارشاد ہوا اگر سارا سمندر روشنائی بن جائے اور اسی جیسا ایک اور سمندر بھی روشنائی بنا دیا جائے جب بھی قدرت الہیہ کے بحر بیکراں کے کلمات لکھنے سے قلم قاصر رہے گا۔ قل لو کان البحر مداً اذ الکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا۔

(سفر نامہ حجاز مولانا عبدالمجید دیرابادی)



اُردو میں ترجمہ کیجئے :-

الد فین الصغیر

الان نفضت یدی من تراب قبرک یا بنتی۔ وعدت الی منزلی کما
 یعود القاعد المنکسر من ساحة الحرب، لا املک إلا مدعته، لا أستطیع إرسالها،
 وزفره لا أستطیع تصعیدها۔ رأیتک یا بنتی فی فراشک علیلاف جزعت

ثم خفت عليك الموت ففرغت، وكأنتما كان يخيل إلى أن أموت
 فاستشرت الطبيب في أمرى فكتب لي الدواء ووعدني بالشفاء فجلست
 بجانبك أصب في فمك ذلك السائل الأصفر قطرة قطرة والقدر ينزع من
 جنبك الحياة قطعة قطعة - حتى نظرت فاذا أنت بين يدي جثة
 باردة لا حراك بها - وإذا قارورة الدواء لا تزال في يدي، فعلمت أني قد
 تكلتكم وإن الأمر أمر القضاء لا أمر الدواء.

بكي الباكون والباقيات عليك ما شاؤا وتفجعوا حتى استنفدوا ماء
 شعورهم وضعفت قواهم عن احتمال أكثر مما احتملوا - لجأوا إلى
 مضاجعهم فسكنوا إليها ولم يبق ساهرا في ظلمة هذا الليل وسكونه غير
 عيينين قمر يمتين عین أبيك الشاكل السكين، وعین أخرى أنت تعلمها؟
 دفتك اليوم يا بنى أودنت أخاك من قبلك ودفت من قبلكما
 أخويكما، فأنا في كل يوم أستقبل زائراً جديداً، وأودع ضيفا باحلا
 في الله، لقلب قد لاقي فوق ما تلاقي القلوب، وأحتل فوق ما تحتل
 من فواح الخطوب — لقد افتلذ كل منكم يا بنى من كبدي
 فلذة، فأصبحت هذه الكبد الخرقاء مزقا مبعثرة في زوايا القبور،
 ولم يبق لي منها إلا ذمء قليل لا أحسبه باقيا على الدهر، ولا أحسب
 الدهر تاركه دون أن يذهب به كما ذهب باخوانه من قبل.

لماذا ذهبت يا بنى بعد ما جئتم، ولماذا جئتم إن كنتم تعلمون
 أنكم لا تقيمون — لولا محبيكم ما أسفت على خلويدي منكم، لأنني

ما تعودت أن تمتد عيني إلى ما ليس في يدي، ولو أنكم بقيتم ما جئتم ما
تجربتم هذه الكأس المريوة في سبيلكم۔
(النظرات للمنفلوطي)



(درشاء الاستاذ العلامة الید سلیمان الندوی رحمہ اللہ)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

۱۵! ۲۲ نومبر کی رات کو کراچی ریڈیو اسٹیشن سے یہ جانکاہ خبر بجلی بن کر گری کہ حضرت
الاستاذ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲ اور ۲۳ کی درمیانی شب کو ساڑھے
سات بجے اس جہان فانی کو الوداع کہا، یہ خبر والبتگان دامن سلیمانی کے لئے ایسی ناگہانی
اور ہوش ربا سنی کہ کچھ دیر تک سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہو گیا، مگر مشیت الہی پوری ہو کر رہی،
اور بالآخر یہ یقین کرنا پڑا کہ اس مسیحی نفس نے بھی جان، جان آفریں کے سپرد کر دی، جو عمر بھر
اپنی زبان و قلم سے مُردہ دلوں میں روح پھونکتا رہا، وہ شمع خاموش ہو گئی جو نصف صدی
تک علم و فن کی ہر مجلس میں ضیا بار رہی، پیغام محمدی کا وہ شارح و ترجمان اُٹھ گیا جس نے
اپنی دینی بصیرت سے اس کے اسرار و حکم بے نقاب کئے۔

اس نے علم و ادب کی ہر شاخ اور ہر موضوع پر ہزاروں صفحات لکھے مگر اس کی
عمر عزیز کا بڑا اور بہترین حصہ آستان نبوی کی خدمت گزاری میں بسر ہوا، اس کا سب
سے بڑا علمی و دینی کارنامہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہے جو سوانح
نبوی کے ساتھ پیغام محمدی کا بھی خلاصہ و عطر ہے، دارالمصنفین میں اس کی تصنیفی زندگی

کا آغاز اسی مبارک کام سے ہوا تھا اور ابھی جلد ہفتم زیر تالیف تھی کہ اس پر اس کا خاتمہ ہو گیا اور رحمۃ اللعالمین کا مداح و سیرت نگار یہ سوغات لے کر خود اس کے حضور میں حاضر ہو گیا۔

بار الہا! تیرے دینِ مبین کا خادم، تیرے پیغام کا شارح و مبلغ، تیرے محبوبِ نبی کا جگر گوشہ و ستیر نگار، تیرے حضور حاضر ہے، اس کے طفیل اس کو دامنِ رحمت سے ڈھانک لے، اس کو شہداء و صدیقین کا درجہ عطا فرما، اور اس کی تربت کو انوارِ رحمت سے معمور و منور اور جنت الفردوس کے پھولوں سے معطر فرمایا
اے خدا کے مقبول بندے الوداع، اے استاذ شفیق الوداع۔

(مولانا شاہ معین الدین، معارف ۱۹۵۳ء)



اُردو میں ترجمہ کیجئے :-

الامّا کان الشہید ان (۱)

هذا وقد عرفت على وجه الاجمال أن كل ما ظهر من أمارات التجديد والاصلاح وتباشير اليقظة والنهضة الدينية في الهند يرجع الفضل فيه إلى الامام ولي الله الدهلوی وأنجاله النجباء وتلاميذه الكرام، وقد فاتنا أن نشير إلى أن مساعي الامام ولي الله وجهوده المشكورة، قد بقيت منحصرة في تقيح الأفكار وانتقاد الآراء وتمهيد السبيل وتذليل العقبات للحركة الشاملة لاقامة الدين وتنفيذ مشروعات التجديد الديني

في جميع نواحي الحياة البشرية ولم يتمكن بنفسه من الشروع في تلك الدعوة الشاملة والحكمة الخطيرة، ولكن مما لا مجال فيه للريب أن مؤلفات الامام ولي الله، ومسامحه الميمونة قد هيأت القلوب لقبول الدعوة، والتفوس للبذل والتضحية، والعقول للتحرر من ربة الجمود والتقليد الأعشى.

وكان من أثر كل ذلك أنه لم يمض على وفاته زمن طويل، حتى بلغ من بين أحفاده وتلاميذ أبنائه من قام بدعوة الاسلام الشاملة وسعى لاعلاء كلمة الله وتنفيذ الشريعة الالهية في الأرض وجاهد في ذلك جهاداً امبروياً، أريد بها تلك الحكمة العظيمة الشاملة العامة والدعوة الدينية الجامعة الخالصة التي حمل لواءها واضطلع بأعبائها الامامان الشهيدان والكوكبان النيران — السيد احمد ابن عرفان والشيخ اسماعيل بن عبيد الغنى بن ولي الله — في النصف الأول من القرن الثالث عشر من الهجرة النبوية، ولعمرو الحق ان دعوة الإصلاح والتجديد التي غوسها المجدد السرهندي بيده وسقاها الامام ولي الله بعلمه وفكرته الناضجة، ماثمرت وانت أكلها إلا بالخطوات العملية الجبارة التي رسمها الامامان الشهيدان للبذل والتضحية وبمساعي أصحابهما المتواصلة المتتابعة التي بذلوا في هذه السبيل وبالدماء الزكية الطاهرة التي أراقوها في سهول الهند وجبالها تبشيراً للعالم الاسلام واحياءً لنظمه الشاملة ودفاعاً عن

حظيرة الللة الحفية البيضاء۔

(تاریخ الدعوة الاسلامیة فی الہند)

(للاستاذ مسعود الندوی رحمہ اللہ)



عربی میں ترجمہ کیجئے۔

الامامان الشہیدان (۲)

اس تحریک تجدید و جہاد کے بارے میں اتنا عرض کر دینا کافی ہوگا کہ یہ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک تھی جو صحیح اسلامی نصب العین کو سامنے رکھ کر شروع کی گئی اور آخر دم تک اپنے مقصد پر قائم رہی، اس کی برکت اور اس کے علمبرداروں کے دم قدم سے توحید و سنت کا جو بول بالا ہوا اور بدعات و مشرکاتہ رسوم کا جس طرح استیصال ہوا، اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں، مختصر یوں سمجھئے کہ آج اس برصغیر ہندو پاکستان میں ایمان و عمل کی جو بُری بھلی متاع پائی جاتی ہے وہ انہی مردان حق کا فیض ہے اور انہی کے آفتاب علم و عمل کا پرتو۔

یہ خیال درست نہیں کہ مشہد بالا کوٹ کے بعد یہ تحریک ختم ہو گئی اور اب تو یہ کوئی ڈھکی چھپی حقیقت نہیں کہ سید صاحب کی شہادت یعنی ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء سے لے کر بیسویں صدی کے آغاز تک سید شہید کے ماننے والے اور اس تحریک سے وابستگی رکھنے والے پوری طرح سرگرم عمل رہے اور برطانوی پولیس اور فوج کی تمام چنگیز سامانیوں کے باوجود اپنا فرض انجام دیتے رہے۔

(مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم)



اردو میں ترجمہ کرو:-

(رسالة العالم الاسلامي)

لا يهض العالم الاسلامي الا برسائته التي وكلها اليه مؤسسُه
صلى الله عليه وسلم، والايمان بها والاستماتة في سبيلها وهي رسالة
قوية واضحة مشرقة لم يعرف العالم رسالة اعدل منها ولا افضل
ولا ايمَن للبشرية منها.

وهي نفس الرسالة التي حملها المسلمون في فتوحهم الاولى والتي
لخصها اُحد رسلهم في مجلس يزدجرد ملك ايران بقوله "ابتعثنا
لتخرج من شاء من عبادة العباد الى عبادة الله وحده، ومن ضيق الدنيا
الى سعتها ومن جور الأديان الى عدل الاسلام"، رسالة لا تحتاج الى تغيير
كلمة وزيادة حرف فهي منطبقة تمام الانطباق، على القرن العشرين
انطباقها على القرن السادس المسيحي، كأن الزمان قد استدار كهيئته
يوم خرج المسلمون من جزيرتهم لانقاذ العالم من براثن الوثنية
والجاهلية.

فلا ينال الناس اليوم عاكفين على أصنام لهم _____ من أوثان
منحوتة ومنجورة ومقبورة ومنصوبة _____ ولا تنال عبادة
الله وحده مغلوبة غريبة، ولا تنال الفتنة قائمة على قدم وساق،

ولا ينز ال إله الهوى يعبد، ولا ينز ال الأحبار والرهبان والملوك والسلاطين
وأصحاب القوة والثروة، والنز عماء والأحزاب السياسية أربابا من دون
الله تُقَرَّبُ لها القرايين، وينصب لها الجبين.

نعم وهناك أديانٌ بغير اسم الأديان لا تنقل في نفوذها وسلطانها
ولا تنقل في جورها وعداوتها وعبثها بعقول أتباعها وفي عجائبها، عن
الأديان القديمة، وهى النظم السياسية والنظريات الاقتصادية التى يؤمن
بها الناس كدين ورسالة، كالجنسية، والوطنية، والديمقراطية والاشتراكية
والدكتاتورية، والشيوعية وهى أقلّ مسامحةً لمن لا يدين بها، وأشدّ
قسوة على منافسيها وأضيق عطفًا من الأديان الجاهلية، والاضطهاد السياسى
اليوم أفظع من الاضطهاد الدينى فى القرون المظلمة، فاذا تغلب حزب من
الأحزاب الوطنية، أو ساد مبدأ من المبادئ السياسية، وانتصر فريق على
فريق فى الانتخاب سدّ فى وجه منافسه الأبواب، وعدّ به أشدّ العذاب
وما حارب أسبانيا الأهلية التى دامت مدّة طويلة، وسفكت فيها دماءً
غزيرة، وما حارب الصين القائمة بين الجمهوريين والشيوعيين من
أهل الصين النتيجة اختلاف فى العقيدة السياسية والنظريات
الاقتصادية.

فرسالة العالم الاسلامى الدعوة إلى الله ورسوله، والإيمان باليوم
الآخر وقد ظهر فضل هذه الرسالة وسهل فهمها فى هذا
العصر أكثر من كل عصر. فقد اقتضحت الجاهلية وبدت سواتها للناس

فهذا طور انتقال العالم من قيادة الجاهلية إلى قيادة الاسلام، لو نهض
العالم الاسلامي واحتضن هذه الرسالة بكل إخلاص وحماسة وعزيمة
ودان بها كالرسالة الوحيدة التي تستطيع ان تنقذ العالم من الانهيار و
الاغلال.

”ماذا خسر العالم للاستاذ ابی الحسن علی الندوی“



عربی میں ترجمہ کیجئے۔

(نظام الحیاة الاسلامی)

آپ جانتے ہیں کہ زندگی بسر کرنے کے لئے بہر حال کچھ قاعدوں اور ضابطوں کی
ضرورت ہے، دنیا کے امن و امان کا مدار بڑی حد تک ان قاعدوں اور ضابطوں
ہی پر ہے، اگر آپ نے اپنی زندگی میں کچھ غلط قاعدے اور غلط اصول اختیار کر لئے
تو زندگی کا بگاڑ ضروری ہے۔ آج جو لوگ امن تلاش کر رہے ہیں اور انہیں کسی طرح
امن میسر نہیں آتا، ان کی سب سے بڑی غلطی جس کی وجہ سے انہیں ناکامی ہو رہی
ہے یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے ضابطے بنانے کا کام خود ہی کرنا چاہتے ہیں۔ انسان
کی عقل بہت تھوڑی ہے اس کے ساتھ خواہشات بھی لگی ہوئی ہیں، اس کو کچھ جھلی
تاریخ کا پورا اور صحیح علم نہیں، اور آئندہ کے بارے میں تو وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ ابھی
ایک سکنڈ بعد کیا ہونے والا ہے، پھر انسانی زندگی کے واسطے ایک مکمل ضابطہ بنانے
کے لئے سارے انسانوں کی فطرت کا جاننا اور ان سب کی ضروریات کا اندازہ لگانا

انتہائی ضروری ہے کوئی ایک انسان یا بہت سے انسان مل کر بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔
ایسا ضابطہ بنانا دراصل انسان کا کام نہیں ہے، یہ کام تو اُس ہستی کا ہے جس
نے انسان کو بنایا ہے، جس نے اُس کے زندہ رہنے کے لئے آسمانوں سے بارش کا
انتظام کیا ہے، زمین کو سورج سے گرم کیا ہے، ہواؤں کو زندگی کا سبب بنایا ہے۔
مٹی کو داند اُگانے کی طاقت بخشی ہے، ذرا سوچئے تو سہی کہ جس خدا نے یہ سب کچھ
کیا ہے، اُس نے انسان کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت — کہ زندگی کس
طرح گزاری جائے — اس کے بتانے کا انتظام نہ کیا ہوگا؟ ایسا نہیں ہے اور
ایسا ہو بھی نہیں سکتا۔ یہ بات اس کی ربوبیت کے خلاف ہے اور اس کے انصاف
سے دور ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس سب سے بڑی ضرورت کا انتظام اسی دن سے
کیا ہے جس دن سے اس کو زمین پر بسایا ہے، سب سے پہلے انسان حضرت آدمؑ
کو اللہ نے اپنا نبی بنایا، ان کو زندگی بسر کرنے کا صحیح ضابطہ سکھایا، پھر اس کے بعد
ہزاروں نبیوں کے ذریعے بار بار اس ضابطہ کو بتایا، سب سے آخری بار یہ ضابطہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا والوں کو بتایا، اس پر دنیا کے سارے کاموں کو چلا کر دکھایا،
اور یہ ثابت کر دیا کہ اب یہ ضابطہ رہتی دنیا تک انسانوں کے کام آئے گا، اللہ تعالیٰ کا یہ
وعدہ ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی باتیں، خاص طور پر آپ پر اُتری ہوئی کتاب قیامت
تک اسی صورت میں باقی رہے گی جس صورت میں آپ پر اُتری تھی اور یہی روشنی
کا وہ منارہ ہے جس سے بھٹکتے ہوئے مسافروں کو قیامت تک صحیح منزل کا نشان ملتا
رہے گا۔
(الحسنات)

الباب الثالث

فی الانشاء

ترجمہ کا کام انشاء و مضمون نگاری کے مقابلہ میں زیادہ مشکل ہے مگر اس کے باوجود ہم نے پہلے آپ سے ترجمہ ہی کا کام لیا، اس سے ہماری غرض یہ تھی کہ عربی لغت و قواعد کی رو سے پہلے صحیح جملے لکھنے کی مشق آپ کو ہو جائے، اور اس کے ساتھ ہی الفاظ کا کچھ ذخیرہ بھی آپ کے پاس جمع ہو جائے کیوں کہ یہ دونوں چیزیں انشاء کی بنیاد ہیں۔

عربی انشاء کے سلسلہ میں الگ سے کوئی بات بتانے کی ضرورت نہیں، اُردو میں اگر آپ چھوٹے موٹے مضمون لکھ لیتے ہیں تو عربی میں بھی لکھ سکتے ہیں بشرطیکہ عربی زبان کے مبادی سے آپ کو مناسبت ہو گئی ہو، پچھلی مشقوں میں ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ لغت و قواعد کی صحت کے ساتھ الفاظ کا کچھ ذخیرہ اور مختلف معانی کی تعبیر پر ایک حد تک قدرت حاصل ہو جائے، اب ہم آپ کو انشاء کی چند مفید باتیں بتاتے ہیں، فنی حیثیت سے اس کے اصول اور قواعد تیسرے حصہ میں بیان کئے جائیں گے۔

(۱) سب سے پہلے آپ صحیح عربی بولنے کی مشق کریں، اس کی بہتر

صورت یہ ہے کہ رفکار درس اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ عربی ہی میں بات کریں، اس طرح رفتہ رفتہ آپ کے اندر معانی کی صحیح تعبیر کی صلاحیت پیدا ہو جائیگی جو بعد میں انشاء و مضامین میں کام دے گی۔

(۲) درسی کتابوں میں جو مضامین آپ پڑھیں خصوصاً قصے اور واقعات ان کو اپنی عبارت میں بیان کرنے کی کوشش کریں۔

(۳) جرائد و مجلات اور غیر درسی کتابوں میں بھی اچھے معلومات ہوتے ہیں، تاریخی کہانیاں، جغرافیائی معلومات، بزرگوں کے حالات، اسلاف کی سیرتیں اور دوسرے بہت سے مفید مضامین، سبھی کچھ ہوتے ہیں، اس لیے انہیں جب آپ پڑھیں تو غور کے ساتھ پڑھیں اور ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کریں کہ یہی معلومات آپ کی انشاء کے لئے مواد ہوں گے اور مختلف موضوعات میں کام دیں گے۔

(۴) نظم و نثر کے اچھے ٹکڑے زبانی یاد کر لیجئے یا کم از کم اپنی کاپی پر نوٹ کر لیجئے، پھر ان کو مضمون کے موقع بہ موقع استعمال کیجئے، اس طرح فصیح عبارتوں سے آپ کو ایک لگاؤ ہوگا اور پھر رفتہ رفتہ ادب عربی کا ذوق صحیح اور انشاء کا مستحضر مذاق پیدا ہو جائے گا۔

(۵) مشق کے لئے سب سے پہلے واقعات و حوادث کا انتخاب کیجئے، کیوں کہ کسی خاص موضوع پر لکھنے کے مقابلہ میں واقعات کو قلمبند کرنا آسان ہوتا ہے۔ ہمارے گرد و پیش دن رات پچاسوں واقعات پیش آتے رہتے ہیں، انہیں میں سے کسی ایک واقعہ کو منتخب کر کے دوچار

سطر میں اس پر ضرور لکھئے، شادی بیاہ، بیماری موت، جلسے اور اجتماعات
سفر اور تعلیمی ٹور وغیرہ جیسے مواقع میں اگر شرکت کا موقع ملے تو اسے قلم بند
کرنے کی کوشش کیجئے۔

اگلے صفحات میں مختلف انواع کے چند مضامین بطور نمونہ کے لکھے
جا رہے ہیں اور ساتھ ہی مشق اور تمرین کے لئے، دوسرے عناوین بھی
مع عناصر کے درج کئے جاتے ہیں، توقع ہے کہ آپ کی دل چسپی کے باعث
ہوں گے اور اس طرح کام میں سہولت بھی ہوگی۔ ذیل میں ہم
نفس موضوع کے متعلق چند باتیں بتانا چاہتے ہیں اسے بغور پڑھیں:-
(الف) سب سے پہلے نفس موضوع کے متعلق سوچ لینا چاہئے، پھر
اس موضوع کی غرض و غایت اور مقصد پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے،
اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اصل موضوع سے آپ ہٹنے نہ پائیں گے، مثلاً آپ
کو کسی چیز کا وصف (حال) بیان کرنا ہے کہ فلاں چیز ایسی اور ایسی ہوتی
ہے، یا ایسی ہے۔ یا وصف کے بجائے آپ اس کے صرف فوائد و منافع
کو بتانا چاہتے ہیں یا وصف و فوائد دونوں بیان کرنا چاہتے ہیں تو پھر
مضمون کی نوعیت بھی اسی طرز کی ہونی چاہئے۔

(ب) موضوع کی غرض اور مدعا سمجھ لینے کے بعد اس کے اجزاء کے متعلق
غور و فکر کر لیجئے کہ کون سا جز کتنا اہم ہے اور کون اہم نہیں ہے، کون
کون سی باتیں قابل ذکر ہیں اور کون سی نہیں۔ مثلاً آپ کسی مدرسہ میں

گئے، اس کے طلباء اور اساتذہ سے ملے، مدرسہ کی عمارت دیکھی، مسجد دیکھی
 دارالاقامہ دیکھا، کھیل کا میدان دیکھا، آپ ان سارے اجزاء کو ایک توازن
 کے ساتھ بیان کیجئے، ایسا نہ ہو کہ کسی ایک ہی جز کو آپ پورا مضمون بنا
 دیں۔ ہاں اگر کوئی ایک ہی جز آپ کا موضوع ہو تو ایسا کرنے میں کوئی
 مضائقہ نہیں، مگر مضمون کی ابتدا بھی اسی ڈھنگ سے ہونی چاہیے۔
 (ج) بات بات کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اور ایک بات کا
 ہر اور دوسری بات سے تعلق ہے، اگر آپ اپنے مضمون کو کچھ طول دینا چاہتے
 ہوں تو پھر اس میں ایسی چیزیں تلاش کریں جن کا تعلق مضمون اور
 موضوع سے صحیح قرار پاسکے، بالکل ہی غیر متعلق اور بے جوڑ باتیں نہ
 ہونی چاہئے۔ مثلاً مضمون کو طول دینے کے لئے مدرسہ پر لکھتے ہوئے
 آپ یہ لکھ سکتے ہیں کہ ”شہر میں اور بھی مدرسے ہیں مگر ان کا نظم و نسق
 اتنا اچھا نہیں جتنا اس مدرسہ کا ہے“ پھر اپنا تاثر، اس کے مستقبل کے
 بارے میں اپنی رائے، کوئی قابل اصلاح بات کہ اگر اس کی اصلاح کر دی
 جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے، یہ اور اسی قسم کی بہت سی باتیں
 ہو سکتی ہیں۔

(د) کسی چیز کے فوائد پر اگر آپ کچھ لکھ رہے ہوں تو اس کے جانب
 خلاف اور نقیض کا ذکر بھی مناسب اور ضروری ہے تاکہ بات زیادہ
 واضح ہو جائے، مثلاً بارش کے فوائد پر لکھتے ہوئے اگر آپ یہ لکھیں کہ کھیتوں
 کا دار و مدار اسی پر ہے، جب بارش ہوتی ہے تو ہر طرف سبزہ اور ہریالی

نظر آنے لگتی ہے، جانور اور چوپائے اسے چرتے ہیں۔ اب اس کے بعد یہ لکھئے کہ ”اگر بارش نہ ہو تو ملک میں قحط سالی کا دور دورہ شروع ہو جائے انسان اور جانور سب بھوکوں مرنے لگیں“ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد اب مختصر ان باتوں کو بھی سن لیجئے جن سے آپ کو بچنا اور احتراز کرنا ہے۔

(۱) صرف ان لفظوں کو استعمال کیجئے، جن کے معنی و مفہوم میں آپ کو کوئی شک نہ ہو، کوئی ایسا لفظ نہ استعمال کیجئے جس کے معنی اور محل استعمال آپ بہ خوبی نہ جانتے ہوں۔

(۲) مضمون سادہ اور سبکھا ہوا ہو جیسے آپ اپنے ساتھی سے باتیں کریں شاعری، لفاظی، طول طویل تمہید، فلسفیانہ باتوں سے بالکل پرہیز کیجئے۔

(۳) ابھی کچھ عرصہ تک قافیہ ناجائز سمجھئے۔

(۴) چھوٹے چھوٹے جملے، ہلکے اور آسان لفظ استعمال کرنے کی کوشش کیجئے۔

(۵) ضمائر، اسم موصول، اسم اشارہ کی تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ اور جمع کے استعمال میں غلطی نہ کیجئے، اسی طرح ”واو جمع“ اور ”ہم“

جو عاقل کی ضمیمہ ہیں غیر عاقل کے لئے نہ لکھئے۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے اعراب میں غلطیاں نہ کیجئے، موصوف و صفت کی مطابقت کا پورا خیال رکھئے۔ خصوصیت کے ساتھ ان کا ذکر پھر ہم اس لئے کر رہے

ہیں کہ ہندوستانی طلباء آخر آخر تک ان غلطیوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

اكتب ما تعلمه كل يوم من وقت استيقاظك حتى تذهب الى مدرستك

العناصر :-

الاستيقاظ، التهيؤ للصلوة، التنزه، تناول الفطور، التهيؤ للذهاب الى المدرسة، السير في الطريق، الوصول الى المدرسة لقاء الاخوان، الجلوس في الصف الاستماع الى الدروس۔

نموذج للاجابة :-

انا استيقظ من النوم مبكراً فأقضى حاجتي ثم أتوضأ وأصلي واتلو القرآن ما شاء الله أن أتله ثم أخرج الى الحقول والمزارع او الحدائق والبساتين أتنازه فيها ساعة وتارة أخرج إلى شواطئ الأنهار، فأجس النسيم عليلًا وأستنشق الهواء صافيا ثم أرجع إلى منزلي فأتناول فطوري وأرتدي ملابسى، وبعد ذلك أرتب كتبى في حقيبى ثم أسلم على أبوى و أذهب إلى المدرسة فرحان نشيطاً۔

اسير على جانب الشارع الأيسر معتدلاً لا ألتفت يمناً ولا يسرة۔

حتى اصل الى المدرسة فاقابل اخواني التلاميذ بأدب ولطف . وابقى انتظري فناء المدرسة حتى يدق الجرس ، فاذا اصلصل الجرس وقفت في الصف منتظما . ثم امشيت مع زملائي الطلبة هادئا معتدلا وادخل حجرة الدرس في سكون وهدهد . ثم اضع حقيبتي على المنضدة واخرج منها ما يلزمي من الكتب وادوات الكتابة . ثم يجيء المعلم فاسلم عليا واقفا ثم اجلس في مكاني مصغيا اليه . استمع لما يلقي من الدروس وانصت له . فاذا اصعب على شئ سألته عنه بأدب واحترام .



اكتب ما تعمله عقب الخروج من المدرسة الى وقت النوم

العناصر :-

السير على جانب الطريق حتى المنزل ، خلع الملابس وتنظيفها ، اخراج الكتب من الحقيبة ووضعها على المنضدة ، غسل الوجه واليدين ، تناول الطعام ، قضاء فترة في الراحة ، والقبولة ، الوضوء ، الصلوة ، الجلوس لاستذكار الدروس ، وعمل الواجبات المدرسية ، وصلوة العصر ، الفطور ، الترييض

والتنزه، المغرب، ثم الجلوس لاستذكار الدروس، تناول
الطعام، صلوة العشاء، ثم النوم.
مرض أحد قائلك فتجد ودعوت له طبيباً حتى عوفي
(صف ذلك في عشرة أسطر)

العناصر :-

الصداقة بينه وبينك، غيابه عنك أياماً، تفقد حاله
عليك بمرضه، ذهابك إلى بيته للعيادة، دعوة الطبيب و
وصفه له الدواء، التردد إليه، شفاؤه من مرضه وفرحك
وفرح أهله.

نموذج للإجابة :-

كان لي صديق كنت أحبه وأخلص له المودة لدينه وأدبه،
فغاب عني أياماً، فسألت إخواني التلاميذ عن سبب غيابه،
فاخبروني أنه مريض منذ ثلاثة أيام. فدعاني واجب
الاخاء أن أزوره في بيته فذهبت إليه أعوده، فلما وصلت
إلى الدار ناديت باسمه فخرج أخوه الكبير وذهب بي إلى
غرفته، حيث كان هو مضطجعاً على فراشه وكان يشتكي الحرق
ولم يدع أهله طبيباً حتى الآن وسقوه ما كان عندهم من
العقاقير الطبية ظانين أنها من الحميات الفصلية.

فاستأذنتهم أن أدعوه، طيبياً فأذنوا فخرجت ودعوت
له طيبياً نطاسنياً. فجاء وجلس يده وقاس الحرارة واقتن
صدره بالمسحاة ثم وصف له الدواء وأوصى أن يجتنب
عن الماء البارد ولا يتناول إلا ماء الشعير وماء الفواكه .
وسألت الطبيب عن مرضه فقال إنها "الحقى الوافدة"
يجب أن تعهدوا المريض وتحميه مما يضره ثم جاء أهله
بالدواء وسقوه . وظلت أتردد إليه وأسأل عن حاله حتى
عوفي ففرحت كثيراً وفرح أهله وحمدوا الله .



مات حلاً صدقائك فشهدت جنازته وحرزنت عليه
(صف الزبيئة في ٥ أسطرًا)

العناصر :-

مرضه ، معجى الطبيب ووصفه الدواء ، اشتداد مرضه ،
فرع أهله وخوفهم عليه ، سهرهم عليه طوال الليل ، كثرة
ترددك إليه ، الليلة التي مات فيها ، حزن أهله وبكاؤهم
عليه ، الغسل والتكفين وحمله إلى المدفن ، اجتماع الناس
والصلوة عليه ، الدفن ، ذهابك إلى أهله وتسليتك
إياهم .

وصف حادثة اصطدام

العناصر:-

سبب الحادثة، وصف الحادثة والمصاب، اجتماع الناس
تضميد الجراح، مبعئ الشرطة ورجال الاسعاف، حمله
الى المستشفى، عيادته، برؤة وشفاءة.

نموذج للإجابة:-

خرجت يوماً إلى السوق لبعض شأني مع صديق لي فبينما
كنا نمواخذين بأطراف الحديث اذهم صديقي أن يعابر
الطريق فموت به سيارة مسرعة فصدمته والقته على
الأرض يتخبط في دمه، فطارلبي وفقدت صوابي ولم ادرما
اضع ولكنني تجلدت واخذت اضمد الجروح واسرع
الناس إليه والتفوا حوله، يحاولون تخفيف الامه وتضميد
جراحه. وقد سبقهم الشرطي إلى مكان الحادث فقبض
على السائق، وبعد برهة قليلة أقبلت سيارة الاسعاف وبذلوا
جهدهم المستطاع ونشاطهم العظيم حتى وقفواالذماء
المتفجرة، ثم حملوه في سيارتهم إلى المستشفى، وأما السائق
فقد سيق إلى محل الشرطة، ومن هنا إلى المحكمة.

وأكثريت انا مركبا اخرجهم إلى المستشفى فوجدته قد

أفاق من غشيته فسرى هقى، وسألت الممرضين والأطباء
عن الجرح ومقداره، فقالوا لا بأس به فحمدت الله
وبعد برهة رجعت ثم ما زلت أختلف إليه وتردد لعيادته
حتى أبل من مرضه ومن الله عليه بالشفاء.
(ماخوذ بحذف وتغيير)



أشرف صبي على الغرق فنجاه كشاف

(صف الحادثة)

العناصر:-

الذهاب الى ثرعة للاستحمام وصف الثرعة والمستحمين،
كيفية الغرق، استغاثة الغريق اجتماع الناس وجزعمهم
مبجئ الكشاف وانقاذه اياه، حمله الى المستشفى، برؤه
وشفاؤه فرح اهله وشكرهم للكشاف.

حقوق الوالدين

العناصر:-

فضل الام :- الحمل، الرضاعة، الشفقة، العناية.

فضل الاب :- النفقة، حسن التربية، العمل على إسعاد الأبناء.
حقوق الوالدين :- طاعتهما، احترامهما، محبتتهما، العناية
بهما في الكبر.

نموذج للإجابة :-

إن أقرب الناس إلى المرء وأشفقهم عليه أمه وأبوه،
فالوالدان هما اللذان يربيان الولد صغيراً ويعنيان به
وليسهران لراحته، ويشقيان لاسعاده ويمحبان له الخير ويقيمان
له الهناء فالأم هي التي تحمله في بطنها تسعة أشهر
تلاقي فيها صنوف العذاب وأنواع الآلام، ثم إذا وضعت
تحمله على ذراعيها وتغمره بعطفها وتشمله بعنايتها حتى
ينمو ويتوعرع، فإذا نزل به مرض هجرت راحته والراحة
ونسيت نفسها لنفسه وبذلت كل ما في وسعها لتخفيف
الآلم وإزالة أوجاعه وأسقامه.

وأما الأب فهو الذي يكدر لراحته، ويشقى لسعاده ليمنعه
بلذات الحياة ونعيمها وهو الذي يلحظه بعنايته،
ويشمله برعايته، ثم يقوم بهذيبه وتعليمه، ويقتنى له
نجاحاً باهراً ومستقبلاً زاهراً فلاجل ذلك أوجب
الله طاعتهما وعظم حقهما بعد حقه، حيث قال

وقضى ربك أن لا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحساناً، إما
 يبلغن عندك الكبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما أف ولا
 تنهرهما وقل لهما قولاً كريماً، واخفض لهما جناح الذل
 من الرحمة، وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيراً، فيجب
 عليهما أن غيما ونطيع أمرهما ونخضع لهما في الكبر و
 نختر متهما ونسأل لهما الخير.

(ماخوذ بتصرف)



لجارك عليك حق فكيف تقوم به؟

العنا صر:-

بدوءه بالتحية، مساعدته إذا احتاج، السؤال عنه إذا غاب،
 زيارته في المرض، تعزيته في المصيبة، تهنئته في الفرح،
 كفت الأذى عنه، الصفح عن زلاته، المحافظة على ماله في
 غيبته، ترك التطلع إلى عورات، بعض ما ورد في القرآن
 والحديث عن الجار وحقوقه.

صف الفيل وبين فوائده

العناصر :-

(الف) الوصف :- ضخامة جشته، جلده الغليظ، رأسه وأذناه، عيانه، خرطوم، ناباه، عنقه، قوائمه الغليظة، ذيله -

(ب) الفوائد :- يحمل الأثقال، ينفع في صيد الوحش، كان يستخدم في الحروب قديما، يؤخذ منه العاج، تصنع منه العقود وأنواع الحلى وأيدى العصي والسكاكين وغيرها.

نموذج للإجابة :-

الفيل حيوان برئى من ذوات الأربع، وهو أعظم حيوانات الأرض جثة، وأشدّها بأساً، رأس كبير ضخمة فيه عينان صغيرتان بالنسبة إلى ضخامة جشته وأذناه كبيرتان مستديرتان كالمرآح يحركهما ليذب بهما الذباب وله خرطوم طويل يرفع به الأحمال الثقيلة ويقتلع به الأشجار ويتناول به طعامه وشرابه ويوجهه حيث يشاء وفي طرفه زائرة يلتقط بها الأشياء الدقيقة حتى الأبر. وله نابان طويلتان بارزتان من فيه كأنهما سيفان، وعنقه قصير ولكنّه ضخم وقوائمه الأربع غليظة كالعمد في شكلها، وذيله صغير بالنسبة إلى جسمه، وجلد الفيل غليظ متين

لا يكاد السيف يعمل فيه وكان الفيل يستخدم في الحروب
فديماً واليوم يسخر لقلع الأشجار وحمل الأثقال ونقلها
من مكان إلى مكان، ويستخدم في المصانع للحمل والنقل
وفي بلادنا الهند يُربيه كثير من الأثرياء للركوب والزينة،
ويتخذ من جلده التروس لأنّه لا يؤثّر فيه ضرب السيوف،
ومن عاجه تصنع أيدي العصي والمظلات والمقابض لنفسية
للسكاكين وغيرها من أدوات الزينة وأنواع الحليّ كالخابز
والأقلام والعقود وغيرها.

(مأخوذ بتغيير يسير)



صف البقرة وبين فوائدها

العناصر :-

الوصف :- جسمها، شعرها، لونها، الرأس وما فيه (قرناها، أذناها،
عينها، العنق، الأرجل، الذيل، طباعها، دبة ودبّة -
الفوائد :- الانتفاع بلبنها وعجلها، أكل لحمها مذبوحة، الانتفاع
بجلدها وأظلافها وعظامها، والانتفاع بروثها في الوقود -

صف "السيارة" وتحدث عن فوائدها ومضارها

العناصر :-

الوصف :- مركب كبير يسير بالبترول ، شكلها ، عجلاؤها وما حولها
من المطاط ، مقاعدها ومساند ها-

الفوائد :- توفير الزمن والوقت ، تسهيل الأعمال ، حمل الأثقال
ونقلها ، يستخدمها رجال الاسعاف والشرطة -

المضار :- تحدث الجلبة وتكدس الجؤور بها تدوس الناس -

نموذج للإجابة :-

السيارة مركب سريع يسير بالبترول وهي كالصندوق الكبير
في شكلها ولها أربع عجلات من الحديد حول كل عجلة
اطار من المطاط مملوء بالهواء ليسهل سيرها ويريح الركابين
وانها لا تنقيد بقضبان الحديد كالقطار او الترام وتكون فيهما
الأماكن المريحة لجلوس المسافرين يجلسون عليها مثنى مثنى
او ثلث ورُباع ، وبها شبايك ونوافذ يدخل منها الضوء
والهواء وينيرها مصابيح كهربائية ليلا ، واما مصباحان
ساطعا النور كالعينين التخلوين -

السيارة اختراع مفيد اراح الناس وخفف عنهم كثيرا من

التاعب هي تحمل البضائع والمسافرين من بلد إلى بلد لم يكونوا
بالغية الألبق النفس وتطوى المسافات الشاسعة وتصل إلى
الامكنة البعيدة في وقت قصير وزمن يسير. ويستخدمها
رجال الاسعاف والاطفاء في حمل المصابين وإغاثة الملهوفين
ونجدة المتكوبين كما يستخدمها أهل البريد في حمل البريد
ونقله والشروط في مصالحهم فليسيارات فوائدها
ومنافع عظيمة غير انهما تثير الغبار وتكدر الجو وتحدث جلبة
وضجيجا وتدوس كثيرا من الناس فتدق عظامهم وتقضي
على حياتهم.

واليوم تعددت السيارة وتنوعت صنوفها فقصت بها
الشوارع، وضائق بها الطرق تحاول كل منها أن تسابق الريح
او تطوى الطرقات طيا حافلة براكبيها أو مثقلة بالبضائع
فيصبح عبور الشوارع محفوفا بالأخطار وقد يغيب السائقون
بالنظام فتكثر حوادث الاصطدامات المروعة.



أكتب عن المذياع (الراديو)

العناصر :-

وسيلة عظيمة للدعاية وأداة اتصال بال جماهير ونشر

الثقافة والتعليم، إذاعة أخبار العالم، تهذيب الأطفال،
 وإرشاد الأمهات .
 ولكنها ضائعة لأنها لا تنشر الخير وما ينفع الناس، إنما تنشر
 الخلاعة والكذب والهزل .

الجميل المختارة :-

- (١) مخترع غريب فذة وعجيبة من عجائب الدهر، ملك
 على الناس أفئدة لهم .
- (٢) يصمت إذا اردت الصمت، ويتكلم إن شئت الكلام .
- (٣) المذيع يسمعنا أخبار بلادنا وأخبار العالم وينتقل بنا من
 بلد إلى بلد ونحن جالسون لا نحرك قدماً .
- (٣) نسمع من المذيع المحاضرات العلمية والأبحاث المفيدة
 والدروس النافعة، فنستفيد فائدة علمية ثمينة، يقدم
 العلماء والمفكرون والباحثون والكتاب إلى الناس ألواناً من
 الأدب وطوائف من كل علم وفن .
- (٥) الإذاعة مدرسة، إن طابت دروسها، فادت، وإن خبثت
 أساءت . وقد غلبت عليها، مع الأسف، الخلاعة والمجون
 لأن غالب الحكومات لا تعتني بأخلاق الشعب وتربيته،
 الصحيحة .

سيرة عمر بن الخطاب رضي الله عنه

العناصر :-

مولده ومنشأه، سيرته الاجمالية قبل الاسلام - اسلامه وهجرته إلى المدينة نضاله مع المشركين واعداء الاسلام عهد الخلافة اليه وقيامه بهما - سياسته في الحكم، حكمته وتدبره زهده في نعيم الدنيا وتقشفه، مقتله .

نموذج للإجابة :-

وُلد أبو حفص عمر بن الخطاب القرشي بعد مولد النبي صلى الله عليه وسلم بثلاث عشرة سنة، ونشأ نشأة الفتيان من قريش، فرعى الماشية صغيراً، ومارس التجارة والحرب كبيراً، ثم أخذ نفسه بثقافة الأشراف من قومه، فتعلم الكتابة وتقلب في التجارات بين اليمن والحبشة جنوباً، والشام والعراق شمالاً، حتى فخم أمره وعظم قدره واشتهر في الناس ببلاغة اللسان وثبات الجنان وقوة الشكيمة ومضاء العزيمة فجعلت له قريش السفارة بينهم وبين قبائل العرب في السلم والحرب .

ولما جاء الاسلام عارضه وناهضه ونجح في الخصومة والانكار

على متبعيه، والمسلمون يومئذ لا يزيدون على خمسة
واربعين رجلا وثلاث عشرة امرأة، يجتمعون سرّاً في دار الأرقم
المخزومي فكان الرسول صلى الله عليه وسلم يداو عو الله ان
يعثر الاسلام به أو بأبي جهل، فاختره الله لهذه السعادة، و
شرح صدره للشهادة. وذلك أنه دخل على ختنه يؤنبه
ويعذبه على الاسلام، فلحنه اخته واخرجت له صحيفة
فيها آيات من سورة طه. فلما قرأها تعظمت في صدره،
وقال: - أومن هذا قرأت قریش؟ ثم سأل ابن الرسول؟
فقال له في دار الأرقم قال عمر: - "فاتيت فضربت الباب
فاستجمع القوم، فقال لهم حمزة ما لكم؟ قالوا عمر، قال:-
وعمر! افتحو له، فان أقبل قبلنا منه وان أدبر قتلناه فسمع
ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج، فتشهدت فكبّر
اهل الدار تكبيرة سمعها اهل مكة. فقلت يا رسول الله
ألسنا على الحق؟ قال بلى قلت ففيم الاختفاء؟ فخرجنا
صفاين أنا في احدهما وحمزة في الاخر حتى دخلنا المسجد
فنظرت قریش إلى والى حمزة فأصابتهم كابية شديدة
فسمي في رسول الله صلى الله عليه وسلم الفاروق يومئذ
كان ذلك وستة ست وعشرون سنة، والأذى قد
اشتد بلاؤة بالمسلمين فاحتمل منه نصيبه وعادى في الله

صديقه، ونسيه - حتى تسلل المؤمنون لوأذا إلى المدينة
 فازين من العذاب والفتنة، فلم يشأ عمر الجري الباسل
 أن يخفى هجرت، وإنما تقلد سيفه، وتكب قوسه وإلى
 الكعبة، واشرف قریش بفنائها فطاف وصلى، ثم أقبل
 عليهم وقال: "شاهت الوجوه! من اراد أن تشكل امه
 ويستم ولده وترمل زوجته، فليلقني وراء هذا الوادي"
 فلم يتبعه أحد.

ولم ينزل مع رسول الله صاحب الامين يؤيده بسانه،
 ولسانه، ويرى له الوأى فيقره القرآن في بعض الحوادث -
 حتى قبض الرسول، واختلفت الانصار والمهاجرون فيمن
 يكون الخليفة، قايد هوا بابكر حتى تمت له البيعة، و
 قام منه في خلافته، مقام المستشار الموتى والقاضى لعد
 حتى حضر الموت ابابكر فلم يجد غيره من يعهد اليه،
 بالخلافة، فتولاها بقوة المؤمن المخلص، وعزيمة القوى
 الشجاع، وحكمة الشيخ المجرب، وحكمة العبقري الأريب
 ووضع يده على ملكوت كسرى وقصر وطفق وحده، وهو
 في قلب الصحراء الجديدة ويدبره ويسوسه فيولى الولاة
 ويختار القضاة، وينصب القواد ويحرك الأجناد، ويبعث
 الأمداد ويرسم الخطط، يخطط المدن، ويسن السنن ويقسم

الفئ ويقيم الحد ودمائنه بالحكومات ويلتوى على المجالس
وكل ذلك في سداد رأيي، وتقوب ذهن، وبعد نظم ومضاء
عزم وكل ذلك وهو يفتش الغبراء، ويعايش الدهماء
ويتدثر بالشوب الخلق، ويأتمم بالخل والزيت، ولا تريد
نفقته من بيت المال على درهمين في اليوم، ولا تزال خلافة
مثلا من المثل العليا في النظام والعدل والأمن.

ولكن عمر الذي ارضى الله والناس بعدله، وفضله لم يرض
عبدا مجوسيا اسمه "لؤلؤة" إذ نصحه أن يحن إلى
مولاه المغيرة بن شعبه، وأن لا يستكثر عليه درهمين في اليوم
يؤدّي بهما إليه وهو بخار ونقاش وحداد، فاحتقد عليه هذه
النصيحة ودب إليه في الغاس وهو قائم، يصط بالناس صلوة
الفجر، فطعنه بمخنجر ذي نصلين طعنات كانت سبب
موته، وذلك ليلة الأربعاء لثلاث بقين من ذي الحجة
سنة ٢٣ هـ - (تاريخ الادب العربي)



أكتب عن حياة عمر بن عبد العزيز

العناصر :-

مولده ومنشأه، حياته قبل الخلافة، ريت قلب في أعطان

النعيم، ويكثر الطيب، انتقال الخلافة إليه مفاجأة. التحول في حياته. زهدة في النعيم وتقشفه. بعض امثلة زهدة وتقشفه. سياسته في الحكم. تأثير حكمه في الحياة والمجتمع. وفاته. الخسارة بوفاته. حاجة العالم اليوم إلى مثله.



قصّة عمر بن الخطاب رضي الله عنه مع العجوة

العناصر :-

اعتاد أن يغتريه، ويخرج ليلا ليعلم من أخبار الناس ذات ليلة رأى نارا توقد فدنا إليها، اذ هو بعجوز حولها صبيان يكون، سوال عمر عن بكنهم ثم ما جال بينه وبين العجوز من الحوار، قلقه واضطرابه، اسرعه إلى بيت المال حمله الدقيق والسمن إلى العجوز قيامه بالطبخ وإطعامه الصغار هذا وهم ومرحهم. دعاؤه العجوز إلى دار الخلافة ورجوعه عجينة العجوز وندمها حين ظهر لها السر. تسليّة عمر إياها وأمره بمراتب شهرى لها، دعاء العجوز لعمر رضي الله عنه.

البَابُ الرَّابِعُ

فی الرِّسَالِ

پہلے حصہ میں رسال کے بعض نمونے لکھ کر آپ کو بتایا جا چکا ہے کہ خط کے چار حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ مقدمہ (دیباچہ) پر مشتمل ہوتا ہے، اور دوسرا حصہ افتتاح (سلام و تحیت)، اس کے بعد تیسرے حصہ میں غرض بیان کی جاتی ہے، اور چوتھے میں اختتام ہوتا ہے۔

(۱) دیباچہ میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ القاب و آداب لکھے جاتے ہیں مثلاً:-

بڑوں کے لئے :- سیدی الجلیل حوسہ اللہ۔ والدی

الشفیق حفظہ اللہ، حضرة الاستاذ الجلیل وغیرہ۔

دوست و احباب کے لئے :- صدیقی الحمیم، الاخ الفاضل اخى

المخلص، اخى العزيز وغیرہ۔

چھوٹوں کے لئے :- ولدی و فلذة کبدی، اخى و قرۃ عینی،

اخى العزيز، عزیزى فلان۔

(۲) افتتاح میں سلام و تحیات کے ساتھ مرسل الیہ کے حسب مرتبہ

اس کی تعظیم و تکریم یا اخلاص و مودت، یا شفقت و محبت کا اظہار

بھی مختصر الفاظ میں ہوتا ہے۔

(۳) غرض میں بات کو طول دینا چاہئے کہ مقصود دراصل یہی حصہ ہوتا ہے، جو کچھ لکھنا ہو اس پر اچھی طرح غور و فکر کر کے ذہن میں پہلے اس کی ترتیب قائم کر لینی چاہئے، اس کے بعد پھر قلم اٹھانا چاہئے۔

(۴) اختتام میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ دعا خیر اور سلامتی کی تمنا کے ساتھ ”غرض“ کے مناسب حال و موقع شکریا صبر یا اخلاص و مودت یا تعظیم و تکریم کے کلمات بھی لکھنے چاہئیں۔

رسائل مختلف انواع و اقسام کے ہوتے ہیں مثلاً طلب خیریت اور مزاج پُرسی کا خط، تہنیت اور مبارک بادی کا خط، تعزیت و غم خواری کا خط، شکر گزاری کا خط، معذرت خواہی کا خط، تجارتی امور سے متعلق خطوط وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے جس نوعیت اور جس قسم کا خط لکھنا ہو مضمون کے ساتھ طرز تحریر بھی ویسا ہی اختیار کرنا چاہئے مثلاً شکر گزاری کے خط میں محسن کے مرتبہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے لئے شکر کے کلمات لکھے جائیں اور اس کے احسان کا ذکر کیا جائے، تعزیت کے خط میں مرسل الیہ کے رنج و الم میں مشارکت، اپنے حزن و ملال کا اظہار صبر کی تلقین اور تسلی کے کلمات ہونے چاہئیں۔ کتاب کے آخر میں چند نمونے اصلی خطوط کے بھی دیے جا رہے ہیں، مشق سے پہلے ان کا مطالعہ مناسب اور مفید ہوگا۔

رسالة من والد لولده

(يحثه على الجد والاجتهاد في القراءة)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض، الحث على الجد والاجتهاد
وأداء الواجب من القراءة والكتابة والتحلى بالصفات
الحميدة، التحذير من زخارف الحياة المدنية،

الختام:-

ولدى العزيز!

ما كانت نفسى لتطيب بفراقك لولا ما اتمناه لك من سعادة وما ابغيت
من رقى ورفعة، وانى لا أنتظر ذلك اليوم الذى تعود فيه إلى وطنك متحلياً
بالفضائل والعلوم النافعة، تستقبلك القلوب وتقربك العيون .
وانى وان وثقت بغزارة عقلك، وطهارة أصلك فلا يمنعنى من
تنهيدك النصائح المفيدة، ألا وإن خير الزاد التقوى . إن على كاهلك يا بنى
واجباً مقدساً، وفى عنقك أمانة لأمتك ودينك، فأخلص فى أدائها وإيالك
أن تتركن إلى الكسل، أو يتسرب الضعف إلى قلبك، بل كن كعهدى بك

نشیطاً محباً لدروسك مكتباً على عمالك فلن يضيع الله أجر من أحسن عملاً.

ومن تكن العليا همته نفسه،

فكل الذي يلقيه فيها محبب

يا بُنَيَّ! أنت في بلد يزخر بالعلوم فاكْتَسِبْ منها أكبر نصيبك ،

وإياك ان تستمهيوك زخارف الحياة المدنية وتلعب بنفسك الأهواء
والفتن ، فعاقبة ذلك وخيمة ، لا يبرضاها عاقل بحشم نفسه ، متاعب
السفر وفارق الأهل الوطن . والى ليملا أنى سروراً أن تظل حسن السيرة
قوياً الأخلاق .

اسبغ الله عليك ثوب العافية واقربك عين والدك واعزبك

دينك .

ابوك

(ماخوذ بتصرف يسير)



أكتب رسالة لأخيك التلميذ

دناصحه بما يجب أن يتحلى به في حياته المدرسية

العناصر :-

الديباجة ، الافتتاح ، العرض ، الجهد والاجتهاد المواظبة ،

الانتباه في أثناء الدروس، حسن معاملة التلاميذ، احترام المعلمين، العناية بالنظافة، تنظيم الأدوات والعمل و الوقت، التحلي بالأخلاق الكريمة، كالصدق والأمانة وغيرهما، المحافظة على الصلوة والجماعة الحضر على تلاوة القرآن، الاختتام^{عليه} برتمنى الخير والنجاح، الدعاء بالتوفيق وحسن المستقبل -

رسالة تلميذ نقل إحداستدته من ليد^{ست}

ركتب اليه يتأسف فيها على فراقه ويتذكر فضله وأياديه

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح^{عليه}، الغرض^{عليه} اظهار التأسف على نقله وذكر اياديه وفضله الختام^{عليه} تمنى الخير واظهار المودة والاحترام -

سيدي واستاذي الجليل!

تحية واحتراماً من قلب يفيض بحبك ونفس معترفة بفضلك، فقد تأسفنا كثيراً على تقلبك من هذه الدار، وعزّ على أنفسنا بعدك و ساء نأفراقك، قد كنا نقرّ أعليك ونعلم أنك ستفك بيننا حتى نتخرج على يديك ولكن مع الاسف _____ حالت مشيئة الله دون

رجائنا فساقرت من هنا ونحن لانزال في حاجة إليك والرغبة في الارتشاف
من منهلك العذب، والميل إلى الاستزادة من علمك الواسع وفضلك العظيم
وكم كنا نود أن يلتزم ما بدأنا، وأن ترى شمار غرسك قد أينعت وأنت
أكلها.

سيدي الجليل! اننا نتأسف على ما ضيعنا تلك الفرصة السعيدة
التي كانت حاصلة لنا بقيامك فينا. وكان لنا من الميسور أن نستزيد من
توجيهاتك النافعة، وارشادك القويم، ودلائك على الخير، وعندما
نتأسف على ضياع هذه الفرصة، نذكر أيادي الاستاذ. فانه قد قوّم
أخلاقنا وهذب نفوسنا، وثقف عقولنا، وأخذ بنا إلى معالم الرشده
والهدى، ونفخ في قلوبنا روح الحماس على الدين والغيرة على الحق
فنحن نشكر فيك الله ونسأله لك كل خير وعافية. ادام الله صحته
الأستاذ واسبغ عليه ثوب العافية.

وتفضل بقبول لائق التحية وفائق الاحترام والاجلال.

تلميذك الوقى



انتقل خالك إلى باكستان فاكتب إليه رساله

(تأسف فيها وتذكر عليك فضله وعنايته بك)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض (إظهار الأسف على فراقه،
 ذكر فضله عليك وعنايته بك، حنينك إلى لقائه، الختام
 رتمتي الخير ودوام الصحة.)

رسالة صديق في الاعتذار

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض (ذكر المودة بينهما، المانع
 الذي حال دون الكتابة إليه، الاعتذار، الختام -
 أخي الوفي وصديقي الحميم!

أهدي إليك تحيةً وسلاماً وأيث إليك أشواقي وأرجوك الخير
 والهناؤه وبعد:-

فقد وصلت رسالتك معبرة عن رقيق شعورك وصفاء وذك
 وصادق حبك. وإنك قد عانيت أخاك على أنه لم يكتب إليك منذ شهرين
 ولم يرِد إليك جواب رسالتك وحق لك العتاب. ولكن ليعلم الأخ أنه
 لم يمنعني من إابة طول هذه الفترة الاستعدادي لامتحان
 الشهادة الابتدائية فأرجو منك العذرة وهأنأ قد أدت الامتحان
 منعمة الله وفضله على أحسن حال. وفرغت منه بعد ما استمر شهراً

فبادرت إليك بالكتابة وإني لعترف بتقصيري فاعذ رَأْخاك .
 وإني لأمكث هنا في المدرسة - نحو أسبوع حتى تظهر النتيجة
 ولقد وفقني الله إلى السداد في الإجابة فأرجو النجاح حقق الله رَأْ
 الآمال ووفقني وإياك لما يحب ويرضى .

وفي الختام تقبل من أخيك المحب أذكى التحيات وأكون سعيداً بالودود
 ذلك حضرة الوالد الجليل وإخوتك الأعزّة والسلام عليك ورحمة الله
 أخوك المخلص



دعاك صديق لزيارته في مدينة لكهنؤ

(ثم طرأ ما يمنعك فأكتب إليه تعذراً)

العناصر :-

الديباجة ، الافتتاح ، الغرض ، رغبته في الزيارة
 وحرصه على الوفاء - ذكر ما بينهما من محبة
 وصداقة - الإشارة إلى جمال المدينة ومحاسنها
 العلمية ، المانع الذي طرأ - أسفك للتخلف ، الختام .

تهنئة مريض عوفي

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض (التهنئة، سرورة وسرور الاخوة)
الخاتمة رتمنى الخير والسعادة

اخى المحب وصديقى الكريم أمتعن الله بطول حياتك

تسلمت اليوم رسالة من أخيك الصغير وهى تحمل لى البشرى بأن
الله قد من عليك بالشفاء وألبسك حُلل الصحة والعافية فله عظيم الشكر
على هذه المنّة.

أخى وصديقى! قد كنت أسمع الأنباء بخطورة الحال وجفاء الدهر
الغشوم فكنت أنقلب على أحر من الجمر وأبيت أنفزع الى الله وأبتهل
إليه أن يعيد عليك صحتك ويسخ عليك ثوب العافية. فما أن سمعت
تلك البشرى من إبلا لك من مرضك حتى كدت اطيير فرحاً ولو كنت
بيننا معشر الاخوان لشهدت وجوها عليها انضرة الفرح وعيوننا تلعب
بضياء السرور وقلوبنا تفيض بالغبطة والابتهاج، وكيف لا تهنأ هذه
البشرى وانت زهرة مجلسنا كل يحبك لكريم سجاياك وطهارة
حلقك وحبك للدين والحمية له.

اخى الوفى! إنك صديق أجده لى نفسى حسن المواساة وجميل
السلوى فى كل نازلة فاحرص على حياتك واضن بطول بقائك وافرح

بصحبتك وأخوتك . فشكروا لله تعالى على هذه النعمة التي وهبها لك ونسأله
أن يحفظك من كل سوء .

والسلام عليك ورحمة الله



أكتب رسالتي إلى صديقك (تمتته بنجاحه في الامتحان)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض سروره وسرور الأهل
والأصدقاء النجاح ثمرة جادة واستقامته على الطريق السوي،
حثه على العمل في القابل، والاستعانة بالله - الختام -

تعزية صديق مات والده

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض مشاركته في الألم وتسليته،
وتخفيف مصابه، الحث على الصبر، طلب الرحمة للفقيد،
الختام -

أخي المحب وصديقي الحميم! تحية وسلاماً -

بلغنى وفاة والدك فكان كسهم صائب وقع فى القلب فاسودت الدنيا
 فى عيني، واكبرت هذه المصيبة عليك فالنزع فادح والخطب عظيم.
 أخى إني أعزيك أجمل العزاء وأشاطر في منك الأحزان وأرجو أن
 تعصم بالصبر وتستعين بالصلوة. وهذا هو دأب المؤمن الحق وإنما الصبر
 عند الصدمة الأولى كما قاله النبي صلى الله عليه وسلم. ولا شك في أن هذه
 الفاجعة قد أنهكتك وتقلت من طور إلى طور. كنت قبل يومئذ في حضنة
 أبيك الفقيد هو يكفلك ويقوم بأمرك، والآن ال إليك مسئولاً لفقيد
 فأنت اليوم تتوب عن والدك في تكفل إخوتك الصغار ومواساة منك
 الحزينة. وأنت لها بعد ذلك تعزية وسلوى. فتشجع أيها الأخ الفاضل
 واحتمل كل ماتلاقيه في هذا السبيل بجلد وأناة وحزم وعزم.
 أسأل الله أن يلمهمك الصبر وأن يغفر للفقيد ويسبل عليه سحائب
 رحمته ورصوانه.

أخوك الوفي وصديقك الحزين



لك صديق توفيت والدته فأكتب اليه

تعزية وتشاركه في حزنه وتسليه

العناصر:-

يقتديه ولا معلمي هديه، فجاء كتاب الأخ الفاضل سدة هذا الفلح و
قضاء تلك الحاجة، وإداء بذلك الواجب.

هذا وقد تصفحت الكتاب ووقفت على كل فصل منه فوجدته
وافيا في الموضوع، وأحسن ما كنت أحت أن أراه ورأيت أن هذا الأسلوب
يرسم للتلميذ طرق الانشاء ويوضح لهم مناهجه، ويبرشدهم إلى
صحة التعبير والترجمة ويأخذ بهم إلى المستوى المطلوب في أقرب وقت
وأسهل طريق ويحفظهم من الأخطاء الغاشية ويجعلهم بمشيئة الله
وعونه، يتذوقون حلاوة الأدب العربي ويميزون بين كلام عامي متبدل
وبين كلام عال بليغ. وينتهى بهم إلى فهم القرآن الكريم ومعرفته
الاعجاز في بلاغته وأسلوبه وتلك هي الغاية المنشودة التي لأجلها تدرس
العربية في البلاد النائية عن الناطقين بالضاد.

هذا وأعود أشكر الصديق الفاضل عمله وإهداء نسخة من الكتاب
فان الهدية تنم عن إخلاصه وصدقه ووفائه بالاخوان كما أن عمله يدل
على سعة درسه وطول ممارسته بالكتابة وبذل جهده الجهميد في الأدب
العربي. وختاماً أسأل الله سبحانه وتعالى لك كل توفيق وسداد. وتفضل
أخي بقبول أصدق آيات التقدير والوداد، والسلام عليك من مثني على
فضلك ورحمة الله وبركاته.

(الاستاذ عبد الله عباس الندوي)

القرآن (٤٦)

أكتب رسالة إلى صديق أهدى إليك قلما رشيقا
(تشكرا على حبه وعلى هديته إليك)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، العرض، قيمة الهدية واثرها في
النفس، الشكر، بيان فضل المهدى وما جبل به على الوفاء،
الخاتمة.

القرآن (٤٧)

أكتب رسالة إلى عمك تشكرا فيها
(على ساعة اهداها إليك)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، العرض، ما ثرا العم، فائدة الساعة
لك من نظم الأوقات وتأدية الصلوات على أوقاتها، شكر
على ذلك، الخاتمة.

أكتب رسالة إلى مدير مجلة عربية إسلامية
(تريد الاشتراك فيها)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، العرض، ذكر العلاقة الدينية ووجهة
الأفكار. ذكر مزينة المجلة والشأن على أسلوبها. إرسال النقود
لبدل الاشتراك السنوي، الختام.

حضرة الفاضل الجليل مدير مجلة الغراء

احييكم بتحية الاسلام وأدعوكم بكل نجاح فيما أخذتم على
عاتقكم من أعباء الأمة الاسلامية من إصلاحها وإرشادها إلى غايات عالية
وأغراض نبيلة.

نحن المسلمين وان تناوت ديارنا وتباعدت مواطننا متقاربون ،
وقد وصلتنا بكم صلة الاسلام وربطنا وياكم وأصر الدين. وفوق ذلك
ما يؤخذنا من وجهة الأفكار في إصلاح المسلمين من أنهم لا يتقدمون ولا
يصلحون الا اذا تمسكوا بأداب الاسلام واعتصموا بمجمله وجعلوا تعاليم الاسلام
نصب اعينهم ومرمى أبصارهم.

وقد قرأنا بعض أعداد مجلتكم الغراء فأعجبنا صدق لهجتها وصفاء
ديباجتها وحلاوة لغتها وما امتاز به قلم جنابكم من أسلوب رائع وعلم
جمر، فاحببنا ان نشترك فيها. وها نحن مرسلون إليكم بدل الاشتراك لسنة
كاملة بيد أننا لم نعلم مع بذل الجهد مقدار النقود لخارج البلاد فربما يكون
المقدار أقل مما عيتموه، فاذا كان كذلك فإنرجو من سماحتكم ان تعلمونا،
نبادر إلى إرسال البقية إليكم ان شاء الله.

وتفضلوا في الأخير بقبول لائق التحية وفائق الاحترام.

اخوكم في الدين



تمريد الاشتراك في مجلة أردية دينية
فاكتب إلى مدير المجلة

مستعيناً بالموضوع السابق في استخراج عناصره

رسالة إلى عالم جليل وباحث أسلامي

رئيسي لإعلاء كلمة الله ورفع شأنها بنفت قلمه
(تشكرو على مساعيه وتطلب منه مؤلفاته)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، العرض والتهنئة على مساعيه الجميلة
وسعيه المشكور في إحياء دين الله الختام. (تمنى الخير والسوء)
حضرة الفاضل الأجل! تحية وسلاماً.

أبقاكم الله حوزة الاسلام والمسلمين، وسيفاً مسلواً على الباطل،
تمحون به ظلام الفسق والفجور. في عيش رغيد وظل ظليل،
وعز وشراف وتكؤكم عين الله تعالى وينصركم بتأييده.

ليس لي بكم قدِيم تعارف ولا سالف لقاء ولكن منشوراتكم المستعنة
ومؤلفاتكم الجليلة قد طالعت منها البعض فوجدت فيه تعاليم
الاسلام الصحيحة والود على المنكر ومفاسد هذا الزمان من الزندقة

والاحاد - مما اكبرت في زمان عزّ النصر فيه للاسلام وتعاليمه فاحببت
ان اهتئكم بحيتكم الاسلامية مما اقدمتم عليه من السعي في الاصلاح الديني واعلاء
كلمة الحق ورفع شأنه في بلاد نائية عن مهد العربية والاسلام كما اهتئكم
بجهودكم المبذولة في صقل افكار شباب المسلمين وتقويم ارائهم الخائفة
وانقاذهم من مهاوى المدنية الخلاعة الداعرة فحيّاكم الله وجزاكم خيرا عن
الاسلام والمسلمين -

ورأيت ان اشترى جميع مؤلفاتكم وما اخرجته ادا رتكم من المنشورات
المنفعة وها أنا مرسل إليكم خمسين روبية والبقية أدفع عند استسلام
البريد -

وتقبلوا في الحتام فائق التحية والاحترام - والسلام عليكم ورحمة
الله وبركاته -

اكتب رسالة الى مديرة لجنة (للتأليف والنشر)

تعني بنشر الثقافة الاسلامية

تمنئته وتطلب منه بعض المطبوعات

العناصر:

الديباجة، الافتتاح، الغرض، التهنئة بكلمة وجيزة،
وقتي الخیر للقائمين بهذه اللجنة طلب بعض المؤلفات،
الختام (تمنى الخير والسعادة)

رسالة تلميذ إلى ناظر المدرسة

(يرجو فيها منحه المجانية،)

العناصر:-

الدياسة، الافتتاح، العرض، عجزه عن أداء النفقات
بموت أبيه، طلب المجانية، الانتصاف بمكادرم الاخلاق،
الجد والاجتهاد، الختام.

حضرة المرئي الكبير ناظر مدرسة.....

أتقدم إلى مقامكم السامي بكل تعظيم وتبجيل ملتصقاً أن تشموا

رجائي بحسن رعايتكم وجميل عنايتكم وبعد:-

فلقد كان لوالدي اثارة من الثروة ذهبت، وبقيّة من المال نفدت
فساءت الحال، وأظلم المال. وخفت أن يكون عجزى عن دفع المعروفات
سبباً في انقطاعي عن المدرسة، فلجأت إلى رجاكم راجياً أن تكونوا عوناً لي
على طلب العلم وإتمام الدراسة، فتقررون إعفائي من النفقات المدرسية
التي لم يعد في قدرتنا دفعها.

وما يجعلني واثقاً من إجابة ملتصقاً مطعناً إلى تحقيق رجائي،
أنى كنت طوال هذه المدة التي قضيتها بالمدرسة، من احسن التلاميذ
اخلاقاً ومجداً في دروسى، يشهد ذلك حضرات الأساتذة الأجلاء وتؤيدنى
فيه نتائج الامتحان، اذ كنت الأول في كثير منها..... لازلت ياسيدى

مناط الرجاء ومعقد الأمال .

وتفضل بقبول اسمي تحياتي وفائق الاحترام .

(ماخوذ)

في / / ١٤٠٠ هـ بالسنة فصل



تودّ ان تقضى عطلة رمضان عند أحد أساتذك

لتقرأ عليه القرآن وتستفيد من علمه

فاكتب إليه رسالة وتطلب منه أن يدعوك

العناصر :-

الديباجة ، الافتتاح ، العرض ، اظهار التودد والاخلاص له ،
ميلك إلى الاستفادة منه في علوم القرآن ، رغبتك في انتهاز
الفرصة في عطلة رمضان ، هذا الشهر المبارك خيراً وأن لتعلم
القرآن ودرسه ، الختام

البَابُ الْخَامِسُ

فِي مَوْضُوعَاتٍ بَعَثَ صَرْهَا



خَرَجْتَ مَعَ أُمِّيكَ إِلَى السُّوقِ فَاشْتَرَيْتَ هَذَا
(صَفَ ذَلِكَ فِي خَمْسَةِ عَشَرَ سَطْرًا)

العناصر:-

الخروج إلى البيت، ركوب السيارة أو الترام أو مركب
آخر، في السوق. الدكاكين ومنظروها من النظافة و
حسن الترتيب، في الدكان. المساومة الشراء ودفع الثمن،
قضاء حاجات أخرى، الرجوع.



وصف سفر بالقطار

العناصر:-

الاستعداد للسفر والذهاب الى المحطة، شراء التذكرة وركوب
القطار تحريكه، رويدار ويدا ثم اسرعه، الركاب (ملايسهمو
لغاتهم وعاداتهم) اعمدة المسرة والأشجار والحقول، وصف
القرى التى يمر بها القطار، وصف المحطات التى يقف بها
القطار ووصفا جماليا، الوصول .



خرجت لشراء بعض الأشياء فسقط كيس نقودك ثم ردة اليك صبي
وصف ذلك واشكر للصبي امانته،

العناصر:-

الخروج للشراء وما صادفت فى أثناء سيرك تفقد الكيس بعد
الشراء والشعور بضاعة، أملك وما جال بنفسك من الخواطر
والأفكار، البحث عن الكيس وما عمله الصبي الامين ،
سرورك وتقديره، صفة الامانة فى الصبي وشكره له،
سبب امتيانه هذا الصبي وتأثير تربية أمه الصالحة،
تقديمك بعض النقود إلى الصبي ورفضه احتساباً.



تلميذ مسافر نزل في غير المحطة التي ينتظره أهله فيها
(تحدث بلسانه مبيناً حاله)

العناصر :-

القرائح من الامتحان وعزمه على السفر، إرسال البرقية إلى أبيه،
ركوبه القطار، نومه فيه، قيامه، مذكوراً من النوم، نوله في غير
محطته، مرور القطار بالمحطة التي ينتظره أهله فيها، المهم
لأخوه، سفره في السيارة، وصوله إلى المنزل، فرح أهله به، وشكروهم
الله تعالى.



رجل كان مبصراً فعَمِيَ
(صف حاله وخواطره)

العناصر :-

رؤية الأشياء وتمتعها بالمناظر الجميلة وصنع الله وهو مبصراً
القراءة والكتابة والاستفادة من مطالعة الكتب والصحف

وتلاوة القرآن، يؤدى الأعمال ويكسب رزقه، ويقوم بواجبه
 فى الحياة، فقد البصر وتحسره، حرمانه من رؤية الأشياء،
 عجزه عن أداء الأعمال، حاجته إلى غيره، صبره واحتسابه،
 وطلبه الأجر من الله تعالى حيث قال النبى صلى الله عليه وسلم
 إن الله عز وجل قال، إذا ابتليت عبدى بحبيبته فصبر عوضته
 منها الجنة -



صف جولة دينية فى قرية من قرى الهند

العناصر:-

اغراض الرحلة، زملاء الرحلة، كيف قطعنا السفر، كيف
 استقبلنا أهل القرية، ظنونهم بالزائرين، ارتياحهم بعد
 الحديث، الطواف على البيوت والمجالس، التحدث مع
 رجال القرية، فى حفلة عمومية إلقاء محاضرة واستماعهم
 خلاصة المحاضرة.



اعظم سرور حصل لي في حياتي

العناصر:-

وصفت جار فقدا كيف ركبته الديون الفادحة، الدائنون يرفعون عليه القضية، قدوم الشرطة، الجار يساق الى السجن، قسوة الأغنياء وتفريج الأصدقاء، أهله يكون ويصرخون، يرق قلبى وأبى، فكرة تملكنى، حديثى لنفسى، أبيع دجاجتى وأصمت على أن أمشى إلى المدرسة راجلا كل يوم، أؤذى ديونى، يرجع إلى البيت، شكر الجار وسرور أهله، سرورى بهذا المنظر وحمدى على هذا التوفيق.



صف حال صياد ضلّ طريقه في الصحراء

(بيّان شعوره بعد نجاة)

العناصر:-

راغته في الصيد، خروجه إلى الصحراء، مطاردة الغزالان

ضلاله الطريق والتهيان في الصحراء، ما جال بنفسه من الخواطر
والأفكار وهواتائه، دخول الليل وخوفه، نفاذ نراة، مأصابه
من الجوع والعطش والمشقات، صلواته لله ودعاؤه، شعور
أهله عند غيبته ما عملوا للعثور عليه - ابلاغهم الخبر للشرطة
البحث عنه - العثور عليه وانقاذه - فرحه وفرح أهله بمدقه
على المساكين شكر الله تعالى -



لماذا تتعلم اللغة العربية

العناصر:-

اللغة العربية لغة الاسلام الرسمية، اللغة العربية مفتاح
الكتاب والسنة، اللغة العربية باب المكتبة الاسلامية
العظيمة والثقافة الاسلامية الكبيرة، لا يتذوق الانسان
القرآن إلا اذا كان راسخا في اللغة العربية متوسعا فيها،
لا يحصل الرسوخ في علوم الاسلام وفقهه إلا باللغة
العربية - أداة تفاهم وتبادل أفكار في العالم الاسلامي -
لسان الدعوة وبث الأفكار في العالم الاسلامي -



أكتب رسالة إلى أبيك

تطلب منه النقود للاشتراك في رحلة مدرسية
العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض من طلب النقود، الإشارة إلى
فائدة الرحلات المدرسية من أنها تكسب التلاميذ معلومات
ثابتة، وتعودهم الصبر وقوة العزيمة وحسن المعاشرة، منى
فيهم حب الاستطلاع والبحث، الوقوف على أخلاق الناس
وعاداتهم وأحوال معيشتهم، الختام.

الذَّيْلُ

امثلة من رسائل بعض كتّاب مصر والبلاد العربيّة

رسالة للكاتبة الكبير المرحوم الدكتور أحمد أمين

صاحب كتاب "فجر الاسلام" ورئيس لجنة التأليف والترجمة والنشر بمصر

٢٥/١٠/١١

حضرة الفاضل الأستاذ أبي الحسن! سلامٌ عليكم ورحمة الله
يسرني أن أخبركم بأن كتابكم قد تم طبعه، وأرسلت إلى حضرتكم
مائتي نسخة على عنوان، لكنني في صندوق.

وقد كتبت مقدمة وألحقت بالكتاب الاغلاط المطبعيّة التي دنت
ولعلك تسرّ منه عند حضورك إلى مصر بسلامة الله وتطلع عليه
وإن رغب ما أصابني من مرض أثناء الصيف أتم الله لي الشفاء،
وأرجو دعواتكم في الكعبة، كما أرجو شراء سبعة من الكهرياء
ذات الحب الصغير كما أمر الطبيب وسجادة صلاة عجمية
او تركية، وسأدفع ثمنها عند حضوركم وإلى اللقاء فقط
أحمد أمين

له كتاب "ماذا أخذ من العالم باعطاء المسلمين"

للاستاذ السيد أبي الحسن علي الندوي

رسالة للعالم الجليل الشيخ محمد بهجة البيطار

(استاذ التفسير في جامعة دمشق وعضو "المجمع العلمي" البارز)

١٢/١١/١٣٤٣هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

إلى حضرة الأستاذ العالم العامل الكبير

السيد أبي الحسن علي الحسن الندي أدام المولى فضله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد:-

فقد وصلني مؤلفكم الجديد "مذكرات سائر في الشرق العربي"

وكتبت إليّ وكيحكم الفاضل بمصر شاكرًا — وقد تصفحة كله

فرايت فيه من الفوائد والفرائد ما لا أحصيه عددًا، وما يقصر

قلمي عن وصفه. سبحان من وهبكم القدرة على الكتابة بلسان

عربي مبين، ليس فيه شائبة العجمة، وله الحمد والشكر على ما

خصكم به من نفاسة التأليف وتحرى ما هو الأفضل والأنفع

لهذه الأمة العاتية — أقر الله أعينكم بما ترون من

نهمتها ومن قوتها وعزتها ومن حفظ ثروتها، ورد السليب

والضائع إليهما، وألهم الله علماء العرب مثل ما ألهم أولئك

الأفذاذ من علماء الهند الذين يصدق فيهم قول القائل:-

إن الملوك ليحكمون على الوري وعلى الملوك لتحكم العلماء

وانى لأرجوان تتكرموا بنسختين إحداهما المجلة المجمع
 العلمى " لأكتب عنها فيه ونرسل إليكم ما إنشره فيه ، والثانية هدية
 إلى المكتبة الظاهرية بدمشق - هذا وقد أرسل إليكم المجمع منذ
 أيام كتابه " الجزء الثانى من محاضراته " بايعاز منى وفيه عدة
 محاضرات لهذا الضعيف ، وكتبنا عليه عنوانكم بالانكليزية
 كما أشار علينا وكيلكم ، وقد قرأت ما تفضلتم فوضتمونى به
 فى " المذكرات " وإنى لعاتون بضعفى وتقصيرى ، ولكم مزيد
 الشكر وأعطر الشناء وأخلص الدعاء فى أن يديمكم المولى ذخرا
 وفخرًا مابين .

محمد بهجة البيطار

رسالة للباحث الاسلامى لكبير الأستاذ سيد قطب

ر صاحب كتاب " العدالة الاجتماعية فى الاسلام "

بسم الله الرحمن الرحيم

١١ / ٥٢ / ١٩٦٩

أخى السيد ابوالحسن الندوى

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وبعد فقد تلقيت منذ زمن رسالتكم التى تحدثتم فيها عن

مأساة القاديانية ولم أنشرها في "الدعوة" لأنها نشرت في
 "المسلمون" ولدينا الآن في مصر رسالة عن القاديانية بقلم
 السيد أبو الأعلى المودودي مع مرافعة، إمام المحكمة العسكرية،
 نرجو أن يخصص بنشرهما قريباً باللغة العربية، والحقيقة أن
 العالم الإسلامي يجهل حقيقة القاديانية وخطورها. ولكن الرقابة
 المفروضة في مصر تكاد تغلّ أيدينا عن بيان هذا الخطر. وعسى
 الله أن يجعل بعد عسر يسراً.

اخى أبو الحسن، لقد طالت غيبتك عنا، فلعلك تفكر في زيارة
 قريبة، لمصر وإلى أن يتيسر هذا. فإني أبعث إليك ما ظهر من
 كتبى في غيبتك السبعة أجزاء الأولى من "في ظلال القرآن"
 وكتاب "دراسات إسلامية" وهو مجموعة فصول نشر معظمها
 في شتى الصحف الإسلامية.

والله يجمعنا على الخير والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته، فقط

إخوك

سيد قطب

رسالة للعالم المجاهد الشيخ محمد محمود الصوفى

رئيس "الأخوة الإسلامية" في العراق

١٦ من ذى القعدة سنة ١٣٤٢ هـ

٢٤/٤/١٩٥٣

سماحة الاخ الاكبر العلامة السيّد ابوالحسن عليّ الحسنيّ الندوي المحترم
 السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، تحية مباركة طيبة
 إلى تلك النفس المباركة الطيبة التي نرجو الله ان يحفظها ذخراً
 للاسلام والمسلمين، ويبارك في قوتها وحيويتها ونشاطها، وبعد:-
 أخى الكريم! استلمت بمزيد السرور رسالتكم المباركة ومعها
 ذلك المقال النفيس الذي دجنّته براعتكم والذي سيكون لنا
 شرف نشره على صفحات "الاخوة الاسلامية".

والذي حوّل في نفسي والمضى عتاب الاخ لي على عدم ارسال "الاخوة"
 والحق معكم، ولكن يعلم الأخ والله العليم بما أقول بأنني
 حاولت عدة مرات ارسالها ولكن عدم معرفتي بعنوانكم
 هو الذي حال دون ذلك فارجو المذرة أيها الاخ الأجل، وها
 أنني أقدم لسماحتكم مجموعة كاملة راجيا قبولها، هدية
 صغيرة من اخ لاخيه وأكثر، طلب المذرة ومثلكم من يعذر
 ويسمح.

وان صفحات "الاخوة" وشباب الاخوان ينتظرون بفارغ
 الصبر مقالاً لتكم التوجيهية وصوتكم الداوي في نهضة الاسلام
 ايدهم الله وبارك فيكم وحفظكم ذخراً لدعوتكم.

أخى الكريم:- نحن بخير والحمد لله، والدعوة تتقدم
 هنا تقدماً يُعيد الامل ويجدّد الرجاء

والحمد لله رب العالمين ——— وتقبل تحيات اخيك المحب .

محمد محمود الصوّاف

رسالة لصاحب السعادة الشيخ محمد سرور الصّبّان

(وزير المالية في المملكة العربية السعودية)

جدة

٢٩/٣/٤٠هـ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ الداعية الاسلامي الشيخ ابو الحسن سلمه الله تعالى

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد:-

فقد تلقيت كتابكم الكريم المؤرخ في ٢٤/٣/٤٠هـ المخبر بوصولكم الى القاهرة سالمين فحمدت الله تعالى على سلامتكم، وسرّني أنكم بفضل الله في صحة جيدة وهناء موفور، وأسأله تبارك وتعالى أن يديم ذلك عليكم، وأن ييسر لكم الأمور، ويوفقكم في أداء رسالتكم الانسانية الجليلة، ونشر مبادئ الاسلام الحنيف، وتحقيق أهدافه، ومثله العليا، وأن يكثر الله من امثالكم من المجاهدين في سبيله، وفي سبيل خير البشرية، ويوفقنا جميعا الى ما يحب، ويرضاه.

لقد تراءت زيارتكم لهذه البلاد المقدسة اثر اطيبا في نفوس من نغادقوا، وانني لارجو أن تكتب لكم زيادات متكررة لها،

فنجتمع بكم في فرص مباركة ان شاء الله
سلامي العاطر للاخ الاستاذ جلال حسين بك. والسلام عليكم
ورحمة الله.

المخلص

محمد سرور الصبان

رسالة للمجاهد الاسلامي الاستاذ سعيد رمضان

(صاحب مجلة "المسلمون" الغراء الشهيرة)

بسم الله الرحمن الرحيم

سيدى العزيز الحبيب !

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. _____ ولعلك على خير
ما يحب الله ويرضى، برحمة الشوق يعلم الله، واهاج الحج اشجانا
كثيرة. والظروف التى نجتازها تجعلنا اشد حاجة الى ان نلتقى
ونلتقى ونلتقى.

سيدى الحبيب ! ارجو ان تغفر تقصيرى وان تحمله على ما شئت
مما تظنه فى محب يذكرك الله بذكرك ولا يشغله عن الكتابة لك
الا الذى يجعله دأبها معك دون كتاب، جمع الله الشمل وجمعنا
حيث لا فراق فى مقعد صدق :-

نشرنا فى العدد التاسع مقال "قطرة الى سعادة البشرية" ورجائى

ان تبذل قصارى الجهد حتى يصلنا منكم مقال للعدد الاول وهكذا
لكل عدد انشاء الله، وامل ان يصلنا المقال الاول قبل العاشر من
صفر او قبل اول صفر باذن الله .

المذنب

سعيد رمضان

رسالة دعوة الى المأدبة

بقلم حضرة الفضيلة الشيخ محمد صبرى عابدين

(امين مترسكو تير) سماحة المفتى الاكبر السيد امين الحسينى

بسم الله الرحمن الرحيم

٢٩ رجب سنة ١٣٤٠ هـ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ الجليل الشيخ ابى الحسن الندوى حفظه الله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته . وبعد :-

فان صاحب السماحة المفتى الاكبر السيد محمد امين الحسينى

يدعوا فضيلتكم وحضرات المشايخ الثلاثة اصحابكم الى تناول

طعام الغداء بمنزل سماحته بمصر الجديدة رقم ٢١،

شارع محمد على — وذلك فى الساعة الواحدة بعد

ظهر يوم الأربعاء القادم في ٢ شعبان سنة ١٣٤٥ هـ الموافق ٩ مايو

سنة ١٩٥٦

فالرجاء التفضل باجابة الدعوة مع قبول فائق التحية
والاحترام.

امين السر

محمد صبرى عابدين

معانی الالفاظ الصعبة

پہلے اُردو سے عربی الفاظ لکھے جاتے ہیں اس کے بعد صفحہ ۲۰۰ سے عربی سے اُردو الفاظ شروع ہوں گے۔

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۲۲	کیل کامیدان	الملعب، ساحة اللعب	۲۸	کینٹے روزگار	درة يتيمة
۲۳	ہوائی آڈہ	المطار	۲۹	ٹیلیفون	التليفون المارة
۲۳	ہسپتال	المستشفى	۲۹	تہذیب	الثقافة
۲۳	قبضہ قدرت	بید اللہ	۲۹	رحمات	المیول، الفزعات
۲۳	یورپ	اورپا	۲۹	فریب خوردہ	المغتر، المعجب
۲۳	سورج گرہن	الکسوف	۳۰	ایجادات	بنفسہ
۲۳	چاند گرہن	الخصوف	۳۰	صوبتیں	المختوعات
۲۳	مزا	الطعم	۳۱	چھکڑے	المشقات
۲۳	اتار	الترقان	۳۱	ایجاد	العربات
۲۳	سنگ مرمر	الترخام	۳۱	پر واز کافن	الاختراع
۲۳	پیغامات	الوسالات	۳۱	اس کی مسافت گویا	فن الطیوان
۲۳	کیونزرم	الشیوعية	۳۱	سمٹ آئی	کأن مسافتها
۲۳	شکست و رخت	الذمار	۳۱	طویث	طویث

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
لا یتلائم	میل نہ کھانا	۳۹	الطیار	ہوا باز	۳۵
العُتْرَاح	چسچ	۳۵	الاجتہاد المتواصل	مسلل جدوجہد	"
المعمل المصنع	کارخانہ	۳۷	العمل الدائم	پیہم کوشش	"
اشار علیہ	مشورہ دینا	"	الحفازۃ الغربیۃ	مغربی تہذیب	"
جلیۃ وضحیح	شور و شغب	"	النوع العذب	میٹھا چشمہ	"
جیل النظر	خوش نما	۳۸	الشجرۃ الباسقۃ	گھنادرخت	"
المروض	تیماردار	"	الایخ الأوسط	بمخلافہائی	۳۷
الجراحة	سرجری	"	الحلوی	دودھاری	"
بشمن بخش	سستے داموں	۵۰	الخطیب المصقع	با کمال مقرر	"
یلتقیان	باہم ملنا	"	یموتون جوعاً	سجھو کول مرنا	"
سلع التجارۃ	تجارتی سامان	۵۱	ینعمون	دار عیش دینا	"
البوکتۃ ج بوک	تالاب	"	الیمامۃ	فاختہ	"
القوۃ، ج ترع	"	۵۲	المثلۃ الاقتصادية	معاشی مسئلہ	۳۸
قرع الباب	دروازہ کھٹکھٹانا	۵۷	لغۃ راقیۃ	ترقی یافتہ زبان	۳۹
فاذا هو جشۃ	بس وہ زمین پر ڈھیر	"	الأمی	آن پڑھ	"
باردۃ	سٹھا	"	الاصطلاحات	سیاسی مصطلحات	"
السليم	سانپ کا ڈنسا	"	السیاسیۃ	"	"
الحدأة	چیل	"	الخط	رسم خط	"

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
خربہ	وار	۶۱	یخلق فی الفضاء	منڈلانا	۵۷
تقصی علی حیاتہ	اس کا کام تمام کر دیا	۶۱	القنبلة	بم	۶۱
المتلخ بالدم	خون میں لت پت	۶۱	الذئاب الضواری	خونخوار بھیڑیے	۶۱
تخلل وجهہ	خوشی سے چہرہ گلاب سا	۶۵	یرمونہم بسفک	خونخواری کا الزام	۶۱
بشرًا	کھل گیا	۶۱	الدماء	دینا	۵۸
عاب یعاب	سرزنش کرنی	۶۶	مشغوف بہ	دل دادہ	۶۱
رئیس الشرطة	تعمانیدار	۶۱	الحجل واحد	ہنس	۶۱
تغیر وجهہ	چہرہ پر ہوا تیاں	۶۱	حجلة		۶۱
فرقًا	اڑنے لگیں	۶۱	أدهشوا	بدحواس ہوتے	۶۰
کبت - کبتًا	سرکوبی	۶۱	البقر الوحشی	نیل گائے	۶۱
العقاب، التأديب	تادیبی کارروائی	۶۱	لمریال جهدا	کوئی کسر اٹھا نہ سکی	۶۱
الحكمة	مصلحت	۶۱	قوى الجنة	دیو ہیکل	۶۱
مَلَأَ مَلَأًا	اُکٹا جانا	۶۱	نظر شَرًّا	کڑی نظر سے دیکھنا	۶۱
مَلَأَ		۶۱	زأرین أُر	شیر کا گرجنا	۶۱
السمعة	نام و نمود	۶۱	هجم دفعة	یکبارگی ٹوٹ پڑا	۶۱
غیر مُبالِ پَنڈ	بے دریغ	۶۱	دفع	دھکا دینا	۶۱
الدنانیر میسنا	پانی کی طرح روپے	۶۱	وکنیکز وکترًا	گھونسا مارنا	۶۱
وشمالا	بہانا	۶۱	سد السبع	تلوار کھینچ لی	۶۱

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۶۶	زندہ درگور کرنا	وَدَّ يَدُّ وَاَدَا	۸۲	تکلم سیر واپس آنا	تروح بطان
۶۷	اپنی ہائیں قربان کر دین	ضحوا بانفسهم	۸۳	چہل قدمی کرنا	یتفرج
۶۸	صاف ہوا	الهواء الطلق	۸۴	ہشاش ہشاش	ہشاشاً
۶۹	ہرل	الحمامة الودقاء	۸۵	پیدل	الواجل ج رجلا
۷۰	چمکا ڈر	الخفاش ج	۸۶	زرق برق لباس	الملابس القشبية
۷۱	خفافیش	الخفافيش	۸۷	خوشی سے بھولے نہیں رہنا	کاد یطیرو فرحاً
۷۲	رات میں دکھائی دینا	عَشِيٌّ يَعْشِي عَشًا	۸۸	الگ تھلک ایک دیوار	مزدویا الی
۷۳	اور دن میں دیکھنا یا	فهو الاعشى	۸۹	سے لگا کڑا ہے	جدار
۷۴	اس کے برعکس	المکاتب	۹۰	کبیدگی	الکابة
۷۵	محکمہ	الحداث	۹۱	اکیسے	المنفرد، الوحيد
۷۶	صاف و شفاف چہرہ	عین صافية	۹۲	ننگے پاؤں	حافی القدم
۷۷	جمیل	الغدیر، البحيرة	۹۳	ننگے سر	حاسر عن الرأس
۷۸	گھنے باغات	الحداث الغناء	۹۴	جب مدرسہ ختم ہوا	لما انتهت المدرسة
۷۹	آثار قدیمہ	الانثار	۹۵	کپکپی سی دوڑ گئی	تمشت الرعدة
۸۰	سیٹ	المقعد ج المقاعد	۹۶	کروٹ بدلتے	منقلباً علی الفراش
۸۱	کنڈرات	الاطلال	۹۷	جاگتے ہوتے	ساحرا
۸۲	کندہ	المنقش	۹۸	کسی پہلو میں نہ تھا	لا یقر قرآناً
۸۳	خالی پیٹ نکلتا	تغدو وخماصاً	۹۹	جائزہ لینا	تفقد

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
بشرًا	دور گئی	۹۹	الفرب عن العمل	جڑتاں	۸۵
القلم الحبّ	فونٹن پن	۱۰۰	المنظرة	ویننگ روم	۸۶
الموز	کیلے	۱۰۱	المثقل	بوجھل	۸۷
البرتقال	شترے	۱۰۲	رميض رَمَضًا	زمین کا پینا	۸۸
عُرس	درخت لگانا	۱۰۳	يمطر النار	شترارے برسانا	۸۹
المحارب	جنگجو	۱۰۴	غمز غمزًا	جلے چُست کرنا	۹۰
التقلبات	انقلابات	۱۰۵	يتصّبب عرقًا	پسینہ میں شرابور	۹۱
المربع	چوکور	۱۰۶	لم يذهب التعب	محنت اکارت نہ گئی	۹۲
المهندس	انجینئر	۱۰۷	سُدِّي		۹۳
الترحيب	آؤ بھگت کرنا	۱۰۸	وقع الحريق	آگ لگنا	۹۴
بلغ الحلم	سن رشد کو پہنچنا	۱۰۹	الحريق، الحريق	آگ، آگ	۹۵
تفطن	سمجھنا پ گئے	۱۱۰	يتصاعد الدخان	دھواں اُٹھنا	۹۶
حوض اغوى به	اُکسانا	۱۱۱	نشق الصفوف	جمع کو چیرتے ہوئے	۹۷
لم يحفل	پرواہ نہ کی	۱۱۲	لنحاول لانقاذه	نکالنے کی فکر کریں	۹۸
انقلبت الارض	کایہ پلٹ ہو گئی	۱۱۳	رجال المطافي	فائر بریگیڈ والے	۹۹
ظهر البطن		۱۱۴	القائمة	قد وقامت	۱۰۰
يجـ الرائق	سہانا	۱۱۵	فاد القلب سرودًا	دل خوشی سے اُمنڈ آیا	۱۰۱
الجميل		۱۱۶	تملك وجهه	چہرے پر مسرت کی لہر	۱۰۲

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
نجاۃ	ناگہانی	۱۳۵	الجاذب - اخاذ	دل فریب	۱۱۸
المدھش	ہوش ربا	۱۳۵	الدد النشیر	بکھرے ہوئے موتی	۱۱۸
مشرقة لامعة	ضیاء بار	۱۳۵	ذؤابة الشجر	درخت کی ٹھگی	۱۱۸
الضیعة	کارنامہ	۱۳۵	البنفسجی	بنفشی (ادور)	۱۱۸
الهدیة	سوغات	۱۳۵	غیر مانوس	نامانوس	۱۲۵
الطریفة			الطبق	سینی	
الهدف، نصب	نصب العین	۱۳۸	الإسفار	پوسٹا	۱۲۶
اعینهم			الحنین	جذبات شوق	۱۲۹
النظام القانون	ضابطہ	۱۴۱	الملتویة	پُرپُچ	۱۲۹
نظامًا شاملًا	کمل ضابطہ	۱۴۱	ذات التعارض		
			الولہان	ہم تن شوق	
النارة	روشنی کا منارہ	۱۴۲	محطة الاذاعة	ریڈیو اسٹیشن	۱۳۵
الضال	بھٹکا ہوا	۱۴۲	المؤلم	جانکاه	
			دقع كالصاعقة	بکلی بن کر گری	

عربی سے اردو

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
مٹیا لارنگ	الرومادی	۲۶	پارک	المنتزه	۲۱
بلند آواز	الصوت الجهوری	۲۷	خیانت	الغلول	۲۲
انجام	المقبتہ	۲۷	نوبہ	النسیاحۃ	۲۳
بار و نق ہوتا	نایو، زہایزہو	۲۸	گرمی، پٹ	القیح	۲۳
دخانی کشتی، جہاز	البواخر جمع باخرة	۲۹	قیدی	السجين	۲۴
دار و مدار	العماد الاحتماد	۲۹	کنارہ	الشفاء	۲۴
ہوا کا رک جانا	الوکود، رکذہ	۳۰	نہی کا وہ کنارا جو	جُود	۳۰
ہوا کا چلنا	الهبوب، هبّ	۳۰	نیچے سے کٹا ہوا ہو	ہار و ہائو (فا)	۳۱
انجام	النهاية	۳۰	عمارت وغیرہ کا گرنا	ہلا بھود	۳۱
تاخت، جہاز ران	الوتان	۳۰	منہدم ہونا	الاصبر	۳۵
سندری سفر	رکوب البحار	۳۱	بار	الافلل جمع غلّ	۳۶
سہا پ	البخار	۳۱	طوق و بیڑی	الحزيف	۳۶
بادبانی کشتیاں	السفن الشراعية	۳۱	جس میں مچھلی کی تیری	الموقع (رتع)	۳۶
بحر اٹلانٹک	الحيط الاطلنطی	۳۲	چراگاہ مراد انجام	الوخيل	۳۶
فارغ التحصیل	الخروج	۳۲	بُرا		

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۳۳	الجامعة القومية	قومی یونیورسٹی	۲۲	القطوف جمع	انگور کا خوش توڑے
»	الغادية (خوی)	کھوکھلا	»	قطیف	جانے کے وقت
۳۶	سَعَّ سَعًا	ڈنسا، ڈنک مارنا	»	الدانية	قریب
»	الکوی	نیند	۳۳	اجتث	جڑ سے اُکھڑنا
»	الباہر	غالب آجانے والا	۳۴	یوم عاصف	آندھی والا دن
»	ضواحي جمع ضاحية	اطراف شہر	»	البحر اللجی	بہت زیادہ پانی
»	الهواء العلیل	نرم خرام ہوا			والاسمندر
۳۸	الاحتضار	جانکشی، دم توڑنا	۳۴	الصبر	پالا
»	النفس الاخیر	آخری سانس	»	قیعة وقیعان جمع	چٹیل میدان
»	التعطّل	بند ہونا	»	قاع	
»	تضعضع	ہل جانا	۳۶	مكتبة الذاکر	مکتب گھر
»	الغلابة	بہت زیادہ غالب	»	مكتبة الاستعلام	انکوائری آفس
»	راسم بالغم	آنے والا زبردست	»	الغادين	صبح و شام آنے
»	المرجوة	جس کی امید کی جائے	»	والراغبين	جانے والے
»	المهائلة	خوف ناک	»	المنظرة	دیکھ روم
»	المتبرع	تبرع کرنے والا	»	تهادی	جھومنا
»		چندہ دینے والا	۳۷	یتصفح الوجوه	ایک ایک چہرے کو
۳۹	لواتاح الله	اگر اللہ مقدر کرے			غور سے دیکھنا

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۴۷	خَفَقَ خَفَقَانًا	دل کا دھڑکنا	۵۵	الْجِلَّ	کالا سانپ
۴۸	الْأَرَاخِي الْعَفْصَةُ	پہاڑی علاقے	۵۶	كَأْسُ الْوَدَى	موت کا جام
		جہاں بارش زیادہ		الدَّاهِيَةِ	نجیشت، صاحبِ کمر
		ہوتی ہو		الدَّبَابَةِ	ٹینک
	أَبْلَ (مَنْ مَرَضَ)	بیماری سے شغلیاب		الْوَهْدَاجِ دَهْدَةً	نشیب، گٹھا
		ہونا		الْمُهْضَابِ جَمْعُ هَضْبَةٍ	بلند زمین
	أَضَى يَضِي	کمزور بنا دینا		الْأَوَاكِينِ جَمْعُ	آتش فشاں
۴۹	الْإِشْتَاوُ جَمْعُ شَحِيجٍ	بخیل		بُرْكَانٍ	پہاڑ
	قَرَعَرَعَ	نشد و ناپا		دَقَّ دَكًّا	دیوار وغیرہ کا
	الْمُزَنُ	بادل			منہدم کرنا
	تَوَرَّوْنَ (أَوْرَى)	آگ جلانا		دَاسِ يَدَوَسُ	کچل دینا
	قَلَطَى	شعلہ زن ہونا		طَمَ الْوَادِي عَلَى	کسی چیز کا دے تباہ کرنا
	نَقَمَ نَقْفًا	نکتہ چینی کرنا، سزا		الْقَرَى	ریہ دونوں محاذوں پر
		دینا، نفرت کرنا		بَلَغَ لِلْسَّيْلِ الزُّبَى	
	الْإِثْرَةُ	خود غرضی، اعترافِ دوی		الزُّبَى جَمْعُ	بلند ٹیلہ جس پر پہاڑی
۵۱	أَتَا حَوَالَا هَذِهِ	ہمارے لیے یہ موقع		زُبَيْتَةٍ	چڑھتا ہو۔
	الْفُرْصَةُ	پیدا کیا		الْقَرَى جَمْعُ أَقْدِيَةٍ	ٹالا
۵۲	تَشَقَّقَ	گو، وغیرہ کا چھپانا	۵۶	النَّحْبُ	ضرورت، حاجت

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۵۶	التدْمِير	ہلاک و برباد کر دینا	۵۹	الحلم	سن بلوغ
۵۷	التشور	قیامت کے دن دوبارہ	۶۳	الزَّوْلَةُ	لغزش
۵۸	تَسَفَّ - تَسْفًا	زندہ کیا جانا	۶۴	الهفوة	لغزش
۵۹	تَسَفَّ - تَسْفًا	چور چور کرنا، ہوا	۶۵	الذعر	خوف
۶۰	تَسَفَّ - تَسْفًا	میں اُڑانا	۶۶	هلعا (هلج) =	گھبرانا
۶۱	قلعًا مفضيًا	چٹیل میدان	۶۷	جزعًا (جزع) =	گھبرانا، پریشان ہونا
۶۲	الامت	ادنیٰ جگہ، شید	۶۸	الانقصة	دلکش، جاذب نظر
۶۳	زاغ	آنکھیں پتھر جانا	۶۹	الظہود الکاذب	جھوٹی نمائش
۶۴	الحناجر جمع	نرخرہ	۷۰	اذاى الى الخراب	تباہی کی طرف لے جانا
۶۵	حنجرة		۷۱	اللازمة جمع وسام	تمذ
۶۶	يمطى	سواری بنانا	۷۲	العناء	مشقت
۶۷	البغيض	مبغوض	۷۳	يهرعون	کسی چیز کی طرف تیزی
۶۸	صهوات الخيل	گھوڑے کی پیٹھ	۷۴	دهرع =	سے لپکنا
۶۹	فخماً	پُر عظمت و پُر جلال	۷۵	صفقٍ صَفَقًا	تالی بجانا
۷۰	مفخمًا	بارعب	۷۶	النشوان	متموالا، مست
۷۱	خطاي خطو	چلنا	۷۷	القتور	جو بہت کم خرچ کرتا ہو
۷۲	تَكْفِيًا	جھوم جھوم کر	۷۸	الاملاق	اتنا خرچ کرنا کہ آدمی
۷۳	هونا	نرم	۷۹		محتاج ہو جائے

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
زین کی گڑائی	عزق - عزقًا	٤٩	ٹیل	الربوة والربادة
ریشک کرنا	اغتبط	۵۰	بارش	الوابل
جماعت، جوق در جوق	ذرافات	۸۰	مُزبسورنا، اعراض	عَبَسَ
بہتر	الاغز	۸۱	کرنا یہاں مراد یہ رونق	
اجہاد	یومراغر	۸۲	ہونے سے ہے	
معروف، مشہور	المشہر	۸۳	پریشانی میں مبتلا کرنا	يُسْعِفُ
سطح زمین	ادیع الارض	۸۴	پانی کا چھڑکنا	رش يرش رشًا
سطح آسمان	ادیع السماء	۸۵	نہر کا کنارہ	الضقة جمع ضفان
ریت اُڑاتی ہوئی	تسفی الرمال	۸۶	پانی کے بہنے کی آواز	الخریر
انکنا	تزجی	۸۷	خوش گوار معلوم ہونا	راق یروق
شہ بہتہ	رکما	۸۸	لطف اندوز ہونا	متع النظر
مشکینہ	القرب جمع قربہ	۸۹	غروب	الافول
جھڑی	الذیم جمع دیمہ	۹۰	کار آمد	الطائلة
سلسل بارش	هو اطل جمع	۹۱	بے فائدہ بے نتیجہ	لا طائل
	ها طلة	۹۲	عمارت کا پختہ ہونا	التشید
تاریک	القائم	۹۳	مختلف پہلو پر	تجاذب اطراف
پرسکون، جوش و	هدأ	۹۴	باتیں کرنا	الحديث
خروش کا کم ہونا	هدوءا	۹۵	تھکا ماندہ	اللاغب دقا

معنی	الفاظ	صفر	معانی	الفاظ	صفر
سراٹھنا	أقنع دأسم	۸۴	طوفان	الثالثة	۸۳
بگولا	الاعصار	۸۵	روشن چہرہ	مشقة المحيّا	۸۲
کاشنا	الصارم دفا	۸۵	"	دضاء العجين	۸۱
چپکے چپکے اٹیں کرنا	صرم	۸۵	پُر سکون	الزمو	۸۰
چپکے چپکے اٹیں کرنا	تخاف	۸۵	شام کا وقت	الاصيل	۷۹
روکنا، باز رکھنا	الحدود (حدود)	۸۶	پانی کو چیز نا اس طرح پر	مخرو مخرواً	۷۸
جوق در جوق آنا	توافد	۸۶	کر اس سے آواز پیدا ہو		
ترتیب کے ساتھ لگانا	التقيذ	۸۶	موج	العباب	۷۷
جوش اور	المنهبين	۸۶	رات کا آخری حصہ	الهجيج	۷۶
ہمت دلاتے ہوئے	المتحسين	۸۶	تیز و تند ہوا	الغيفة	۷۵
سُست	الفاترة	۸۶	اضطراب	الهرج والمرج	۷۴
دباؤ	الضغط	۸۶	شکاف	الصدع	۷۳
شاٹ	الرمية	۸۶	مڑے کھولے ہوئے	فاغرفاء	۷۲
ریفری	الحكم	۸۶	مدد	التجدة	۷۱
گول کپہر	الحارس	۸۶	جکڑے ہوئے	المقونين (مفع)	۷۰
گوچ لینا	تلقف	۸۶	بیڑیاں	اصفاد جمع صغد	۶۹
جال	الشباك جمع	۸۶	ذلت محسوس کرنا	مهطعين دفا	۶۸
	شبكة	۸۶	سراد پر اٹھانے	مقنعي (فا)	۶۷

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۸۷	یوتھی	پھینکنا	۸۸	المروحة	خوف ناک
۸۷	الهدف	نشاہ گول	۸۸	رَجَّاءٌ رَجَاءً	ہلا دینا، ہل جانا
۸۷	ألغی	کالعدم کرنا	۸۸	الغرض	نشاہ
۸۷	التسلل	فادل دبیچ کی اصطلاح	۸۸	تَوَّأَّ	براہ راست سیدھے
۸۷	ہاجم و ہاجم	میں (FOUL)	۸۸	مستجلة الاصابة	پہلا گول بنانے
۸۷	تعرّج	کل کرنا	۸۸	الاولی	ہوتے
۸۷	القذفة	کچ ہونا	۸۸	الهمتاف	شور و شغب
۸۷	اصطدم	شاٹ	۸۸	حمى الوطنیس	میرکے کا گرم ہونا
۸۷	قائمة العاضبة	ٹھکرنا	۸۸	حَاوَل	کوشش کرنا
۸۷	الدفاع الأرضی	پہلے دبیچ کی اصطلاح	۸۸	المحاولات	کوشش
۸۸	الظہیر	میں	۸۸	خبرية جزاء	پناہی دبیچ کی
۸۸	الایسر	فل بیک درائٹ	۸۸	انستحب	اصطلاح میں
۸۸	الساحد الأيمن	ہاٹ بیک	۸۸	احرز	سمٹ آنا
۸۸	الجناح الأيسر	دلفٹ بیک	۸۸	تعادل	سمٹنا، جمع کرنا
۸۸	الهجمات	رائٹ آؤٹ	۸۸	بَرَدٌ بَرْدًا	برابر رہنا
۸۸		لفٹ ان	۸۸	تصیب العرق	نمودار ہونا
۸۸		حلے	۸۸	قصدی جهدة	پینے سے شرابور ہونا
۸۸			۸۸		آخری کوشش

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۹۸	اُنْدَاد جمع نَدِ	شریک	۱۰۷	الحفل	جلسہ
۹۹	الْحُسُومُ وَحَسَمٌ	بچ و بچ سے اکھاڑ	۱۰۸	توسم	ٹاڑ لینا
۱۰۰	حَسَمًا	پھینکنا	۱۰۹	اَنِفَ ۛ	خود داری برتنا
۱۰۱	اَيَّامُ حُسُومٍ	ایسے دن جن میں ہر خیر سے لوگ محروم ہو جائیں	۱۱۰	انفاوانوفۃ	بکر کرنا
۱۰۲	حصر عی جمع صریع	مقتول	۱۱۱	المقاومة	مقابلہ
۱۰۳	الخواصۃ	ویران	۱۱۲	الاضطهاد	دین و عقیدہ کی بنیاد پر سزا دینا
۱۰۴	القائلون القائل	قبیلہ کرنا	۱۱۳	قاسمی	مہویت برداشت کرنا
۱۰۵	حادثة السن	نوعمری	۱۱۴	بَهْرًا ۛ بَهْرًا	غالب آجانا، روشنی وغیرہ
۱۰۶	المحضۃ	خالص	۱۱۵	انجاب	پچھٹ جانا
۱۰۷	الحضانتہ	پرورش میں لینا، کفالت	۱۱۶	اسمِ جارِ اسم تفضیل ک	برا ہونا
۱۰۸	شَبّ	جوان ہونا	۱۱۷	المصطاف	موسم گر گزارنے کی جگہ
۱۰۹	سجاجة خلق	نرم خوئی	۱۱۸	المُرتَّبِع	موسم بہار گزارنے کی جگہ
۱۱۰	دجاجة عقل	عقل کی پختگی	۱۱۹	انضرد اسم تفضیل	بار و فتن، ہنر شاداب
۱۱۱	اصابت رائے	بُت، منعم، امیٹو	۱۲۰	اِبْتَان	اشنا، درمیان
۱۱۲	التصب جمع	وغیرہ			
۱۱۳	انصاب				

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
فاضل، افضل	امثال جمع امثل	۱۳۰	صبح کی بارش	الغواوی جمع غادیۃ	۱۱۷
جشہ والا	الضحمة	۱۳۱	سیراب	الریان	۱۱۸
آرام دہ	المریحۃ	۱۳۱	آرام	الرفد	۱۱۸
قاہری تلی	تسلية ظاہر	۱۳۱	پرسکون	الهادئۃ	۱۲۳
نرم وگداز	الوشیر	۱۳۱	خیمہ زن مراد جو	المخیم	۱۲۳
اچانک	فجاءة	۱۳۱	مسلط ہو		
بلند ہونا	تسامی	۱۳۱	ٹھلنا، تفریح کرنا	التفجج	۱۲۴
پیشا	لَقْتُ لِقَاءً	۱۳۱	پریشان کرنا	تشرعج	۱۲۴
اصل محاورہ "ضرب	نضرب کبد	۱۳۱	اکٹا کرنا	اجتزی	۱۲۵
اکباد الابل" ہے	اللیل	۱۳۱	سرکا چکر	الدوار	۱۲۵
جس سے مراد سفر	الوهیب	۱۳۱	روک، رکاوٹ	حواجز جمع حاجزة	۱۲۶
کرنا ہے یہاں رات کی		۱۳۱	پرواہ کرنا	الاحتفال	۱۲۶
تاریکی میں فغانی سفر آ رہے		۱۳۱	پردہ	التستر	۱۲۶
ہاتھ جھاڑنا	نَقَضَ	۱۳۳	تنگنائے	المضيق	۱۲۷
آہ سرد	الزفرة	۱۳۳	نہر سوئیز	السولیس	۱۲۷
ختم کرنا	استنفذ	۱۳۳	حاصل پیداوار	النتاج جمع	۱۲۷
آنسو جاری ہونے کی جگہ،	الشئون جمع	۱۳۳	لباس کی ہیئت	نتیجۃ	۱۲۸
بار الشئون، آنسو	شأن	۱۳۳		الزق	۱۲۸

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۳۳	افتلذ	کسی چیز سے محروم نہ ہونا	۱۳۷	الغفادح جمع فادحة	مصاب
۱۳۴	الغفادح جمع فادحة	مصاب	۱۳۸	الخطوب جمع خطب	خطبہ
۱۳۵	الخطوب جمع خطب	خطبہ	۱۳۹	فلذۃ	لذت
۱۳۶	الذماء	دم واپس	۱۴۰	الأمارة	علامت، آثار
۱۳۷	الأمارة	علامت، آثار	۱۴۱	التبشير	بشارت، ہر چیز کا
۱۳۸	التبشير	بشارت، ہر چیز کا	۱۴۲	التذليل	ابتدائی حصہ
۱۳۹	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ	۱۴۳	العقبات جمع عقبۃ	ہموار کرنا، پامال کرنا
۱۴۰	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ	۱۴۴	الخطيرة	دشوار گزار گھاٹی
۱۴۱	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ	۱۴۵	الربقى	بڑا، عظیم الشان
۱۴۲	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ	۱۴۶	الشاملة	قلاہ، پھندا
۱۴۳	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ	۱۴۷	اضطلع	عام
۱۴۴	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ	۱۴۸	الاعباء جمع عبود	بارسہارنا، بوجھ
۱۴۵	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ	۱۴۹	الدوحة	برداشت کرنا
۱۴۶	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ	۱۵۰		بوجھ انھما
۱۴۷	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ			
۱۴۸	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ			
۱۴۹	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ			
۱۵۰	المنحوتۃ (نحت و)	ابتدائی حصہ			

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۳۰	المنافس	رئیس کرنا			زمین کو لوٹتی ہوئی
۱۳۱	سادیسود	برسر اقتدار آنا	۱۵۳	سُورَى هَامِي	میری پریشانی کم ہوئی
۱۳۲	المبدأ	اصول و مبادی	۱۵۴	التروعة جمع الترع	تالاب
۱۳۳	انتصر	غالب آنا	۱۵۶	الاسرياء جمع ابرة	سوئی
۱۳۴	السوأة	برائی	۱۵۷	الاسرياء جمع سري	شرقا، مختبر
۱۳۵	احتضن وحضن	سینے سے لگانا	۱۵۸	الاطار	ٹائر، جو کھٹا
۱۳۶	الانهياس	عمارت وغیرہ منہدم ہونا	۱۵۹	المطاط	ربر
		باب الانشاء			
۱۵۰	العقاقير	جڑی بوٹی	۱۵۹	الشاشعة	بمید
۱۵۱	النطاسي	ماہر طبیب	۱۶۰	داس يدوس	کچل دینا
۱۵۲	جش يده	نبض دیکھی	۱۶۱	تقضى على	ان کا کام تمام کر
۱۵۳	المسمعة	سینہ دیکھنے کا آلہ	۱۶۲	حياتهم	ریتا ہے
۱۵۴	الحامى الوافدة	انفلونزا	۱۶۳	يعيش	قانون کے ساتھ
۱۵۵	سيارة الاسعاف	امبولنس	۱۶۴	بالنظام	کھیلتے ہیں
۱۵۶	تتهب الارض	بہت تیز چلتی ہوئی گویا	۱۶۵	الدعاية	پروپیگنڈہ
۱۵۷			۱۶۶	الفد جمع افذاذ	یکتا
۱۵۸			۱۶۷	الطوائف جمع طريفة	عمدہ، نئی چیز

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۶۰	الخلاعة	آوارگی	۱۶۳	ینصب	مقرر کرنا
۱۶۱	المجون	ہزل	۱۶۳	الاجناد جمع جنود	لشکر و فوج
۱۶۱	مارس التجارة	تجارت اور جنگ میں	۱۶۳	امداد جمع مدد	ملک
۱۶۱	والحرب	تجربہ حاصل کیا ہوا	۱۶۳	یہ اسم	طریقہ کار مقرر کرنا
۱۶۱	عارضہ و ناہضہ	مقاومت کرنا	۱۶۳	الخطط	یہاں مراد نقشہ جنگ
۱۶۲	یؤتّب تانیبًا	تادیب، تنبیہ	۱۶۳	یسن السان	تیار کرنا ہے
۱۶۳	النسیب	رشتہ دار	۱۶۳	القنی	طریقہ کار مقرر کرنا
۱۶۳	الباسل	بہادر	۱۶۳	نأء ینوء (بہ)	قانون بنانا
۱۶۳	نقلد سیمہ	گلے سے تلوار لٹکانی	۱۶۳	یفتوش الغبراء	مال غنیمت
۱۶۳	تنکب قومه	کندہ پر کمان رکھ لی	۱۶۳	یعاش الدھماء	بار ہونا
۱۶۳	شامت الوجوه	چہرے خراب ہوں	۱۶۳	یتدثرب بالشوب	زمین کو فرش بنانا
۱۶۳	تؤمیل	بیوہ ہونا	۱۶۳	الخلق	عوام کے ساتھ رہنا
۱۶۳	من یعهد الیہ	کہ جسے خلافت	۱۶۳	یأتمد بالخل	پرکٹنے کی طرح
۱۶۳	بالخلافة	سپرد کریں	۱۶۳	والنزیت	اور ڈھتے
۱۶۳	الحنکة	تجربہ	۱۶۳	الغلس	تیل اور سرکہ کو
۱۶۳	الجدیبة	بنجر زمین	۱۶۳	الکاهل	سالن بناتے
۱۶۳	العقري	عقرب، جینیں	۱۶۳	تاریکی منہ اندھیرا	تاریکی منہ اندھیرا
۱۶۳	الادیب	عاقل، دانا	۱۶۳	کندھا	کندھا

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۶۸	ترکین ے	بھگنا، آں ہونا	۱۷۸	نعمینہ	پتہ دینا، غازی کرنا
۱۶۹	کعہدی بک	جیسا کہ میں نے تجھے	۱۸۰	تناہد و تباعد	دور ہونا ایک
۱۷۰	تستہوی	فریختہ کرنا، آں کرنا	۱۸۱	دوسرے سے	دوسرے سے
۱۷۱	جشمہ ے جشمًا	ملکف بنانا	۱۸۲	رابطہ، رشتہ، وجود، سر	رابطہ، رشتہ، وجود، سر
۱۷۲	تخریج	فارغ التحصیل ہونا	۱۸۳	اداصر جمع	کی طرف آں کرنا ہو
۱۷۳	النہل	چشمہ	۱۸۴	احدہ	کچی
۱۷۴	الارتشاف	پانی وغیرہ کا چوسنا	۱۸۵	المہادی جمع مہوی	گڑھا
۱۷۵	المیسور	یہاں مراد پینے سے ہے	۱۸۶	الداعرة (من)	آوارہ، فاسق و
۱۷۶	الایادی جمع ید	سہل، آسان	۱۸۷	الدعارة	فاجر، بدکار
۱۷۷	الفقید	احسان	۱۸۸	الاشارة من	باقی مال و دولت جو
۱۷۸	الرزق	مرحوم	۱۸۹	الثروة	دراشت میں ملی ہو
۱۷۹	عراقیل الامور	مصیبت	۱۹۰	المناط	جس سے دامیہ
۱۸۰	یدرب	امر دشوار	۱۹۱	الفرائد جمع فریدہ	والبتہ کی جائے
۱۸۱	الغایۃ المنشودۃ	مشق کرنا	۱۹۲	السلیب	نفیس، جو ہر موتی
۱۸۲	الناطقین	منزل مقصود	۱۹۳	الایمان	دو دولت یا چہر جو چین
۱۸۳	بالضاد	مراد عرب، کہ حرف ض ہے	۱۹۴	الوادی	لی گئی ہو
۱۸۴		صرف علو کے یہاں ہے	۱۹۵	مخلوق	ایمان، اشارہ

معانی	الفاظ	صفحہ	معانی	الفاظ	صفحہ
منزین کرنا	دَبَّجَ وَدَبَّجَ	۱۹۶	المیہ، شربجی	للأساة	۱۹۵
منقش کرنا			فوجی عدالت	المحكمة العسكرية	„
قلم	اليداعة	„	مقدمہ وغیرہ	المرافعة	„
شیرازہ	الشم	۱۹۸	پیش کرنا		

المخطوط والرسم صغير احمد مللي

پندرہویں صدی ہجری کے لئے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کا ایک عظیم تحفہ
ایک حیات آفرینہ پیغام

تاریخ دعوت و عزیمت

(پچھ حصوں میں)

حصہ اول پہلی صدی ہجری سے لے کر ساتویں صدی ہجری تک عالم اسلام کی اصلاحی و تجدیدی کوششوں کا تاریخی جائزہ، نامور مصلحین اور ممتاز اصحاب دعوت و عزیمت کا مفصل تعارف، ان کے علمی کارناموں کی روداد اور ان کے اثرات و نتائج کا تذکرہ۔

حصہ دوم، جس میں آٹھویں صدی ہجری کے مشہور عالم و مصلح شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کی سوانح حیات، ان کے صفات و کمالات، ان کی علمی و تصنیفی خصوصیات، ان کا تجدیدی و اصلاحی کام اور ان کی اہم تصنیفات کا مفصل تعارف اور ان کے ممتاز تلامذہ اور متبیین کے حالات۔

حصہ سوم، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاءؒ، حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کے سوانح حیات، صفات و کمالات، تجدیدی و اصلاحی کارنامے، تلامذہ اور متبیین کا تذکرہ و تعارف۔

حصہ چہارم، یعنی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ (۱۰۳۴ھ - ۱۰۵۲ھ) کی مفصل سوانح حیات، ان کا عہد اور ماحول، ان کے عظیم تجدیدی و انقلابی کارنامے کی اصل نوعیت کا بیان، ان کا اور ان کے سلسلے کے مشائخ کا اپنی اور بعد کی صدیوں پر گہرا اثر اور ان کی اصلاحی و تربیتی خدمات۔

حصہ پنجم، تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، احیائے دین، اشاعت کتاب و سنت، اسرار و مقاصد شریعت کی توضیح و تفسیح، تربیت و ارشاد اور ہندوستان میں ملت اسلامی کے تحفظ اور تنقح کے بقا کی ان عہد آفرین کوششوں کی روداد، جن کا آغاز حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے اخلاف و خلفاء کے ذریعے ہوا۔

حصہ ششم، حضرت سید احمد شہیدؒ کے مفصل سوانح حیات، آپ کے اصلاحی و تجدیدی کارنامے اور غیر منقسم ہندوستان کی سب سے بڑی تحریک جہاد و تنظیم، اصلاح و تجدید اور احیائے خلافت کی تاریخ (دو جلدوں میں مکمل)

ناشر: فضل ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام آباد - ۳ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد - کراچی ۱۸

محققین اور علمائے کرام کی اہم اور بصیرت افروز تصنیفات

سیرت حضرت عائشہؓ	علامہ سید سلیمان ندویؒ	نغات القرآن	مولانا عبدالکریم پارکچہ
یاد رفتگان	" "	قوم یہود اور ہم قرآن کی روشنی میں	" "
خطبات مدراس	" "	صدر ریاض جنگ (مولانا حبیب الرحمن)	مولانا شمس تبریز نٹھان
حیات امام مالک	" "	شیر دانی کی سوانح حیات	" "
سیر افغانستان	" "	مسلم پرنسپل اور اس کا عالمی نظام	" "
آپ بیتی	مولانا عبدالاجل بادیؒ	اسلام اور غیر اسلامی تہذیب	شیخ الاسلام امین ترمیزیؒ
معاشرین	" "	سیرت خلفائے راشدینؓ	امام اہلسنت مولانا عبدالحق نوریؒ
بشریت انبیاء	" "	تاریخ مشائخ چشت	حضرت مولانا محمد ذکریاؒ
سیرت نبویؐ قرآنی	" "	معاشرتی مسائل	مولانا محمد برہان الدین منجلی
وفیات باجدی	" "	شبلی معاندانہ تنقید کی روشنی میں	سید شباب الدین دستوی
قصص و مسائل	" "	مولانا محمد علی مونگیریؒ	مولانا محمد الحسن ندویؒ
قرآن آپؐ کیا کہتا ہے	مولانا محمد منظور نعمانی	جزیرۃ العرب	مولانا محمد رابع ندوی
دین و شریعت	" "	تعلیم القرآن	مولانا ادیس گلرامی ندویؒ
اسلام کیا ہے؟	" "	محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے	مولانا تقی الدین ندوی
حضرت عثمان ذوالنورینؓ	مولانا سید احمد اکبر آبادیؒ	حسن معاشرت	خیر النساء صاحبہ درجویم
فہم القرآن	" "		والدہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
وحی الہی	" "	ریاض الصالحین (اردو) دو جلدوں میں مکمل	امامہ الشہنشاہ
مجالس صوفیہ	مولانا سید صباح الدین رحمنؒ	فتح السیر	مولانا حکیم ابوالبرکات علیہ الرحمۃ و آلہ و سلم
بزم رفتہ کی سچی کہانیاں	" "	اسلام کا زرعی نظام	مولانا محمد تقی الدین امینی
مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب	" "	مقالات سیرت	ڈاکٹر آصف قدوائی
قرآن مجید اور دنیائے حیات	مولانا شہاب الدین ری	عیون العرفان فی علوم القرآن	قاضی مظہر الدین بلگرامی
(جدید سائنس کی روشنی میں چند حقائق)	" "	سیرت الصدیقؐ	مولانا حبیب الرحمن خاں شیردانی
اسلامی شریعت علم اور عقل کی میزان میں	" "	عورت	افتخار فریدی
قرآن سائنس اور مسلمان	" "	طوفان سے ساحل تک	محمد اسد ربانی یو پیوڈرس
تخلیق آدم اور نظریہ ارتقا	" "	علم جدید کا چیلنج	دعید الدین خاں

ناشر: فضیل کے لیے نذر دے

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ

زَادِ سَفَرِ

ریاض الصالحین

(اردو)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب
ریاض الصالحین کا سلیس ترجمہ مع ضروری حواشی و تشریحی عنوانات

حدیث شریف کا ایک چھوٹا سفری کتاب خانہ اور منزل آخرت کا
بہترین زادِ سفر

ترجمہ: اِمَّةُ اللّٰہِ تَسْنِیْم (مَرْحُومَہ)
ہمشیرہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مجلس شریاتِ اسلام

۱۔ کے۔ ۳۔ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد ۱۔، کراچی ۱۸

پاکستان میں کچھ پبلشرز ہمارا ادارہ (مجلس نشریات اسلام کراچی) کی درسی کتب غیر قانونی طور پر شائع کر رہے ہیں، جو ایک قانونی اور اخلاقی طور پر جرم ہے ہم یہ خط ثبوت کے طور پر شائع کر رہے ہیں کہ درسی کتب کی اجازت صرف مجلس نشریات اسلام کراچی کو ہے۔

Phone 2948



مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

NADWA BOOK DEPOT

P. O. Box 93, LUCKNOW.

No. ---

Date 3/3/22
۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ

مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء و مجلس ایک تجارتی ادارہ ہیں بلکہ ہندوستان کی تنظیم درشاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا ایک شرعی مرکز ہے، یہاں کی تمام درسی کتب شیعہ، قلعہ، اہلین، القوان، المرائدہ اور مسلم الونہ و دیگر کتب کی شرعی کی اجازت اشہد پاکستان کے کسی بھی تاجر کو ہونی دیا گئی تھی، لیکن بعض اہم وجوہات کی بنا پر اسکی لمبا مدت کے مکمل اختیارات جناب مولوی فضل ربی صاحب بہرہ برائے مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی کو دیدئے گئے ہیں۔

انکے علاوہ کسی بھی تاجر کو مکتبہ کی کتابوں کی لمبا مدت کی قلعہ اجازت نہیں ہے، مسلمانوں کا اخلاقی فرض ہوگا کہ ایسا دینی ادارہ (معاون فرما جس) اور اپنی سب ضرورت کتب کیلئے سدرج ذیل پتہ سے رابطہ قائم کرے۔

محمد علی ندوی

منبر مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء
لکھنؤ